تالیف،

حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب
ناظم و بانی جامعہ عربیہ ہتورا (باندہ) انڈیا

مجلس نشریات اسلام
۱-کے-۳، ناظم آباد مینشن، ناظم آباد نمبر۱، کراچی

نام کتاب	:	تسہیل النحو
مصنف	:	حضرت مولانا قاری صدیق احمدؒ
ضخامت	:	۲۲۸ صفحات
طباعت	:	احمد برادرز، ناظم آباد نمبر-1، کراچی۔
ٹیلیفون	:	36600896 , 36601817

اسٹاکسٹ مکتبہ ندوہ
قاسم سینٹر اُردو بازار کراچی۔ فون نمبر: ۳۲۶۳۸۹۱۷

ناشر
فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام
۱-کے-۳، ناظم آباد مینشن، ناظم آباد نمبر۱، کراچی-۷۴۶۰۰
فون نمبر: ۳۶۶۰۰۸۹۶-۳۶۶۰۱۸۱۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

عرضِ مؤلف

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی!

امّابعد! طالب علمی کے زمانے میں درسیات کی کچھ شروح اُردو زبان میں شائع ہوئیں تو اُن کو اکابر نے اچھی نظر سے نہیں دیکھا اور فرمایا کہ اس سے طلباء کی استعداد ناقص ہو جاتی ہے۔

لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا، مدارس میں انحطاط آتا گیا، اب نہ تو ایسے طُلباء ہیں، نہ اُن کے ساتھ ابتداء میں محنت کرنے والے ہر مدرسے میں اساتذہ ہی دستیاب ہوتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صرف ونحو کی مشق نہ ہونے کی وجہ سے عربی عبارت تک درست نہیں ہوتی، مضامین تک تو رسائی دَرکنار اور جب استعداد ناقص ہوگی تو تدریس کا کام کیسے کرسکیں گے اس لئے وہ دنیاوی مَشاغل میں پھنس کر دین سے بھی بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔

بہت غور وفکر کے بعد اپنے یہاں مدرسے میں ایک سِلسلہ تسہیل عُلوم کے نام سے شروع کیا گیا، پہلے تو طُلباء کو اس طرز پہ تعلیم دیگئی اور ہر طالبِ علم کو صرف ونحو کی اچھی طرح مشق کرائی گئی، الحمدُللہ! اس کا اچھا اثر ہوا، کئی سال کے تجربے کے بعد احباب کی رائے ہوئی کہ ہر فن میں کچھ کتابیں لکھ دی جائیں تاکہ پہلے اُن کو پڑھا دیا جائے۔ اور اُس کے بعد کُتبِ درسیہ جس زُبان میں ہوں، اُن کو پڑھا دیا جائے۔

چُنانچہ اس سلسلے کی اب تک مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں جو بہت سے

مدارس میں داخلِ درس ہیں۔

۱۔ تسہیلُ الصرف
۲۔ تسہیلُ البلاغہ
۳۔ تسہیلُ التجوید
۴۔ اُستاذُ العربیہ
۵۔ تسہیلِ اُصولِ فقہ
۶۔ تسہیلُ المنطق

تسہیلُ النحو بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو بہت پہلے لکھی جا چکی تھی مگر طباعت نہ ہو سکی تھی، مکتبۂ رحمانیہ کے ناظم کو اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائے کہ بے سروسامانی کے باوجود انہوں نے طباعت کا انتظام کیا ہے

ناظرینِ کرام سے گزارش ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ جل شانہٗ اس کو قبول فرمائے اور اس سلسلے کو نافع بنائے اور اس میں جو فروگذاشت ہو، اس سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کرادی جائے۔

صدیق احمد غفرلہٗ

خادم جامعہ عربیہ ہتورا، باندا۔ یوپی (انڈیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

علمِ نحو

علمِ نحو کی تعریف نحو ایسے علم کو کہتے ہیں، جس سے اسم، فعل حرف کو ایک دوسرے سے ملا کر جملہ بنانے کا طریقہ اور اُن کے آخر کی حالت معلوم ہو۔

علمِ نحو کا موضوع ہر علم کا موضوع ایسی شئے ہوتی ہے جس کے ذاتی احوال اُس علم میں بیان کئے جائیں، علمِ نحو کا موضوع "کلمہ" اور "کلام" ہے، اس علم میں انہیں دونوں کے احوال بیان کئے جائیں گے۔

علمِ نحو کا فائدہ اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ اس کا جاننے والا اگر قواعد کی رعایت کرلے تو بولنے اور لکھنے میں غلطی سے محفوظ رہے گا۔

لفظ جاننا چاہیے کہ انسان کے منہ سے جو بات نکلتی ہے اُس کو لفظ کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں (۱) موضوع (۲) مہمل

موضوع ایسے لفظ کو کہتے ہیں جو کچھ معنٰے رکھتا ہو جیسے مَآءٌ (پانی) خُبزٌ (روٹی)

مہمل ایسے لفظ کو کہتے ہیں جس کے کوئی معنٰی نہ ہوں جیسے اُردو زبان

میں پانی کے ساتھ وانی اور روٹی کے ساتھ ووٹی کہہ دیتے ہیں اور عربی زبان میں لفظ دیز جو زَیۡدٌ کا عکس ہے۔

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مُرکب

مُفرد ایسے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنٰی بتائے جیسے قلم، کتاب

مُفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم ایسے لفظ کو کہتے ہیں جس کے معنٰی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے سمجھ میں آجائیں اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے دِرۡھَمٌ، عِلۡمٌ، ضَارِبٌ

اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق

جامد ایسے اسم کو کہتے ہیں کہ نہ تو اس سے کوئی لفظ بنا ہو اور نہ وہ کسی لفظ سے بنایا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ (مَرد) فَرَسٌ (گھوڑا) حِمَارٌ (گدھا) جَعۡفَرٌ (چھوٹی نہر) سَفَرۡجَلٌ (بہی)

مصدر ایسے اسم کو کہتے ہیں جو خود تو کسی لفظ سے نہ بنا ہو لیکن اس سے دوسرے الفاظ بنائے جاتے ہوں جیسے نَصۡرٌ، ضَرۡبٌ، عِلۡمٌ وغیرہ کہ ان سے ماضی، مُضارع، امر، نہی، اسمِ فاعل وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

مشتق ایسے اسم کو کہتے ہیں جو مَصدر سے بنایا جائے جیسے نَاصِرٌ مَنۡصُوۡرٌ کہ یہ نَصۡرٌ مَصدر سے بنائے گئے ہیں۔

۲۔ فعل ایسا کلمہ ہے جس کے معنٰی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے سمجھ میں آجائیں اور اس میں تین زمانوں یعنی ماضی، حال، مستقبل میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جاتا ہو، جیسے نَصَرَ (اس نے مَدد کی) یَنۡصُرُ (وہ مَدد کرتا ہے) فَتَحَ (اُس نے کھولا) یَفۡتَحُ (وہ کھولتا ہے)

٣۔ حرف ایسا کلمہ ہے جس کے معنیٰ بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے نہ سمجھے جائیں جیسے مِنْ (سے) فِیْ (میں) کہ جب تک کہ اُن کے ساتھ کوئی اسم نہ ملایا جائے اس وقت تک ان کے معنیٰ سمجھ میں نہ آئیں گے، جیسے زَیْدٌ خَرَجَ مِنَ الدَّارِ و دَخَلَ فِی الْمَسْجِدِ (زید گھر سے نکلا اور مسجد میں داخل ہوگیا۔) اس مثال میں اگر مِنْ کے ساتھ لفظ دار کو اور فی کے ساتھ اَلْمَسْجِدِ کو نہ ملاتے تو اُن کے معنیٰ سمجھ میں نہ آتے۔

سوالات

١۔ علمِ نحو کی تعریف، موضوع اور فائدہ بیان کیجیے؟

٢۔ لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف مع امثلہ کے بیان کیجیے۔

٣۔ مفرد کا دوسرا نام کیا ہے؟

٤۔ کلمہ کی کتنی اقسام ہیں؟ اور ان سب کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے۔

٥۔ اسم کے اقسامِ ثلاثہ کی تعریف اور اُن کی مثالیں بتلایئے۔

٦۔ امثلہ ذیل میں اسم، فعل، حرف، جامد، مصدر، مشتق کی تعیین کیجیے۔

رَجُلٌ	اِمْرَأَۃٌ	ضَرْبٌ	یَطْلُبُ
نَاصِرٌ	خَرَجَ	حَتّٰی	اِلٰی

علاماتِ اسم

۱۔ الف لام تعریف کا شروع میں ہونا جیسے اَلْحَمْدُ

۲۔ مجرور ہونا خواہ حرفِ جر کی وجہ سے یا مُضاف کی وجہ سے جیسے بِزَیْدٍ میں زَیْدٍ پر حرفِ جر کی وجہ سے ہے۔ اور غُلَامُ زَیْدٍ میں زیدٍ پر جَر اس وجہ سے آیا ہے کہ غلام اس کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔

۳۔ تنوین کا آخر میں آنا جیسے بَکْرٌ ، خَالِدٌ

۴۔ مُسند الیہ ہونا (یعنی اُس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے) جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) زَیْدٌ نَصَرَ (زید نے مدد کی) پہلی مثال میں زَیْدٌ کی طرف قَائِمٌ کی اِسناد کی گئی جو کہ اسم ہے اور دوسری مثال میں نَصَرَ کی اسناد کی گئی جو کہ فِعل ہے۔

۵۔ مُضاف ہونا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اس میں غلام مُضاف ہے اور زَیْدٍ مُضاف الیہ ہے۔

۶۔ مُصغر ہونا یعنی فُعَیْلٌ یا فُعَیْلِلٌ یا فُعَیْلِیلٌ کے وزن پر کلمہ کا ہونا۔ جیسے عُبَیْدٌ ، جُعَیْفِرٌ ، قُرَیْطِیْسٌ کہ یہ عَبْدٌ ، جَعْفَرٌ ، قِرطَاس کی تصغیر ہے۔

۷۔ منسوب ہونا، اس کی علامت یہ ہے کہ کلمہ کے آخیر میں یائے مشدد نسبت والی ہو جیسے مَکِّیٌّ ، مَدَنِیٌّ ، ہِنْدِیٌّ

۸۔ تثنیہ ہونا جیسے رَجُلَانِ

۹۔ جمع ہونا جیسے رِجَالٌ

۱۰۔ موصوف ہونا۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ اس میں رَجُلٌ موصوف ہے اور فاضلٌ

اس کی صفت ہے۔

۱۱۔ تائے متحرک کا اخیر میں ہونا جیسے صَالِحَةٌ

۱۲۔ مُنادٰی ہونا جیسے یَا زَیْدُ یَا رَجُلُ

فائدہ ممکن ہے کہ کسی طالب علم کے ذہن میں یوں شبہ ہو کہ تثنیہ اور جمع فعل بھی ہوتا ہے جیسے ضَرَبَا ، یَضْرِبَانِ ، نَصَرُوْا یَنْصُرُوْنَ تو پھر یہ دونوں اسم کی علامت کیسے ہوں گی، علامت تو ایسی شئی ہوتی ہے جو کسی اور میں نہ پائی جائے، اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ فعل کے صیغے جو تثنیہ اور جمع کہلاتے ہیں، وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں اور فاعل اسم ہوتا ہے جیسے مثال مذکور میں۔ مارنے والے دو ہیں، اسلیے ضَرَبَا کہا، اسی طرح مدد کرنے والے بہت سے ہیں اس لئے نَصَرُوْا کہا۔

علامات فعل

۱۔ لفظ قَدْ کا شروع میں ہونا جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

۲۔ س یا سَوْفَ کا شروع میں ہونا جیسے سَیَعْلَمُوْنَ ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

۳۔ حرف جزم کا شروع میں ہونا جیسے لَمْ تَسْمَعْ (تو نے نہیں سنا) لَمَّا یَضْرِبْ (ابھی تک نہیں مارا)

۴۔ ضمیر مرفوع متصل کا آخر میں ہونا جیسے ضَرَبْتَ (واحد مذکر حاضر) سَمِعْتِ (واحد مؤنث حاضر) نَصَرْتُ (واحد متکلم)

۵۔ تائے ساکنہ کا اخیر میں ہونا جیسے عَلِمَتْ (واحد مؤنث غائب)

۶۔ امر کا صیغہ ہونا جیسے اُکْتُبْ ، اُنْصُرِیْ ، اِضْرِبَنَّ ، اِسْمَعُوْا ، اِسْمَعَانِ

۷۔ نہی کا صیغہ ہونا جیسے لَاتَکْتُبْ ، لَاتَنْصُرِیْ ، لَاتَضْرِبْنَ ، لَاتَسْمَعُوْا

علاماتِ حرف

آپ نے اسم وفعل کی علامات پڑھ لی ہیں، ان دونوں کی علامات میں سے کوئی بھی علامت جس کلمہ میں نہ پائی جائے وہ حرف ہے، حاصل یہ ہوا کہ اسم وفعل کی علامتوں کا نہ پایا جانا حرف ہونے کی علامت ہے۔

حرف کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے دو کلموں میں ربط حاصل ہوتا ہے، اور اس کی تین صورتیں ہیں:۔

۱۔ دو اسموں میں ربط ہو جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ

۲۔ دو فعلوں میں ربط ہو جیسے اُرِیْدُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ

۳۔ ایک اسم اور ایک فعل میں ربط ہو جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

سوالات

۱۔ اسم، فعل، حرف کی علامات تفصیل سے بیان کیجیے اور ان علامات کی مثالیں بھی بیان کیجیئے۔

۲۔ ذیل کے کلمات میں اسم، فعل، حرف کی تعیین کیجیے اور بتلائیے کہ ان میں کون سی علامت پائی جاتی ہے۔

اَلْکِتَابُ رَیْبَ بِالْغَیْبِ اَنْفُسَهُمْ حُدُوْدُاللّٰهِ اَللّٰهُ
یَسْتَهْزِئُ یَبْغِیَ قَدْسَمِعَ سَیَعْلَمُ سَوْفَ یُحَاسَبُ
لَوْیَعْلَمُ اِنْفَجَرَتْ اَنْعَمْتَ لَبِثْتُ خِفْتِ اَنْبَتْنَ
تَبَّتْ اُنْصُرْ اِشْرَبِیْ لَاتَحْزَنُوْا لَاتَمُوْتُنَّ

۳۔ اسم و فعل کی علامات میں سے ہر ایک علامت کی کم از کم تین تین مثالیں بیان کیجیے جن میں سے ایک مثال قرآن پاک کی ضرور ہو۔

۴۔ کلامِ عرب میں حرف کا کیا فائدہ ہے؟ اور اس کی کتنی صورتیں ہیں اور ہر ایک کی دو دو مثالیں بیان کیجیے۔

مُرکّب کا بیان

مُرکّب ایسے لفظ کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مِلا کر بنا ہو، مرکب کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) مُرکّب مُفید (۲) مُرکّب غیر مفید

مُرکّب مفید ایسے مرکّب کو کہتے ہیں کہ جب اس کا بولنے والا اس کو بُول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی بات کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔

اوّل کی مثال جیسے اَللّٰہُ وَاحِدٌ (اللہ ایک ہے)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسُول ہیں)

پہلی مثال میں اللہ تعالےٰ کا ایک ہونا اور دوسری مثال میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ کا رسُول ہونا معلوم ہوا۔

خَلَقَ اللّٰہُ (اللہ نے پیدا کیا) اس مثال میں اللہ تعالےٰ کا خالق ہونا معلوم ہوا۔

ثانی کی مثال جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (نماز قائم کرو) اس میں اَقِیْمُوْا امر جمع مذکر حاضِر کا صیغہ ہے، اسکے ذریعے نماز قائم کرنے کو طلب کیا گیا ہے۔

مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) جملہ خبریّہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ | ایسے جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) زَیْدٌ ضَارِبٌ (زید مارنے والا ہے)

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) جملہ اسمیہ خبریہ (۲) جملہ فعلیہ خبریّہ

جُملہ اسمیہ خبریہ | ایسے جُملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصّہ اسم ہو اور دوسرا حِصّہ جملہ کا خواہ اسم ہو یا فعل ہو۔ اوّل کی مثال جیسے زَیْدٌ نَاصِرٌ (زید مدد کرنے والا ہے) دوسرے کی مثال جیسے زَیْدٌ نَصَرَ (زید نے مدد کی)

جملہ فعلیہ خَبریّہ | ایسے جُملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا کلمہ فعل ہو اور دوسرا کلمہ اسم ہو جیسے خَلَقَ اللّٰہُ (اللہ نے پیدا کیا) جُملہ اسمیہ میں پہلے کلمہ کو مُسند الیہ اور "مُبتدا" کہتے ہیں اور دوسرے کلمہ کو "مسند" اور "خبر" کہتے ہیں۔ جُملیہ اسمیہ کی پہلی مثال میں نَاصِرٌ اسم کی نسبت زَیْدٌ کی طرف کی گئی ہے اور دوسری مثال میں نَصَرَ فعل کی نسبت زَیْدٌ کی طرف کی گئی ہے۔

جُملہ فعلیہ میں پہلے کلمہ کو "مُسند" اور " فعل " کہتے ہیں اور دوسرے کلمہ کو "مُسند الیہ" اور " فاعل " کہتے ہیں

جُملہ اسمیہ کی ترکیب

زَیْدٌ عَالِمٌ۔ زَیْدٌ مُبتدا۔ عَالِمٌ خبر ہے، مُبتدا اور خبر مل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

زَیْدٌ عَلِمَ : زَیْدٌ مُبتداء عَلِمَ فعل اس میں ھُوَ کی ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریّہ ہو کر زَیْدٌ مُبتدا کی خبر۔ مبتداء اپنی

خبر سے مل کر جملہ اسمیّہ خبریّہ ہوا۔

جُملہ فعلیہ کی ترکیب

خَلَقَ اللّٰہُ ۔ خَلَقَ فعل لفظ اللّٰہُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ضَرَبَ زَیۡدٌ عَمۡرًوا۔ ضَرَبَ فعل زَیۡدٌ فاعل عَمۡرًوا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دَخَلَ زَیۡدٌ فِی الدَّارِ ۔ دَخَلَ فعل زَیۡدٌ فاعل فِیۡ حَرفِ جار الدَّارِ مجرور۔ جار مجرور مل کر دَخَلَ فعل کے متعلق ہوا۔ دَخَلَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ مُسندالیہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جاتے۔

مُسند ایسے اسم یا فعل کو کہتے ہیں، جس کی اسناد کسی اسم کی طرف کی جائے جیسے زَیۡدٌ نَاصِرٌ اور زَیۡدٌ نَصَرَ پہلی مثال میں زَیۡدٌ کی طرف نَاصِرٌ اسم کی اسناد کی گئی ہے اور دوسری مثال میں زَیۡدٌ کی طرف نَصَرَ فعل کی اسناد کی گئی ہے، اس لئے زَیۡدٌ مُسندالیہ ہے اور نَاصِرٌ اور نَصَرَ مُسند ہیں۔

فائدہ اسم مُسندالیہ اور مُسند دونوں ہوتا ہے فعل صرف مُسند ہوتا ہے مسندالیہ نہیں ہوتا۔ اور حرف نہ مُسند ہوتا ہے اور نہ مُسندالیہ۔

زَیۡدٌ عَالِمٌ میں زَیۡدٌ مُسندالیہ ہے اور عَالِمٌ مُسند ہے اور یہ دونوں اسم ہیں۔ عَلِمَ زَیۡدٌ میں عَلِمَ فعل ہے جو مُسند ہے اور زَیۡدٌ اسم ہے

جو مُسند الیہ اور فاعل ہے

سَوالات

۱۔ مرکّب مفید کی تعریف اور اُس کا دوسرا نام بتایئے؟

۲۔ جملہ خبریّہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کیجیے۔

۳۔ جملہ اسمیہ خبریّہ اور جملہ فعلیہ خبریّہ کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے۔

۴۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کے بعد ان کا ممثّل لہٗ بتایئے:

يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ ۔ هُمْ يُوقِنُونَ ۔ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

۵۔ مُسند اور مُسند الیہ کی تعریف کے بعد مثال سے اُن کی توضیح کیجیے اور بتایئے کہ کلمہ کے اقسامِ ثلاثہ (اسم، فعل، حرف) میں سے کون مُسند اور مُسند الیہ دونوں ہوتا ہے اور کون صرف مسند ہوتا ہے اور حرف مُسند اور مسند الیہ کیوں نہیں ہوتا۔

جملہ انشائیہ | جملہ انشائیہ ایسے جُملہ کو کہتے ہیں کہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ سچ اور جھوٹ کا تعلق خبر سے ہوتا ہے، انشاء میں خبر نہیں ہوتی۔

جُملہ اِنشائیہ کی دس۱۰ قسمیں ہیں:۔

۱۔ **امر** | فاعل سے کسی کام کو طلب کرنا جیسے اِضْرِبْ (تو مار)

ترکیب | اِضْرِبْ فعل أَنْتَ ضمیر اس میں فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

۲۔ **نَہی** | فاعل سے کسی کام کے ترک کو طلب کرنا جیسے لَا تَضْرِبْ

(تو مت مار) ترکیب مثل امر ہے۔

٣۔ اِستفہام | کسی سے کوئی بات دریافت کرنا جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ (کیا زید نے مارا ہے)

ترکیب | ھَلْ حرفِ استفہام ضَرَبَ فعل زَیْدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مِل کر جملہ اِنشائیہ ہوا۔

٤۔ تَمَنّیٰ | کسی چیز کے حاصل ہونے کی آرزو کرنا، جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا۔)

ترکیب | لَیْتَ حرف مشبہ بالفعل زَیْدًا اس کا اسم حَاضِرٌ اس کی خبر لَیْتَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

٥۔ ترجّی | کسی چیز کے حاصل ہونے کی اُمید کرنا جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)

ترکیب | لَعَلَّ حرف مُشبہ بالفعل عَمْرًوا اس کا اسم غَائِبٌ خبر، لَعَلَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جُملہ اِنشائیہ ہوا۔

تمنّیٰ اور ترجّی میں فرق یہ ہے کہ تمنّیٰ ممکن وغیر ممکن دونوں کی ہوسکتی ہے اور ترجّی صرف ممکن کی ہوسکتی ہے مثلاً لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (امید ہے کہ جوانی لوٹ آئیگی) نہیں کہہ سکتے۔

٦۔ عُقود | یعنی معاملات جیسے بِعْتُ وَ اِشْتَرَیْتُ (مَیں نے بیچا) اور مَیں نے خریدا) بیچنے اور خریدنے کے وقت اگر یہ الفاظ کہے جائیں گے تو انشاء کے معنیٰ میں ہوں گے کیونکہ اس وقت معاملہ کرنا مقصود ہے اس معاملہ کی خبر دینا مقصود نہیں ہے۔ اگر خریدنے اور بیچنے کے بعد یہ الفاظ بولے جائیں تو اس وقت خبر کے معنیٰ میں ہوں گے کیونکہ اس وقت اپنے

فروخت کرنے اور خریدنے کی خبر دینا مقصود ہے۔

ترکیب | بِعْتُ فعل ۔ضمیر اَنَا اس میں فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صورۃً اور معنےً انشائیہ ہوا۔ یہی ترکیب اِشْتَرَیْتُ میں کیجیے۔

۷۔ ندَاء | کسی کو پکارنا اور اپنی طرف متوجہ کرنا جیسے یَا اَللّٰہُ (اے اللہ) یَا زَیْدُ (اے زید)

ترکیب | یَا حرف نداء، قائم مقام اَدْعُوْا، فعل کے ۔اَدْعوا فعل ضمیر اَنَا اس میں فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ صورۃً اور معنًی انشائیہ ہوا

۸۔ عرض | مخاطب کو بہت نرمی کے ساتھ کسی چیز کے حاصل کرنے کی توجہ دلانا، ہمارے محاورے میں اس کو درخواست پیش کرنا کہتے ہیں جیسے اَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (ہمارے پاس آپ کیوں تشریف نہیں لاتے جس سے آپ کو کچھ بھلائی حاصل ہو۔

ترکیب | اَلَا حرف تحضیض و عرض تَنْزِلُ فعل ضمیر اَنْتَ فاعل باء حرف جار نَا ضمیر متکلم مجرور ۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ۔ تَنْزِلُ فعل کے ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر عرض ہوا۔ فا جواب عرض، اس کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔ تُصِیْبَ فعل اس میں اَنْتَ ضمیر فاعل خَیْرًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب عرض ۔اب عرض اپنے جواب عرض سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۹۔ قسم | خبر کو پختہ کرنا جیسے وَاللّٰہِ لَاَنْصُرَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم! میں زید کی ضرور مدد کروں گا)

ترکیب | واؤ قسمیہ حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق

ہوا۔ اُقْسِمُ فعل محذوف کے۔ اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل سے مل کر قسم لَاَنْصُرَنَّ فعل واحد متکلم اس میں اَنَا ضمیر فاعل زَیْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جوابِ قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

۱۰۔ **تعجب** | کسی ایسی چیز کو معلوم کرنا جس کا سبب پوشیدہ ہو اور اس کے دو صیغے ہیں۔ مَا اَفْعَلَ اور اَفْعِلْ بِہٖ جیسے مَا اَحْسَنَہٗ اور اَحْسِنْ بِہٖ دونوں کے معنٰی ہیں وہ کس قدر حسین ہے۔

ترکیب | مَا استفہامیہ شَیْءٌ عَظِیْمٌ کے معنٰی میں ہو کر مبتداء اَحْسَنَ فعل۔ اس میں ضمیر ھُوَ فاعل ہٗ ضمیر منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مَا مبتداء کی خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب | صیغہ ثانی اَحْسِنْ صیغہ امر معنٰی میں اَحْسَنَ فعل ماضی کے، باء زائدہ ہاء ضمیر معنٰی کے لحاظ سے اَحْسَنَ کے لیے فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ان دونوں صیغوں کی ترکیب میں اور بھی احتمال ہیں جن کو آپ بڑی کتابوں میں پڑھیں گے یا اپنے اُستاذ سے معلوم کیجیے۔

فائدہ | (۱) ہر جملہ میں مُسند اور مُسند الیہ کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے جملہ خواہ خبریہ ہو یا انشائیہ۔ اس میں کم سے کم دو کلمے ضرور ہوں گے تاکہ ایک مسند الیہ ہو سکے اور دوسرا مُسند۔ البتہ کبھی دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوتے ہیں، جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، نَصَرَ بَکْرٌ۔ اور کبھی ایک کلمہ لفظوں میں ہوتا ہے اور دوسرا کلمہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ جیسے اُنْصُرْ کہ اس میں مُسند یعنی اُنْصُرْ فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر موجود ہے اور مُسند الیہ یعنی اس کا فاعل اَنْتَ

ضمیر ہے جو پوشیدہ ہے۔

فائدہ ۲ کبھی جملہ میں دو کلموں سے زیادہ کلمات ہوتے ہیں جن کی تعداد متعین نہیں ہے، ان میں مسند اور مسند الیہ کے علاوہ باقی کلمات متعلقات کہلائیں گے۔

سوالات

۱۔ جملہ انشائیہ کی تعریف کے بعد اس کے اقسام مع امثلہ بیان کیجیے۔

۲۔ جملہ انشائیہ کی جتنی قسمیں آپ نے پڑھی ہیں، ان سب کی مثالیں اپنی طرف سے بیان کیجئے اور ہر ایک کی ترکیب کیجیے۔

۳۔ امثلۂ ذیل میں جملوں کی تعیین کیجئے کہ کونسا جملہ ہے اور ہر ایک کی ترکیب کیجیے؟

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ لَا یَعْلَمُوْنَ نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ هُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ لَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا یَا اٰدَمُ لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ بِعْتُ الْفَرَسَ اِشْتَرَیْتُ الْجَمَلَ اَلَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا وَاللّٰہِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ مَا اَکْرَمَ زَیْدًا اَکْرِمْ بِزَیْدٍ هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی

۴۔ جملہ میں کم از کم کتنے کلمات کا ہونا ضروری ہے اور کیوں؟

۵۔ اِضْرِبْ اگر جملہ ہے تو اس میں دوسرا کلمہ کیا ہے؟

مُرکّب غیر مفید کا بیان

مُرکّب غیر مفید ایسے مُرکّب کو کہتے ہیں کہ جب کہنے والا اپنی بات کو کہہ کر فارغ ہو تو سننے والے کو نہ کسی قسم کی خبر معلوم ہو اور نہ کسی چیز کی طلب پیدا ہو، مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) مُرکّب تقییدی (۲) مرکّب غیر تقییدی

مُرکّب تقییدی ایسے مرکّب غیر مفید کو کہتے ہیں، جس میں دوسرا جُزء پہلے جُزء کے لیے قید ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) مُرکّب اضافی (۲) مُرکّب توصیفی

۱۔ مُرکّب اضافی مرکّب اضافی ایسے مُرکّب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں پہلا جُزء مضاف ہو اور دوسرا جُزء مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اس میں غُلَامُ مُضاف ہے اور زَیْدٍ مضاف الیہ ہے غُلَام عام تھا زَیْدٍ کی وجہ سے اس میں تخصیص اور تقیید پیدا ہو گئی۔

۲۔ مُرکّب توصیفی مرکّب توصیفی ایسے مُرکّب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں پہلا جُزء موصُوف اور دوسرا جُزء صفت ہو جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ اس میں رَجُلٌ موصوف اور عَالِمٌ صفت ہے۔ رَجُلٌ عام تھا عَالِمٌ کی وجہ سے اس میں تخصیص پیدا ہو گئی۔

مُرکّب غیر تقییدی ایسے مرکّب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں دوسرا جُزء پہلے جُزء کے لیے قید نہ ہو اور اس کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) مُرکّب بنائی (۲) مُرکّب صَوتی (۳) مُرکّب منع صرف

۱۔ مُرکّب بنائی ایسے مرکّب غیر مفید کو کہتے ہیں کہ جس میں پہلے اسم کو

دوسرے اسم سے ربط دینے والے حرف یعنی واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ملا کر ایک کر لیا جائے جیسے اَحَدَ عَشَرَ ، اِثْنَا عَشَرَ ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ ، اَرْبَعَةَ عَشَرَ ، خَمْسَةَ عَشَرَ ، سِتَّةَ عَشَرَ ، سَبْعَةَ عَشَرَ ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ ، تِسْعَةَ عَشَرَ ،

اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرَ تھا۔ دونوں کے درمیان سے واؤ کو حذف کر دیا ہے اور دونوں اسموں کو فتحہ پر مبنی کر لیا۔ تِسْعَةَ عَشَرَ تک یہی صورت ہے مرکب بنائی کے دونوں جزء فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ صرف اثنا عشر کا پہلا جزء یعنے اِثْنَا معرب ہے۔ اس میں رفع کی حالت میں الف رہے گا، اور نصب و جر میں الف یاء سے بدلا جائے گا اور بجائے اِثْنَا عَشَرَ کے اِثْنَيْ عَشَرَ ہو جائے گا۔

۲۔ **مُرکب صوتی** ایسے مرکب غیر مفید کو کہتے ہیں۔ جس میں دوسرا جزء صوت (آواز) ہو۔ جیسے سِیْبَوَیْهِ یہ سیب اور وَیْه سے مُرکب ہے۔ اس میں دوسرا جزء وَیْه ہے۔ مرکب صوتی کا پہلا جزء فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا جزء کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ سیبویہ امام النحو عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔

۳۔ **مُرکب منع صرف** ایسے مرکب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو اور دونوں کے درمیان ربط دینے والا حرف یعنے واؤ نہ ہو جیسے بَعْلَبَكَّ ۔ بَعْلَ ایک بُت کا نام ہے جس کی حضرت الیاس ؑ کی قوم پوجا کرتی تھی اور بَكّ اس شہر کے بنانے والے کا نام ہے۔ دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا ہے اور ان دونوں اسموں کے درمیان واؤ نہیں ہے۔ مرکب منع صرف میں اکثر نحوی پہلے جزء کو فتحہ پر مبنی

کہتے ہیں اور دوسرے جزء کو مُعرب غیر منصرف پڑھتے ہیں یعنی رفع کی حالت میں پیش اور نصب و جر کی حالت میں زبر پڑھتے ہیں اور بعض نحوی اس میں ترکیب اضافی مانتے ہیں۔ پہلے جزء کو مضاف کہتے ہیں جو مُعرب منصرف ہوگا اور دوسرے جزء کو مُضاف الیہ کہتے ہیں، اس میں بعض نحوی تو منصرف پڑھتے ہیں اور بعض غیر منصرف پڑھتے ہیں۔

فائدہ مُرکّب غیر مفید کبھی پورا جُملہ نہیں ہوتا، جُملہ کا ایک جزء ہوتا ہے خواہ مسند الیہ ہو یا مُسند، اس کے ساتھ جب کوئی اسم یا فعل ملایا جاتے گا اس وقت پورا جُملہ بنے گا۔ مندرجہ ذیل عبارتوں میں اس کی تشریح مُلاحظہ فرمائیں:

(۱) غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ (زید کا غلام کھڑا ہے) غُلَامُ مضاف زَیْدٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء۔ قَائِمٌ خبر، مبتدا خبر سے مِل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اس میں مرکّب اضافی غُلَامُ زَیْدٍ جُملہ کا ایک جُزء یعنی مُسند الیہ (مبتداء) واقع ہے۔

(۲) جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ (ایک عالم مرد آیا) جَاءَ فعل رَجُلٌ موصوف عَالِمٌ صفت، موصُوف اپنی صفت سے مل کر جَاءَ کا فاعل ہوا۔ فعل اپنے فاعل سے مِل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اس میں مرکّب توصیفی رَجُلٌ عَالِمٌ جملہ کا ایک جزء مُسند الیہ (فاعلٌ) واقع ہے۔

(۳) قَامَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا (گیارہ آدمی کھڑے ہوئے) قَامَ فعل اَحَدَ عَشَرَ ممیز رَجُلًا تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل ہوا: قَامَ کا۔ قَامَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اس میں مرکّب بنائی (اَحَدَ عَشَرَ) جُملہ کا ایک جُزء مُسند الیہ (فاعل) واقع ہوا۔

(۴) سِيْبَوَيْهِ رَجُلٌ نَحْوِيٌّ (سیبویہ نحوی آدمی ہے) سیبویہ مُبتداء رَجُلٌ موصوف نَحْوِيٌّ صفت ، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر مُبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اس میں مرکب صوتی (سیبویہ) جملہ کا ایک جزء مُسندالیہ (مبتدا) واقع ہے۔

(۵) بَعْلَبَكَ بَلْدَةٌ مَعْرُوْفَةٌ (بعلبک ایک مشہور شہر ہے) بَعْلَبَكَ مبتداء بَلْدَةٌ موصوف مَعْرُوْفَةٌ صفت ، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیّہ خبریّہ ہوا۔ اس میں مرکّب منع صرف (بَعْلَبَكَ) جملہ کا ایک جزء مُسندالیہ (مبتداء) واقع ہے۔

سوالات

۱۔ مُرکّب غیر مفید کی تعریف کے بعد بتایئے کہ مرکّب تقییدی اور غیر تقییدی کس مُرکّب کی قسمیں ہیں اور ان دونوں کی کیا تعریف ہے؟

۲۔ مرکّب تقییدی کی کتنی قسمیں ہیں ان کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔ مرکّب غیر تقییدی کے اقسامِ ثلاثہ کی تعریف اور ان کا حکم مع امثلہ بیان کیجیے؟

۴۔ مُرکّب منع صرف کے دوسرے جُزء کا کیا حکم ہے۔

۵۔ مرکّب غیر مفید جُملہ ہوتا ہے یا نہیں؟

۶۔ امثلہ ذیل میں بتایئے کہ اُن میں مرکّب غیر مفید کی کونسی قسم پائی جاتی ہے اور وہ ترکیب میں کیا واقع ہے، اس کے بعد پورے جملہ کی ترکیب کیجیے۔

۱. غُلَامُ عَمْرٍو صَالِحٌ (۲) قَرَأَ رَجُلٌ عَالِمٌ (۳) عِنْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ دِرْهَمًا (۴) هُوَيْهِ رَجُلٌ صَالِحٌ (۵) حَضَرَمَوْتُ بَلْدَةٌ كَبِيْرَةٌ

مُعَرَب اور مَبنی کا بیان

آخری حرف کی حرکت بدلنے اور نہ بدلنے کے اعتبار سے کلمہ کی دو اقسام ہیں
(۱) مُعرب (۲) مَبنی

۱۔ مُعرب ایسے کلمہ کو کہتے ہیں جو ماضی، امر حاضر معروف اور حرف کے مشابہ نہ ہو اور اُس کے آخر میں تبدیلی ہوتی رہتی ہو،
مُعرب کو "اسمِ متمکن" بھی کہتے ہیں۔ مُعرب میں جس چیز کی وجہ سے یہ تبدیلی ہوتی ہے اس کو "عامل" کہتے ہیں اور جس حرف یا حرکت کے ساتھ تبدیلی ہوتی ہے اس کو "اعراب" کہتے ہیں اور جس حرف پر یہ تبدیلی ہوتی ہے اس کو محلِ اعراب کہتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ ، رَاَیْتُ زَیْدًا ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ
اس میں زَیْد مُعرب ہے کیونکہ اُس کے آخر میں تبدیلی ہوئی ہے کبھی رفع ہے، کبھی نصب ہے، کبھی جر ہے اور جَاءَ ، رَاَیْتُ ، باء حرف جار۔ یہ تینوں عامل ہیں کیونکہ ان تینوں کی وجہ سے زَیْد کے آخر میں تبدیلی ہوئی ہے۔ جَآءَ کی وجہ سے زَیْدٌ پر پیش آیا ہے۔ رَاَیْتُ کی وجہ سے زَیْدًا پر زبر آیا ہے اور باء حرف جار کی وجہ سے زیر آیا ہے اور زَیْد پر پیش زبر، زیر جو آیا ہے، یہ اعراب ہے اور زَیْد کا آخری حرف دال یہ محل اعراب ہے۔
اعراب کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) تقدیری

اعراب لفظی ایسے اعراب کو کہتے ہیں جس کا زبان سے تلفظ کیا جائے جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں رفع یعنی پیش

اعراب تقدیری ایسے اعراب کو کہتے ہیں جو پوشیدہ ہو

اور اُس کا زُبان سے تلفظ نہ کیا گیا ہو جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ میں ضمہ (پیش) پوشیدہ ہے بعض نحویوں نے اعراب کی ایک قسم اور بیان کی ہے اور اس کو اعراب محلی کہتے ہیں۔

اعراب محلی یہ اسم مبنی پر آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسم مبنی ایسی جگہ واقع ہے کہ اگر اس جگہ کوئی اسم مُعرب ہوتا تو اس پر اعراب آتا۔ جیسے جَاءَ ھٰؤُلَآءِ اس میں ھٰؤُلَآءِ جَاءَ کا فاعل ہے اور فاعل پر رفع آتا ہے لیکن اس پر رفع نہ لفظوں میں ہے اور نہ پوشیدہ ہے بلکہ اس پر محل (جگہ) کے اعتبار سے رفع ہے یعنی اگر بجائے ھٰؤُلَآءِ کے کوئی اسم معرب اس جگہ ہوتا مثلاً لفظ زَیْدٌ ہوتا تو اس پر رفع ہوتا۔

۲۔ مبنی ایسے کلمہ کو کہتے ہیں جو ہمیشہ ایک حالت پر رہے، عامل کی تبدیلی سے اس کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے جَاءَ ھٰذَا ، رَاَیْتُ ھٰذَا ، مَرَرْتُ بِھٰذَا کہ ان مثالوں میں جَاءَ ، رَاَیْتُ ، باء جارہ کی وجہ سے ھٰذَا میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

ایک شاعر نے مُعرب اور مبنی کی تعریف میں یہ شعر کہا ہے ؎

مبنی آں باشد کہ مانند برقرار
معرب آں باشد کہ گردد بار بار

ترجمہ: "مبنی ایسے کلمہ کو کہتے ہیں جو ایک ہی حالت پر باقی رہے اور مُعرب ایسا کلمہ ہے جو بدلتا رہے۔"

سوالات

۱۔ مُعرب اور مبنی کی تعریف کیجیے؟

۲۔ عامل، اعراب اور محلِ اعراب کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ امثلۂ ذیل میں عامل، اعراب اور محل اعراب و مُعرب کی تعیین کیجیے

أَكَلَ زَيْدٌ ضَرَبْتُ زَيْدًا . ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ

۴۔ اعراب لفظی، تقدیری و محلی کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے؛

۵۔ ذیل کی مثالوں کی ترکیب کیجئے اور اعراب کے اقسام ثلاثہ کی تعیین کیجیے۔

ذَهَبَ عَمْرٌو جَاءَ مُوسٰی مَرَرْتُ بِعِيسٰى

نَصَرْتُ بَكْرًا قَتَلْتُمْ نَفْسًا قَالَ مُوسٰی لِفَتَاهُ

قَامَ هٰذَا وَجَدَ عَبْدًا

۶۔ اسمِ متمکن کی تعریف کیجیے اور اُس کا حکم بتایئے، نیز اپنے استاذ سے دریافت کرکے اس کی وجہ تسمیہ بھی یاد کیجیے

اقسام اسمِ متمکّن باعتبارِ اعراب

۱۔ مفرد منصرف صحیح جیسے زَیْدٌ

۲۔ مفرد منصرف قائم مقام صحیح جیسے دَلْوٌ ، ظَبْیٌ

۳۔ جمع مکسّر منصرف جیسے رِجَالٌ

ان تینوں قسموں کا اعراب حرکت کے ساتھ ہوگا اور تینوں حالتوں میں سب کا اعراب علیحدہ علیحدہ ہے یعنی حالتِ رفعی ضمہ کے ساتھ، حالت نصبی فتحہ کے ساتھ، حالت جری کسرہ کے ساتھ جیسے:۔

جَآءَ زَیْدٌ رَاَیْتُ زَیْدًا مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ھٰذَا دَلْوٌ

رَاَیْتُ دَلْوًا مَرَرْتُ بِدَلْوٍ ھٰذَا ظَبْیٌ رَاَیْتُ ظَبْیًا

مَرَرْتُ بِظَبْیٍ ھٰٓؤُلَآءِ رِجَالٌ رَاَیْتُ رِجَالًا مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

مفرد منصرف صحیح کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسم تشنیہ نہ ہو، جمع نہ ہو اور غیر منصرف نہ ہو اور اس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، ان سب کی تعریف اور اعراب کا بیان آئندہ آئے گا۔

صحیح نحویوں کی اصطلاح میں ایسے اسم کو کہتے ہیں، جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، خواہ شروع اور درمیان میں ہو، جیسے وَعْدٌ ، زَیْدٌ

اور قائم مقام صحیح کا مطلب یہ ہے کہ آخر میں حرف علت واؤ یا یاء ہو اور اُن کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ ، ظَبْیٌ ، نَفْیٌ

جمع مکسّر ایسی جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن ٹوٹ جائے، سالم نہ رہے جیسے رِجَالٌ ، رَجُلٌ کی جمع ہے۔ اَفْلَاکٌ ، فُلْکٌ کی جمع ہے۔ اَنْجُمٌ

نَجْمٌ کی جمع ہے۔

۴۔ **جمع مؤنث سالم** ایسی جمع کو کہتے ہیں جس کے آخر میں الف اور تاء ہو، اس کا اعراب بھی حرکت کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اس کی حالت نصبی حالتِ جری کے تابع ہے۔ نصب اور جر دونوں حالتوں میں جر ہی آئیگا جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ ، رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

۵۔ **غیر منصرف** ایسے اسم معرب کو کہتے ہیں جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جائے اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَ عُمَرُ ، رَاَیْتُ عُمَرَ ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ اس کا اعراب بھی حرکت کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اس میں حالت جری حالت نصبی کے تابع ہے۔ نصب اور جر دونوں حالتوں میں آتے گا۔ اور تنوین کسی حالت میں نہ آئے گی جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

۶۔ **اسماءِ ستّہ مُکَبَّرہ** جب یائے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مُضاف ہوں اور وہ چھ اسم یہ ہیں۔ اَبٌ ، اَخٌ ، حَمٌ ، هَنٌ فَمٌ ، ذُوْ مَالٍ۔

ان سب کا اعراب حروف کے ساتھ ہے، رفع کی حالت میں واؤ کے ساتھ، نصب کی حالت میں الف کے ساتھ، جر کی حالت میں یاء کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ اَبُوْكَ ، رَاَیْتُ اَبَاكَ ، مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ

اسی طرح باقی اسموں پر اعراب جاری کیجیے۔ یہ اعراب ان اسموں پر اس وقت آئے گا، جب کہ یہ پانچ شرطیں پائی جائیں۔

(۱) یہ اسماء واحد ہوں، تثنیہ و جمع نہ ہوں، ورنہ تثنیہ و جمع حسب اعراب ہوگا۔

(۲) مکبّر ہوں، اگر تصغیر کی حالت میں ہوں گے تو اُن کا اعراب مفرد منصرف صحیح جیسا ہوگا
(۳) مُضاف ہوں اگر مضاف نہ ہوں گے تو پھر مُفرد منصرف جیسا اعراب ہوگا۔
(۴) یائے متکلّم کے علاوہ کسی اَور اسم کی طرف مُضاف ہوں اور اگر یائے متکلّم کی طرف مُضاف ہوں گے تو پھر ان کا اعراب حرکت کے ساتھ ہوگا، البتہ تینوں حالتوں (رفع، نَصب، جر) میں حرکت تقدیری (پوشیدہ) ہوگی۔ لفظوں میں نہ ہوگی۔ جیسے جَاءَ اَبِیْ ، رَاَیْتُ اَبِیْ ، مَرَرْتُ بِاَبِیْ اوّل مثال میں رفع، دوسری میں نصب، تیسری میں جرّ پوشیدہ ہے۔

۷۔ **تثنیہ** یہ ایسا اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، اس کے آخر میں الف اور نونِ مکسور ہو، یا یاء اور نونِ مکسور ہو جیسے رَجُلَانِ ، رَجُلَیْنِ۔

۸۔ **کِلَا اور کِلْتَا** جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔

۹۔ **اِثْنَانِ ، اِثْنَتَانِ**

ان تینوں قسموں کا اِعراب ایک ہی طرح ہوگا یعنے حالت رفع میں الف کے ساتھ اور حالتِ نصب وجر میں یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ، جیسے جَاءَ رَجُلَانِ ، رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ ، جَاءَ اِثْنَانِ ، رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ ، مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ اسی طرح اِثْنَتَانِ کا اِعراب ہوگا۔

جَاءَ کِلَاهُمَا ، رَاَیْتُ کِلَیْهِمَا ، مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا اسی طرح کِلْتَا کا بھی اعراب ہوگا۔

کِلَا ، کِلْتَا اگر بجائے ضمیر کے اسمِ ظاہر کی طرف مُضاف ہوں تو پھر ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا جیسے جَاءَ کِلَا الرَّجُلَیْنِ ، رَاَیْتُ کِلَا الرَّجُلَیْنِ ، مَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ اسی طرح کِلْتَا الْمَرْاَتَیْنِ پر بھی

اعراب تقدیری ہوگا۔

فائدہ کِلَا ، کِلْتَا تثنیہ نہیں ہیں، البتہ تثنیہ کے حکم میں ہیں یہی حال اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ کا ہے

۱۰۔ **جمع مُذکّر سالم** یہ ایسی جمع ہے جس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور آخر میں نونِ مفتوح ہو۔ جیسے مُسْلِمِیْنَ ، مُسْلِمُوْنَ

۱۱۔ اُولُوْ

۱۲۔ عِشْرُوْنَ سے لے کر تِسْعُوْنَ تک کی کل دہائیاں یعنی ثَلَاثُوْنَ اَرْبَعُوْنَ ، خَمْسُوْنَ ، سِتُّوْنَ ، سَبْعُوْنَ ، ثَمَانُوْنَ ، تِسْعُوْنَ

ان تینوں قسموں کا اعراب ایک ہی طرح ہوگا۔ یعنے حالتِ رفع میں واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ، حالتِ نصب اور جر میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَآءَ مُسْلِمُوْنَ ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ ، جَآءَ اُولُوْ مَالٍ ، رَاَیْتُ اُولِیْ مَالٍ ، مَرَرْتُ بِاُولِیْ مَالٍ ، جَآءَ عِشْرُوْنَ ، رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ ، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ

فائدہ اُولُوْا ، ذُوْ کی جمع ہے، یہ بھی ذُوْ کی طرح ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مُضاف ہوتا ہے، ایسی جمع کو جمع من غَیْرِ لَفْظِہٖ کہتے ہیں۔ عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ جمع نہیں ہیں، جمع کے حکم پر ہیں۔

۱۳۔ **اِسمِ مقصُور** یہ ایسا اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، جیسے مُوْسٰی ، عِیْسٰی ، حُبْلٰی وغیرہ

۱۴۔ جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی ایسا اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِیْ ، کِتَابِیْ وغیرہ

ان دونوں کا اعراب تقدیری ہوگا یعنے حالت رفعی میں ضمہ تقدیری حالت

نصبی میں فتحہ تقدیری، حالت جری میں کسرہ تقدیری ہوگا۔ جیسے جَاءَ مُوْسٰی ، رَاَیْتُ مُوْسٰی ، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی ، جَاءَ غُلَامِیْ رَاَیْتُ غُلَامِیْ ، مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ۔

۱۵۔ **اِسمِ منقُوص** یہ ایسا اسم ہے جس کے آخر میں یائے ماقبل مکسور ہو جیسے قَاضِیْ ، دَاعِیْ اس کا اعراب دو حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے اور ایک حالت میں لفظی ہوتا ہے، یعنی رفع کی حالت میں ضمہ تقدیری اور جر کی حالت میں کسرۂ تقدیری اور نصب کی حالت میں لفظوں میں فتحہ آئیگا۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ ، رَاَیْتُ الْقَاضِیَ ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔ اور اگر الف ولام نہ آتے تو اس طرح کہا جائیگا۔ جَاءَ قَاضٍ ، رَأَیْتُ قَاضِیًا ، مَرَرْتُ بِقَاضٍ۔

۱۶۔ جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے مُسْلِمِیَّ اس میں صرف رفع کی حالت میں اعراب تقدیری ہوگا اور نصب وجر کی حالت میں اعراب لفظی ہوگا۔ یعنی رفع کی حالت میں واؤ پوشیدہ ہوگا اور حالت نصبُ وجر میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا جو یائے متکلم میں مدغم ہو جائیگی جیسے جَاءَ مُسْلِمِیَّ ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

حالت رفع میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا، نونِ جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا، اس لیے مُسْلِمُوْیَ ہوا۔ اب واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوتے اس لیے واؤ کو یاء کرکے یاء کو یاء میں ادغام کردیا۔ مُسْلِمِیَّ ہوا، چونکہ واؤ لفظوں میں باقی نہیں رہا، اس لیے اعراب اس حالت میں تقدیری ہوگا اور یاء سے پہلے جو ضمہ ہے اس کو یاء کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا۔ مُسْلِمِیَّ ہوا۔ حالتِ نصب اور جر میں اس کی اصل مُسْلِمِیْنَ

یؔ تھی، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اس کے بعد دو یاء جمع ہونے کی وجہ سے یاء کا یاء میں ادغام ہوگیا۔ چونکہ نصب اور جر میں اس جمع کا اعراب یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا اور ادغام کے بعد بھی یاء باقی رہتی ہے اس لیے ان دونوں حالتوں میں اِعراب لفظی ہوگا۔

سوالات

۱۔ اسم متمکن کی تعریف کے بعد بتائیے کہ اعراب کے اعتبار سے اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

۲۔ مفرد مُنصرف صحیح اور قائم مقام صحیح اور جمع مکسّر کا کیا مَطلب ہے اور ان کا اعراب کیا ہے، ہر ایک کی مثال بیان کیجیئے اور اُن پر اعراب جاری کیجیے۔

۳۔ جمع مؤنث سالم اور اس کا اعراب بتائیے اور مثال دیکر اس کی توضیح کیجیے

۴۔ اسمائے سِتّہ مکبّرہ کیا ہیں اور ان کے کیا اعراب ہیں، اور کن شروط کے ساتھ وہ اعراب آئیگا۔ یہ اسماء تو مفرد ہیں اور مفرد پر اعراب حرکت کے ساتھ ہونا چاہیے تو ان پر اعراب حُروف کے ساتھ کیوں آتا ہے؟ اپنے اُستاذ سے اس کی وجہ دَریافت کرکے اچھی طرح یاد کرلیجیے۔

۵۔ غیر منصرف کس اسم کو کہتے ہیں اور اس کا کیا اعراب ہے؟

۶۔ تثنیہ کِلَا ، کِلْتَا ، اِثْنَانِ ، اِثْنَتَانِ کا کیا اعراب ہے ہر ایک کی مثال دے کر اعراب جاری کیجیئے اور یہ بھی بتائیے کہ کِلَا ، کِلْتَا، اِثْنَانِ اِثْنَتَانِ تثنیہ کیوں نہیں۔

۷۔ جمع مذکر سالم کی تعریف کیجیے اور اُس کا اعراب بتائیے اور مثال سے اس کی وضاحت کیجیئے، نیز بتایئے کہ یہ اعراب اس کے علاوہ کن کن اسموں پر آتا ہے؟

۸۔ اُولُو کس کی جمع ہے اور اُس جمع کا کیا نام ہے۔ عِشْرُوْنَ ، ثَلَاثُوْنَ وغیرہ جمع کیوں نہیں؟

۹۔ اسمِ مقصور کی تعریف کیجیے اور اس کی مثال لاکر اس پر اعراب جاری کیجیے؟

۱۰۔ کِتَابِیْ ، حِسَابِیْ کا کیا اعراب ہے اور یہ اعراب کے اعتبار سے کون سی قسم میں داخل ہیں۔

۱۱۔ اسمِ منقوص کی تعریف کرنے کے بعد اس کی مثال بیان کیجیئے اور اس پر اعراب جاری کیجیے۔

۱۲۔ اسمِ متمکّن کی اعراب کے اعتبار سے سولھویں قسم کیا ہے اور اس کا کیا اعراب ہے اور اس میں کتنی حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگا، اور اس کی کیا وجہ ہے مثال سے اس کو سمجھائیے؟

۱۳۔ ان سولہ قسموں میں سے کتنی قسموں میں اعراب حرکت کے ساتھ ہوتا ہے اور کتنی قسموں میں حُروف کے ساتھ، نیز بتائیے کہ اعرابِ تقدیری کتنی قسموں میں ہوتا ہے اور اعرابِ لفظی کتنی قسموں میں ہوگا۔

۱۴۔ امثلۂ ذیل میں غور کر کے بتائیے کہ اعراب کے اعتبار سے کس قسم میں داخل ہیں اور ان کا اعراب تینوں حالتوں میں کیا ہوگا۔

بکر ، عَمْرٌو ، قِسْمٌ ، اِسْمٌ ، نَفْیٌ

نَحْوٌ ، سَعْیٌ ، اَفْلَاکٌ ، اَنْجُمٌ ، کَلِمَۃ

مجادلات ، نَاصِرَاتٌ صَالِحَاتٌ تَائِبَاتٌ فَاطِمَۃُ

مَسَاجِدُ ، اَحْمَدُ ، عِمْرَانُ ، اَخِیْ ، حَافِظَانِ
نَاصِرَانِ ، حَافِظُوْنَ ، صَائِمُوْنَ ، اٰکِلُوْنَ ، خَمْسُوْنَ
شَادِبُوْنَ ثَمَانُوْنَ ، عِیْسٰی ، یَحْیٰی ، حُبْلٰی
اَلدَّاعِیْ ، اَلرَّامِیْ ، اَلنَّائِیْ

منصرف اور غیر منصرف کا بیان

اسمِ مُعرب کی دو قسمیں ہیں ۱۔ منصرف ۲۔ غیر منصرف

مُنصرف ایسے اسمِ مُعرب کو کہتے ہیں جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایسا ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے، اس کا حکم یہ ہے کہ اُس کے آخر میں تینوں حرکتیں ضمہ، فتحہ، کسرہ مع تنوین کے آتی ہیں، جیسے جَآءَ زَیْدٌ ، رَاَیْتُ زَیْدًا ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

غیر منصرف ایسے اسمِ مُعرب کو کہتے ہیں جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو پائے جائیں اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر نہ کسرہ آتا ہے اور نہ تنوین۔ البتہ اگر غیر منصرف کو مضاف کر دیا جائے یا اس پر الف لام آجائے تو پھر کسرہ آجائے گا۔ جیسے مَرَرْتُ بِاَحْمَدِکُمْ اور مَرَرْتُ بِالْاَحْمَدِ

اسباب منع صرف نو ہیں (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزنِ فعل (۹) الف نون زائدتان

ایک عربی شاعر نے اسکو ایک عربی شعر میں اس طرح جمع کیا ہے ۔

عَدْلٌ وَّ وَصْفٌ وَّ تَانِيْثٌ وَّمَعْرِفَةٌ ۔۔۔ وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبُ

وَالنُّوْنُ زَائِدَةٌ مِّنْ قَبْلِهَا الِفٌ ۔۔۔ وَوَزْنُ فِعْلٍ وَّهٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِيْبُ

ان نو اسباب میں سے تانیث جو الف مقصورہ یا ممدودہ کے ساتھ ہو جیسے حُبْلٰی ، حَمْرَاءُ اور جمع ۔ یہ دونوں سبب ایسے ہیں کہ تنہا غیر منصرف کا سبب بن جائینگے ان کے ساتھ دوسرے سبب کو ملانے کی ضرورت نہیں ، باقی اسباب ایسے ہیں کہ دو ، دو مل کر غیر منصرف کا سبب ہوں گے ۔

۱۔ عدل ایسا اسم ہے جو اپنی اصلی حالت سے بغیر کسی قاعدہ کے نکالا گیا ہو ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ؛

(۱) عدلِ تحقیقی (۲) عدلِ تقدیری

عدل تحقیقی ایسا اسم ہے کہ اس کی واقعی کوئی اصل موجود ہو ، خواہ اس کو غیر منصرف پڑھا جائے یا نہ پڑھا جائے جیسے ثُلٰثُ ، مَثْلَثُ کہ اس کے معنٰی ہیں تین تین کے ۔ اور قاعدہ ہے کہ جب معنٰی میں تکرار ہو تو لفظ بھی مکرر ہونا چاہیے اور ثُلٰث کا لفظ مکرر نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ایسا لفظ ہے جو مکرر ہے اور وہ ہے ثَلٰثَۃ ثَلٰثَۃ یہی حال اُحَاد ، مَوْحَد ۔ ثُنَاَ ، مَثْنٰی رُبَاعَ ، مَرْبَعُ کا ہے ۔ اُن کی اصل واحدۃ واحدۃ ، اثنان اثنان اربعۃ اربعۃ ہے ۔

عدل تقدیری ایک ایسا اسم ہے جس کی واقع میں کوئی اصل نہ ہو ، غیر منصرف پڑھنے کی وجہ سے اس کی اصل نکال لی گئی ہو جیسے عُمَرُ کہ اس لفظ

کو اصل عرب غیر منصرف پڑھتے ہیں۔ یہ آپ پڑھ چکے کہ غیر منصرف ہونے کے لیے دو سبب ضروری ہیں۔ یا ایک ایسا سبب ہو جو دو کے قائم مقام ہو اور لفظ عُمَرُ میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔ صرف ایک سبب عَلَمْ ہے اور تنہا علم سے کلمہ غیر منصرف نہیں ہوتا۔ اس لیے غیر منصرف کے باقی اسباب پر نظر ڈالی کہ کوئی دوسرا سبب مل جائے مگر یہ صورت بھی نہ ہو سکی، اس لیے مجبوراً اس میں عدل فرض کیا گیا اور عدل اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اس کی کوئی اصل نہ ہو، اس لیے اس کی اصل عَامِرٌ مانی گئی جو بالکل فرضی ہے اور محض عُمَرُ کو غیر منصرف پڑھنے کی وجہ سے مانی گئی ہے اور یہی حال زفر کا ہے، اسکی اصل زَافِرٌ نکالی گئی ہے۔

عدل وزن فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

عدل کے چھ وزن ہیں :۔

۱۔ فُعَالٌ جیسے ثُلَاثُ

۲۔ مَفْعَلٌ جیسے مَثْلَثُ

۳۔ فُعَلٌ جیسے عُمَرُ، اُخَرُ

۴۔ فَعَلِ جیسے اَمْسِ

۵ فَعَلٌ جیسے سَحَرُ

۶۔ فَعَالِ جیسے قَطَامِ

۲۔ وصف اس سے مراد ایسی ذات ہے جس میں صفت کے معنی پائے جاتے ہوں جیسے اَحْمَرُ میں حُمْرَةٌ، اَصْفَرُ میں صُفْرَةٌ، ضَارِبٌ، مَضْرُوبٌ میں ضَرْبٌ کے معنی پائے جاتے ہیں۔

وصف کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) اصلی (اسکو وضعی بھی کہتے ہیں) (۲) عارضی

وصفِ اصلی کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہو اس وقت اس میں وصف کے معنٰی پائے جائیں، خواہ بعد میں باقی رہیں یا نہیں جیسے اَسْوَدُ کہ اس کی وضع ہر سیاہ چیز کے لیے ہے ۔بعد میں اگرچہ کالے سانپ کا نام ہونے کی وجہ سے وصف کے معنٰی باقی نہیں رہے لیکن وصف اصلی کی وجہ سے اس کو غیر منصرف پڑھا جائے گا۔

وَصف عارضی کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہو اس وقت اس میں وَصف کے معنٰی نہ پائے جائیں ۔بعد میں کسی عارض کی وجہ سے وصف کے معنٰی پائے جائیں ۔جیسے اَرْبَعٌ کہ یہ لفظ ایک عدد معیّن کے لیے وضع کیا گیا ہے ۔ وصف کے معنٰی اس میں نہیں ہیں، البتہ اس کا استعمال کبھی کبھی وصف کے لیے بھی ہو جاتا ہے، جیسے مَرَرْتُ بِنِسْوَۃٍ اَرْبَعٍ میں وصف کے لیے ہے لیکن اس وقت اس میں وصفیت عارضی ہے جس کا غیر منصرف ہونے میں کوئی اعتبار نہیں، اس لیے یہ منصرف ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وصف عَلَم کے ساتھ جمع نہیں ہوتا، ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ کوئی کلمہ غیر منصرف ہو اور اس میں ایک سبب وصف ہو اور دوسرا سبب عَلَم ہو۔

۳- اَلتَّانِیث

تانیث کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) تانیث لفظی اور (۲) تانیث معنوی

تانیث لفظی وہ تانیث جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود ہو اور علامات تانیث یہ ہیں (۱) تاء جیسے طَلْحَۃُ (۲) الف مقصورہ جیسے موسٰی (۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ

جو تانیث الف مقصورہ یا الف ممدودہ کے ساتھ ہو، اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کوئی شرط نہیں ہے بلکہ ان دونوں میں سے ہر ایک دو سبب

کے قائم مقام ہے البتہ جس کلمہ میں تاء پائی جائے اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ کسی کا علم ہو جیسے طَلْحَۃُ، حَمزَۃُ

تانیث معنوی | وہ تانیث ہے جس میں علامتِ تانیث پوشیدہ ہو اس کے غیر منصرف پڑھنے کی دو صُورتیں ہیں اگر اس میں صرف عَلَمیت پائی جائے تو اس کا غیر منصرف پڑھنا جائز ہے۔ واجب نہیں جیسے ہِنْدٌ اور اگر عَلَم کے ساتھ تین حُروف سے زائد ہوں جیسے زَیْنَبُ یا درمیان کا حرف متحرک ہو۔ جیسے سَقَرُ (جہنم کے ایک طبقہ کا نام ہے) یا وہ کلمہ عربی نہ ہو بلکہ عجمی ہو جیسے مَاہ اور جَوْرُ (یہ دونوں شہر ہیں) تو پھر اس کا غیر منصرف پڑھنا واجب ہے، تانیث کا مفصل بیان آگے آرہا ہے۔

۴۔ مَعرفہ | اس کی تعریف اور اقسام آپ آگے پڑھیں گے، مَعرفہ غیر منصرف کا سبب اس وقت ہوگا جب عَلَم ہو جیسے اَحْمَدُ باقی صُورتیں ایسی ہیں کہ ان میں یا تو کلمہ مُنصرف ہو جاتا ہے یا مبنی، اسکی تفصیل بڑی کتابوں میں آپ کو معلوم ہوگی، معرفہ غیر منصرف کے اسباب میں سے وصف کے علاوہ سَب کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔

۵۔ عُجمہ | ایسے کلمہ کو کہتے ہیں جس کو عَرب کے علاوہ دوسری جگہ کے لوگوں نے وضع کیا ہو۔ یہ غیر منصرف کا سبب اس وقت ہوتا ہے، جب یہ شرائط پائی جائیں۔

(۱) عجمی زبان میں کسی کا عَلَم ہونا۔

(۲) درمیان کا حرف متحرک ہو، یا کلمہ میں تین حرُف سے زائد ہوں جیسے شَتَرَ (ایک قلعہ کا نام ہے) اسمیں درمیان کا حرف متحرک ہے یا جیسے اِبْرَاھِیْمُ اس میں تین حُروف سے زائد ہیں۔ نُوْحٌ میں ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں

پائی جاتی، اس وجہ سے منصرف ہے۔

۶۔ الجمع یہ تنہا ایک سبب دو سبب کے قائم مقام ہے، البتہ اس کے لیے دو شرطیں ہیں۔

۱۔ منتہی الجموع کا صیغہ ہو اور یہ ایسا صیغہ ہے جس کا پہلا حرف متحرک ہو اور تیسرا حرف الف ہو اور الف کے بعد خواہ دو حرف ہوں جیسے مَسَاجِدُ یا تین حرف ہوں اور درمیان کا حرف ساکن ہو جیسے مَصَابِیح

۲۔ اس کے آخر میں ایسی تاء نہ ہو جو وقف کی حالت میں ھا ہو جاتی ہو اور یہ شرط فَرَازِنَة کے اندر نہیں پائی جاتی، اس لیے منصرف ہے۔

۷۔ ترکیب دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہونا، اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے تین شرطیں ہیں۔

(۱) عَلَم ہو (۲) ترکیب اضافی نہ ہو

(۳) ترکیب اسنادی نہ ہو جیسے بَعْلَبَکّ۔ یہ کلمہ بَعْلَ اور بَکّ سے مرکب ہے ملک شام میں ایک شہر کا نام ہے۔ اس میں تینوں شرطیں پائی جاتی ہیں، اس لیے غیر منصرف ہے اور عبداللہ میں ترکیب اضافی پائی جاتی ہے، اس لیے منصرف ہے۔ تَأبَطَ شَرًّا میں ترکیب اسنادی پائی جاتی ہے اس لیے وہ مبنی ہے، اور غیر منصرف نہیں ہے۔

۸۔ الف و نون زائدتان الف و نون زائدتان کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔ کبھی اسم میں پائی جاتی ہیں اور کبھی صفت میں۔ اگر اسم میں ہوں تو غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ جس اسم میں یہ پائے جائیں وہ عَلَم ہو، جیسے عثمان، عمران۔ اور اگر صفت میں پائے جائیں تو پھر غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس

صفت کی مؤنث میں تاء نہ آتی ہو یعنے اس کی مؤنث فَعلَانَۃٌ کے وزن پر نہ آئے جیسے سَکْرَانُ کہ اس کی مؤنث سَکْرٰی رفَعْلٰی کے وزن پر ہے۔ سکرانۃ فعلانۃ کے وزن پر نہیں ہے اس لیے غیر منصرف ہے۔

نَدْمَانُ کی مؤنث نَدْمَانَۃ چونکہ فَعْلَانَۃ کے وزن پر ہے، اس لئے وہ مُنصرف ہے۔

۹۔ وزنِ فعل اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے یہ شرط ہے کہ یہ اسم ایسے وزن پر ہو جو فعل کے ساتھ خاص ہو اور اسم میں فعل سے نقل ہو کر آیا ہو جیسے شَمَّرَ کہ یہ فعل کا وزن ہے اور بعد میں فعل سے نقل کرکے ایک گھوڑے کا نام رکھ دیا گیا ہے اور اگر یہ اسم ایسے وزن پر نہیں ہے جو فعل کے ساتھ خاص ہو بلکہ ایسا وزن ہے جو فعل اور اسم دونوں میں پایا جاتا ہے تو پھر اس کے شروع میں اَتَیْنَ کے حرفوں میں سے کوئی حرف پایا جاتا ہو اور آخر میں ۃ نہ ہو جیسے اَحْمَرُ ، یُوْسُفُ

سوالات

۱۔ مُنصرف اور غیر مُنصرف کی تعریف اور ان کا حکم بیان کیجیے۔

۲۔ غیر منصرف کے اسباب کتنے ہیں اور ان میں کتنے اسباب ایسے ہیں جو قائم مَقام دو سببوں کے ہیں۔

۳۔ عدل کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کیجیے۔

۴۔ عَدلِ تحقیقی اور عدلِ تقدیری کا کیا مطلب ہے، ان کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے۔

۵۔ اوزانِ عدل کتنے ہیں؟ مع امثلہ بیان کیجیے

۶۔ امثلۂ ذیل میں عدل تحقیقی اور عدل تقدیری کی تعیین کیجیے
مُخَمَّس ، اُخَرُ ، جُمَعُ ، زُفَرُ ، حَضَارُ

۷۔ وصف کی کتنی قسمیں ہیں، ان کی تعریف اور مثال بیان کر کے بتائیے کہ وصف کی کون سی قسم غیر منصرف کا سبب بنتی ہے۔

۸۔ وصف علَم کے ساتھ کیوں جمع نہیں ہوتا اپنے اُستاد سے اس کی وجہ دریافت کر لیجیے۔

۹۔ تانیث کی کتنی قسمیں ہیں، ان کی تعریف کیجیے اور بتائیے کہ تانیث لفظی کی کتنی علامتیں ہیں اور تانیث کی یہ تینوں صُورتیں غیر منصرف کا سبب کب ہوں گی، اُن کے لیے کیا شرائط ہیں؟

۱۰۔ تانیث معنوی کا کیا مطلب ہے، یہ غیر منصرف کا سبب کب ہو گی اور اس کے لیے کیا شرط ہے؟

۱۱۔ امثلۂ ذیل میں مُنصرف اور غیر منصرف کی تعیین کیجیے اور اس کی وجہ بتائیے
هِنْدًا ؛ زَيْنَبُ ؛ سَقَرُ ؛ ماه ؛ جور

۱۲۔ عُجمہ کا کیا مطلب ہے اور یہ غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے

۱۳۔ شتر ؛ ابراھیم کیوں غیر منصرف ہیں اور نُوحٌ کیوں منصرف ہے۔

۱۴۔ جمع غیر منصرف کا سبب کب ہوتا ہے اس کے لیے کیا شرائط ہیں۔

۱۵۔ صیغہ مُنتہی الجموع کا کیا مطلب ہے اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ استاد سے معلوم کر کے یاد کر لیجیے۔

۱۶۔ ترکیب کا کیا مطلب ہے، اُس کا غیر منصرف ہونا کن شرائط کے ساتھ مشروط ہے اور اس کی کیا وجہ ہے۔ عبد اللہ اور تابّط شرًّا غیر منصرف کیوں نہیں ہیں۔

۱۷۔ الف نون زائدتان غیر منصرف کا سبب کب بنتے ہیں، اس کے لیے کیا شرط ہے، تفصیل کے ساتھ بیان کیجیے۔

۱۸۔ امثلۂ ذیل میں منصرف اور غیر منصرف کی تعیین کیجئے اور اس کی وجہ بھی بتائیے

نعمان ۔ رَحْمٰنُ ، سُکْرَان ، ندامان

۱۹۔ وزن فعل کا کیا مطلب ہے، یہ غیر منصرف کا سبب کب ہوتا ہے۔ شَمَّرَ اَحْمَدَ کیوں غیر منصرف ہیں۔ دونوں کے غیر منصرف ہونے کی وجہ ایک ہی ہے یا علیحدہ علیحدہ ہے۔ یَعْمَلُ جس کا مؤنث یَعْمَلَۃٌ ہے منصرف پڑھا جائے گا یا غیر منصرف۔

مَرفوعَات

مَرفوعات کا بیَان

مَرفوع ایسے اسم کو کہتے ہیں جس میں فاعل کی علامت پائی جائے، فاعل کی تین علامتیں ہیں (۱) واحد میں ضمہ (۲) تثنیہ میں الف (۳) جمع میں واؤ

مَرفوعات آٹھ ہیں :-

۱- فاعل
۲- مفعول مالم یسمّ فاعلہٗ جس کو نائب فاعل کہتے ہیں۔
۳- مُبتدا ۔
۴- خبر
۵- حرُوف مشبّہ بالفعل (اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ ، لَیتَ ، لَعَلَّ) کی خبر
۶ مَا وَلَا مُشابہ بلَیس کا اسم
۷- افعال ناقصہ کا اسم
۸- لائے نفی جنس کی خبر۔

فاعِل اَیسے اسم کو کہتے ہیں جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو، جس کی نسبت اس اسم کی طرف اس طرح ہو کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو، جیسے قَامَ زَیدٌ ، ضَرَبَ عَمرٌو ، زَیدٌ قَائِمٌ اَبُوہٗ

پہلی دو مثالوں میں قَامَ اور ضَرَبَ فعل کی وجہ سے زَیْدٌ اور عَمْرٌو فاعل پر رفع آیا ہے اور تیسری مثال میں قَائِمٌ شبہ فعل کی وجہ سے اَبُوْہُ پر رفع آیا ہے۔

ترکیب | قَامَ زَیْدٌ ۔ قَامَ فعل زَیْدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہی ترکیب ضَرَبَ عَمْرٌو کی ہے۔

ترکیب | زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ ۔ زَیْدٌ مبتداء ۔ قَائِمٌ، شبہ فعل اَبُو مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا شبہ فعل کا، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر زَیْدٌ مبتداء کی خبر ہوئی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل کی دو قسمیں ہیں | (۱) مظہر (۲) مُضمر

فاعل مظہر یعنی اسم ظاہر فاعل ہو۔ ضمیر کے علاوہ سب اسماء مُظہر کہلاتے ہیں جیسے قامَ زَیْدٌ ۔ قَامَ هٰذا وغیرہ، فاعل مضمر یعنی فاعل ضمیر ہو۔

ضمیر کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ بارز یعنے جو ضمیر لفظوں میں موجود ہو جیسے نَصَرْتُ کی تاء

۲۔ مُستتر (الصیغہ اسم فاعل) جو ضمیر لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو جیسے اَللّٰہُ خَلَقَ اس میں خَلَقَ کا فاعل ضمیر هُوَ پوشیدہ ہے جو لفظ اللّٰہُ کی طرف راجع ہے۔

فائدہ

ماضی میں دو صیغے۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں ضمیر مُستتر ہوتی ہے، جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ پوشیدہ ہے باقی بارہ

صیغوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے جیسے۔ ضَرَبْتَ ، ضَرَبْتُمَا ، ضَرَبْتُمْ
ضَرَبْتِ ، ضَرَبْتُمَا ، ضَرَبْتُنَّ ، ضَرَبْتُ ، ضَرَبْنَا
ضَرَبَا ، ضَرَبُوْا ضَرَبَتَا ، ضَرَبْنَ ۔

مضارع میں پانچ صیغے واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم میں ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے جیسے یَضْرِبُ میں هُوَ تَضْرِبُ میں هِيَ۔ تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں اَنْتَ ، اَضْرِبُ واحد متکلم میں اَنَا ، نَضْرِبُ جمع متکلم میں نَحْنُ پوشیدہ ہے، باقی نو صیغوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے۔ وہ نو صیغے مندرجہ ذیل ہیں۔

تثنیہ کے چاروں صیغے جیسے یَضْرِبَانِ تثنیہ مذکر غائب ، تَضْرِبَانِ تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر حاضر، تثنیہ مؤنث حاضر

جمع مذکر کے دو صیغے، جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر جیسے یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ اور ایک صیغہ واحد مؤنث حاضر

جیسے تَضْرِبِيْنَ، دو صیغے جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر جیسے یَضْرِبْنَ ، تَضْرِبْنَ

فائدہ

جب فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا۔ خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع جیسے نَصَرَ الرَّجُلُ ، نَصَرَ الرَّجُلَانِ ، نَصَرَ الرِّجَالُ

اگر فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ اسم ضمیر ہو تو پھر جیسا فاعل ہوگا، ویسا ہی فعل لایا جائے گا۔ فاعل واحد مذکر کی ضمیر ہو تو فعل واحد مذکر لایا جاتے گا، فاعل تثنیہ مذکر کی ضمیر ہو تو فعل تثنیہ مذکر لایا جائے گا۔ فاعل جمع مذکر کی ضمیر ہو تو فعل جمع مذکر لایا جائے گا

جیسے اَلْخَادِمُ ذَهَبَ   اَلْخَادِمَانِ ذَهَبَا   اَلْخَادِمُوْنَ ذَهَبُوْا

البتہ اگر فاعل جمع مکسّر کی ضمیر ہو تو فعل واحد مؤنث اور جمع مذکّر دونوں طرح لا سکتے ہیں جیسے اَلرِّجَالُ قَامَتْ ، اَلرِّجَالُ قَامُوْا

اسی طرح اگر فاعل واحد مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل واحد مؤنث لایا جائے گا فاعل تثنیہ مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل کو تثنیہ مؤنث لایا جائے گا اور فاعل جمع مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل کو جمع مؤنث لایا جائے گا۔ جیسے اَلْمَرْأَةُ قَامَتْ ، اَلْمَرْأَتَانِ قَامَتَا اَلنِّسَاءُ قُمْنَ

ترکیب | اَلْخَادِمُ مبتداء ذَهَبَ فعل ، ضمیر اس میں فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوا۔

مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح تمام مثالوں کی ترکیب ہوگی۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کا مؤنث لانا واجب ہے۔

۱۔ فاعل مفرد مظہر، مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فصل نہ ہو جیسے نَصَرَتْ عَائِشَةُ

۲۔ فاعل ضمیر ہو جس کا مرجع مؤنث حقیقی ہو جیسے عَائِشَةُ نَصَرَتْ

۳۔ فاعل ضمیر ہو جس کا مرجع مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ

۴۔ فاعل اسم ظاہر جمع مکسّر مؤنث ہو جیسے قَالَتْ نِسْوَةٌ

(ذیل کی صورتوں میں فعل کا مؤنث اور مذکر دونوں طرح لانا جائز ہے۔)

۱۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۲۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فصل ہو جیسے جَاءَ الْقَاضِيَ اِمْرَأَةٌ ، جَاءَتِ الْقَاضِيَ اِمْرَأَةٌ

۳۔ فاعل اسم ظاہر جمع مکسّر مذکر ہو جیسے قَالَ الرِّجَالُ ، قَالَتِ الرِّجَالُ

سوالات

۱۔ مرفوع کی تعریف کے بعد مرفوعات کی تعداد بتائیے اور اُن کی تعیین کیجیے۔

۲۔ فاعل کی تعریف کیجیے۔

۳۔ فاعل اسمِ ظاہر اور اسمِ مضمر کی مثالیں بیان کیجیے۔

۴۔ مضمر کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی مثال بتائیے؟

۵۔ ماضی اور مُضارع کے کتنے صیغے ہیں جن میں فاعل مضمر ہوگا، مع امثلہ کے بیان کیجیے۔

۶۔ ایسی کتنی صُورتیں ہیں جنمیں فعل کو وحدت، تشنیہ، جمع، تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق لایا جاتا ہے ہر ایک کی مثال کو بیان کیجیئے۔

۷۔ کن صُورتوں میں فاعل کا مؤنث لانا واجب ہے اور کتنی صُورتوں میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں، تفصیل کے ساتھ مع امثلہ بیان کیجیے۔

۸۔ امثلۂ ذیل میں ہر ایک کا مُمثّل لہٗ[1] بتایئے اور ترکیب نحوی کیجیئے:

نَصَرَ زَیْدٌ زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ ذَھَبَ الرَّجُلَانِ

قَرَأَ الرِّجَالُ صَامَتِ الْمَرْأَۃُ صَامَتِ الْمَرْأَتَانِ

نَصَرَتْ النِّسَآءُ قَالَتِ امْرَأَۃُ عِمْرَانَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ

فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِنْ رَّبِّہٖ اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ، قَالَتْ

نسوۃ، سَأَلَتِ الْمُفْتِیَ اِمْرَأَۃٌ نَصَرَ الرِّجَالَ

نَصَرَتْ الرِّجَالَ

[1] جس کے لئے مثال دی گئی)

مَفْعُوْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ

مفعول مالم یسمّ فاعلہ اصطلاح میں ایسے مفعول کو کہتے ہیں، جس کی طرف فعل مجہُول کی نسبت کی جائے اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب فاعل کو حذف کر کے مفعول اس کی جگہ رکھ دیا جائے، اس کا دوسرا نام نائب فاعل ہے۔

یہ تمام احکام میں فاعل کے قائم مقام ہوتا ہے یعنی جو حال فعل کا فاعل کے اعتبار سے ہے وہی حال نائب فاعل کے اعتبار سے ہوگا، تمام حالات کی مثالیں لکھی جاتی ہیں۔

نُصِرَ الرَّجُلُ نُصِرَ الرَّجُلَانِ نُصِرَ الرِّجَالُ

ان تینوں مثالوں میں نائب فاعل اسم ظاہر ہے اس لئے فعل واحد لایا گیا ہے جیسے اَلْخَادِمُ ضُرِبَ اَلْخَادِمَانِ ضُرِبَا اَلْخَادِمُوْنَ ضُرِبُوْا

ان تینوں مثالوں میں نائب فاعل اسم ضمیر ہے اس لیے ضمیر کے مطابق فعل مجہُول لایا گیا ہے۔

نُصِرَتْ فَاطِمَةُ اس مثال میں نائب فاعل مؤنث حقیقی ہے اس لئے فعل مؤنث مجہُول لایا گیا ہے۔

زَيْنَبُ نُصِرَتْ اس مثال میں نائب فاعل مؤنث حقیقی کی ضمیر ہے اس لیے فعلِ مؤنث مجہول لایا گیا ہے۔

اَلشَّمْسُ ذُهِبَتْ اس میں نائب فاعل مؤنث غیر حقیقی کی ضمیر ہے اس لیے فعل مؤنث مجہول لایا گیا ہے۔

ضُرِبَتْ نِسْوَةٌ اس میں نائب فاعل اسم ظاہر جمع مکسّر ہے اس لیے

فعل مجہول مؤنث لایا گیا ہے۔

ذُهِبَتِ الشَّمْسُ وَ ذُهِبَ الشَّمْسُ اس میں نائب فاعل مونث غیر حقیقی ہے اس لیے فعل مجہول مذکر و مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے۔

ضُرِبَ الرِّجَالُ ، ضُرِبَتِ الرِّجَالُ اس میں نائب فاعل جمع مکسّر مذکر ہے، اس لیے فعل مجہول مذکر و مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے۔

ضُرِبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ ، ضُرِبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ اس میں نائب فاعل اسمِ ظاہر مؤنث حقیقی ہے لیکن فعل اور نائب فاعل کے درمیان فصل ہے اس لیے فعل مجہول کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔

اَلرِّجَالُ ضُرِبَتْ ، اَلرِّجَالُ ضُرِبُوْا اُس میں نائب فاعل جمع مکسّر کی ضمیر ہے، اس لیے فعلِ مجہول واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں لاسکتے ہیں۔

فائدہ

نائب فاعل کی تعریف میں آپ نے پڑھا ہے کہ فاعل کو حذف کرکے مفعول کو اس فاعل کے قائم مقام کیا جاتا ہے، اس میں اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ جو مفعول فاعل کی جگہ آسکتا ہو، اس کو نائب فاعل بنایا جائے گا، ہر مفعول کو نائب فاعل نہیں بنا سکتے، چنانچہ باب عَلِمَ کا مفعول ثانی اور باب اَعْلَمَ کے مفعول ثالث کو نائب فاعل نہیں بنا سکتے، اسی طرح مفعول لہٗ اور مفعول معہٗ نائب فاعل نہیں ہوسکتے، اس کی وجہ بڑی کتابوں میں معلوم ہو جائے گی۔

فائدہ جتنے مفاعیل نائب فاعل ہوسکتے ہیں اگر وہ سب موجود ہو جائیں اور ان میں مفعول بہٖ بھی ہو تو مفعول بہٖ کو

نائب فاعل بنایا جائے گا۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ اس میں ظرف زمان اور ظرف مکان مفعول بہ جار مجرور جو ظرف کے مُشابہ ہے۔ سبھی موجود ہیں جو نائب فاعل بن سکتے ہیں، مگر ان میں سے کسی کو نائب فاعل نہیں بنایا گیا۔ صرف زَیْدٌ کو بنایا گیا ہے کیونکہ وہ مفعول بہ ہے اگر مفعول بہ نہ ہو تو پھر جس کو چاہے نائب فاعل بنا دے۔

سوالات

۱۔ مفعول مالم یسم فاعلہٗ کی تعریف مع مثال بیان کیجیے۔

۲۔ مفعول مالم یسم فاعلہٗ کا کیا حکم ہے؟ تفصیل کے ساتھ معہ امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔ کتنے مَفاعیل ایسے ہیں جن کو نائب فاعل نہیں بنا سکتے۔

۴۔ اگر مفعول بہ کے ساتھ دوسرے مفاعیل بھی موجود ہوں جو نائب فاعل بن سکے ہیں تو ایسی صورتوں میں کس کو نائب فاعل بنایا جائے گا۔

۵۔ امثلۂ ذیل میں ہر ایک کا مُمثّل لہٗ بیان کیجیے اور ترکیب کیجیے۔

اُکْرِمَ الرَّجُلَانِ	نُصِرَ الرِّجَالُ	اَلطَّالِبُوْنَ فُقِدُوْا
اُکْرِمَتْ فَاطِمَۃُ	زَیْنَبُ نُصِرَتْ	طُلِبَتْ نِسْوَۃٌ
نُصِرَ الرِّجَالُ	قُتِلَ الْیَوْمَ ہِنْدٌ	نُصِرَتِ الرِّجَالُ
قُتِلَتِ الْیَوْمَ ہِنْدٌ	اَلرِّجَالُ طُلِبَتْ	اَلرِّجَالُ نُصِرُوْا

مُبتَدَا وخَبَر

مُبتدا مبتدا اس اسم کو کہتے ہیں جو مُسند الیہ ہو یعنے اس کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے اور اس میں عامل لفظی نہ پایا جائے۔

خبر خبر ایسے اسم کو کہتے ہیں جو مُسند ہو یعنے اس کی نسبت کسی اسم کی طرف کی جائے اور عامل لفظی سے خالی ہو جیسے زَیدٌ کَاتِبٌ میں زَیدٌ مبتدا ہے کیونکہ یہ مُسند الیہ ہے اور کَاتِبٌ خبر ہے کیونکہ یہ مُسند ہے اور دونوں پر کوئی عامل لفظوں میں نہیں بلکہ دونوں میں عامل معنوی ہے۔

ترکیب زَیدٌ مبتداء کَاتِبٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔

لیکن اگر نکرہ کو خاص کر لیا جائے تو وہ بھی مبتدا ہو سکتا ہے۔ جیسے وَلَعَبدٌ مُّؤمِنٌ خَیرٌ مِّن مُّشرِكٍ اس میں عَبدٌ نکرہ تھا۔ لیکن مُؤمِنٌ اس کی صفت واقع ہونے کی وجہ سے اس میں تخصیص پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے اس کا مبتدا بننا صحیح ہو گیا۔ تخصیص کی اور بھی صُورتیں ہیں جس کو آپ بڑی کتابوں میں پڑھیں گے۔

خبر اکثر مفرد ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی جُملہ بھی ہو جاتی ہے، اس صورت میں جُملہ کے اندر ایک ضمیر ہو گی جو مبتداء کی طرف راجع ہو گی تاکہ خبر کا مبتدا سے ربط پیدا ہو جائے، جیسے زَیدٌ قَامَ اَبُوهُ اور زَیدٌ اَبُوهُ قَائِمٌ

پہلی مثال میں جملہ فعلیہ ہے اور دوسری مثال میں خبر جُملہ اسمیہ خبریہ ہے اور دونوں جملوں میں ضمیر ہے جو زیدٌ مبتداء کی طرف لوٹتی ہے، خبر کے جُملہ ہونے کی صُورت میں مبتداء کے ساتھ ربط جس طرح ضمیر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسی طرح

رابط پیدا کرنے کی اور بھی صورتیں ہیں جن کو بڑی کتابوں میں آپ پڑھیں گے کبھی ایک مُبتدا۔ کی کئی خبریں ہوتی ہیں جیسے زَیۡدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَاقِلٌ

مبتدا اور خبر میں ان اُمور کی مطابقت ضروری ہے۔

۱۔ اِفراد ۲۔ تثنیہ

۳۔ جمع ۴۔ تذکیر

۵۔ تانیث

لیکن مُطابقت کے لیے کچھ شرائط ہیں جن کو آپ بڑی کتابوں میں پڑھیں گے

مبتدا۔ کی خبر کبھی ظرف یا جار مجرُور ہوتی ہے، ایسی صُورت میں کوئی فعل یا شبہ فعل مُقدر مانا جاتا ہے۔ جیسے اَلۡمَالُ عِنۡدِیۡ میں عِنۡدِیۡ ظرف اور زَیۡدٌ فِی الدَّارِ میں فِیۡ حرف جار ہے، پہلے اِسۡتَقَرَّ یا ثَبَتَ فعل نکالا جائے گا۔ یا ثَابِتٌ، مَوۡجُوۡدٌ وغیرہ شبہ فعل نکالا جائے گا۔

ترکیب | اَلۡمَالُ عِنۡدِیۡ۔ اَلۡمَالُ مُبتداء۔ عِنۡدَ مُضاف یا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف ہوا۔ ثَبَتَ یا اسۡتَقَرَّ یا ثَابِتٌ شبہِ فعل کا۔ فعل یا شبہ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر مبتداء کی خبر۔ مُبتداء خبر سے مل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

زَیۡدٌ مبتدا فِیۡ حرف جار اَلدَّارِ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اِسۡتَقَرَّ یا ثَبَتَ فعل کے یا ثَابِتٌ شبہ فعل کے۔ فعل یا شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مُبتداء کی خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

۱۔ مبتداء خبر کی تعریف مع مثال بیان کیجیے اور ان کا عامل بتائیے۔

۲۔ مبتداء اگر نکرہ ہو تو اس کے مُبتداء ہونے کے لیے کیا شرط ہے

۳۔ خبر اگر جملہ ہو تو اُس وقت مُبتدا اور خبر کے درمیان ربط کی کیا صُورت ہو گی۔

۴۔ نیز بتائیے کہ اس میں ربط کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

۵۔ مبتدا کی خبر اگر ظرف یا جار مجرور ہو تو اس خبر کا عامل کس کو بنایا جائے گا۔

٦۔ مبتداء اور خبر کے درمیان کِن اُمور میں مطابقت ضروری ہے؟

۷۔ امثلۂ ذیل میں مبتداء کی خبر لگائیے۔

اَلْمَنْزِلُ اَلطَّالِبُ اَلْقَائِمُ اَلْحَارِسَانِ اَلرَّاكِبُوْنَ

اَلطَّالِبَاتُ اَلْجِبَالُ اَلْعُمَّالُ

۸۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب اور ترجمہ کیجیے۔

اَلْمَدِيْنَةُ عَامِرَةٌ اَلطَّالِبَانِ حَاضِرَانِ اَلتَّلَامِيْذُ اَذْكِيَاءُ

اَلْقُصُوْرُ عَالِيَةٌ زَيْدٌ فِي الْبَيْتِ اَلْكِتَابُ عِنْدِيْ

اَلْوِسَادَةُ فَوْقَ السَّرِيْرِ اَللُّؤْلُؤُ فِي الْبَحْرِ اَلْجُنُوْدُ حَوْلَ الْحِصْنِ

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ۔

حُرُوفِ مُشَبَّہ بہ فعل کی خبر

حروفِ مشبہ بہ فعل چھ ہیں: اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ لٰکِنَّ لَیْتَ لَعَلَّ
ان کا تفصیلی بیان حُرُوف کی بحث میں آئے گا۔

اِن کے اسم پر نصب آتا ہے اور خبر پر رفع آتا ہے جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ
ترکیب | اِنَّ حرفِ مشبہ بہ فعل زَیْدًا اسم قَائِمٌ خبر۔ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مِل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَا وَلَا مُشابہ بہ لَیْسَ کا اسم

مَا وَ لَا مشابہ بہ لَیْسَ کا اسم، اس پر رفع ہوتا ہے اور خبر پر نصب، جیسے
مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ اَحْسَنَ مِنْ عَمْرٍو
زید کھڑا نہیں ۔ کوئی آدمی عمرو سے اچھا نہیں۔

ترکیب | مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔ مَا مشابہ بہ لیس زَیْدٌ اس کا اسم قَائِمًا خبر۔ مَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لَا رَجُلٌ اَحْسَنَ مِنْ عَمْرٍو

لَا مشابہ بہ لیس رجل اسکا اسم، اَحْسَنَ شبہ فعل مِنْ حرف جار عَمْرٍو مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اَحْسَنَ شبہ فعل کے شبہ فعل اپنے متعلق سے مل کر لَا کی خبر۔ لَا مشابہ بہ لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

افعالِ ناقصہ کا اسم

افعالِ ناقصہ تیرہ ہیں۔ کَانَ ۔ صَارَ ۔ اَصْبَحَ ۔ اَمْسٰی

اَضْحٰی ، ظَلَّ ، بَاتَ ، مَابَرِحَ ، مَادَامَ ، مَاانْفَكَّ
مَازَالَ ، مَافَتِئَ لَيْسَ

بعض نحویوں کے نزدیک افعالِ ناقصہ سترہ ہیں ، اُن کے اسم پر رفع اور خبر پر نصب ہوتا ہے جیسے کَانَ زَيْدٌ قَائِمًا ۔

ترکیب | کَانَ فعل ناقص زَيْدٌ اسکا اسم قَائِمًا خبر۔ کَانَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ ان سب کا تفصیلی بیان فعل میں آئے گا۔

لائے نفی جنس کی خبر

لائے نفی جنس کی خبر پر رفع ہوتا ہے اور اُس کے اسم کا اعراب مختلف ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلٌ قَائِمٌ

ترکیب | لاءِ نفی جنس۔ رَجُلٌ ۔ لَا کا اسم ، قَائِمٌ خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تفصیلی بیان ، بحثِ حرف میں آئے گا۔

سوالات

۱۔ حُرُوف مشبہ بہ فعل کتنے ہیں اور اُن کا کیا عمل ہے ؟ سب کی مثالیں بیان کیجیے۔

۲۔ امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور ہر ایک کی ترکیب کیجیے ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ
كَاَنَّهَا جَانٌّ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٌ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ لَعَلَّ اللّٰهَ
يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔

۳۔ مَا وَلَا مشابہ بہ لَیس کا کیا عمل ہے اور لَیْسَ کے ساتھ کس بات میں مشابہ ہیں۔

۴۔ امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور اُن کی ترکیب کیجیے۔

مَا هٰذا بَشَرًا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

۵۔ افعال ناقصہ کتنے ہیں اور اُن کا کیا عمل ہے؟

۶۔ امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور اُن کی ترکیب کیجیے۔

۱۔ صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا ۲۔ اَضْحٰى زَيْدٌ حَاكِمًا

۳۔ اَمْسٰى زَيْدٌ قَارِيًا ۴۔ اَمْسٰى زَيْدٌ كَاتِبًا

۵۔ اَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا ۶۔ ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِبًا

۷۔ ظَلَّ الصَّبِيُّ بَالِغًا ۸۔ مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا

۹۔ بَاتَ الطِّفْلُ قَائِمًا ۱۰۔ اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا

۱۱۔ مَا زَالَ زَيْدٌ عَالِمًا ۱۲۔ مَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا

۱۳۔ وَاَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا۔

۱۴۔ مَا انْفَكَّ الْقَمَرُ طَالِعًا ۱۵۔ مَا زَالَ الْمُنَافِقُ خَادِمًا

۱۶۔ مَا فَتِئَ الْمُؤْمِنُ صَادِقًا

۷۔ لائے نفی جنس کا کیا مطلب ہے اور اس کا عمل کیا ہے۔

۸۔ امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور اُن کی ترکیب کیجیے:۔

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ

مَنصُوبَات

منصُوب ایسے اسم کو کہتے ہیں جس میں مفعُول کی عَلامَت پائی جائے ۔
مفعول کی تین علامتیں ہیں :-
(۱) واحد میں نصب (۲) تثنیہ میں یاءِ ماقبل مفتوح (۳) جمع میں یاءِ ماقبل مکسُور

منصُوبات بارہ ہیں :-
(۱) مفعول مُطلق (۲) مفعول بہٖ (۳) مفعول لَہٗ (۴) مفعول معہٗ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ (۹) حروف مشبہ بہ فعل کا اسم (۱۰) ما وَلَا مشابہ بہ بلیس کی خبر (۱۱) لائے نفی جنس کا اسم (۱۲) افعالِ ناقِصہ کی خبر

۱۔ مفعُولِ مُطلق

یہ ایسا مَصدر ہے جو اس فعل کے بعد آئے جس کا یہ مَصدر ہو اور دونوں کے معنٰی موافق ہوں ، جیسے ضَرْبًا ، ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ۔ قِیَامًا قُمْتُ قِیَامًا میں

ترکیب ضَرَبْتُ فعل بافاعِل ضَرْبًا مفعول مُطلق ، فعل اپنے فاعِل اور مفعُول مُطلق سے مِل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ اور یہی ترکیب قُمْتُ قِیَامًا کی ہے ۔

مفعُول مطلق کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ تاکید کے لیے جیساکہ ان دونوں مذکورہ مثالوں میں

۲۔ نوع کے لیے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَۃً (بکسر الجیم) (بیٹھا میں ایک خاص قسم کا بیٹھنا)

۴۔ عدد کے لیے | جَلَسْتُ جَلْسَةً (بفتح الجیم) میں ایک مرتبہ بیٹھا)
ان سب کی ترکیب ضَرَبْتُ ضَرْبًا کی طرح ہے۔
جو مفعول مطلق تاکید کے لیے آتا ہے، اس کا تثنیہ جمع نہیں آتا اور جو نوع اور عدد کے لیے آتا ہے، اُس کا تثنیہ جمع آجاتا ہے۔
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مفعول مُطلق اور اُس کے فعل میں لفظوں کے اعتبار سے فرق ہوتا ہے لیکن اس صُورت میں بھی معنے میں دونوں موافق ہوں گے، جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا
کبھی مفعول مُطلق کے فعل کو قرینہ کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے کسی آنے والے کے لیے کہا جاتا ہے۔ خَیْرَ مَقْدَمٍ (تو آیا اچھا آیا) یعنی تیرا آنا مبارک ہو۔ اس کی اصل قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَیْرَ مَقْدَمٍ۔
قَدِمْتَ فعل کو قرینہ کی وجہ سے حذف کیا گیا پھر قُدُوْمًا کو حذف کر کے خَیْرَ مَقْدَمٍ کو اس کی جگہ رکھ دیا گیا ہے۔
ترکیب | قَدِمْتَ فعل با فاعل قُدُوْمًا موصُوف خَیْرَ مُضاف مَقْدَمٍ مُضاف الیہ۔ مُضاف، مُضاف الیہ سے مل کر قُدُوْمًا کی صفت موصُوف اپنی صفت سے مِل کر قَدِمْتَ کا مفعول مُطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مُطلق سے مِل کر جُملہ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

سوالات

۱۔ منصُوبات کتنے ہیں۔
۲۔ مفعول مطلق کی تعریف اور اس کے اقسام مع امثلہ بیان کیجیے؟
۳۔ مفعول مُطلق کی کون سی قسم ہے جس کا تثنیہ جمع نہیں آتا۔

۴۔ امثلۂ ذیل کس مفعول مطلق کی مثالیں ہیں، اُن کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے۔

جَلَسَ زَيْدٌ قُعُوْدًا اَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتًا نُصَلِّيْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ خَمْسَ صَلَوٰتٍ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ مَطَرًا غَزِيْرًا سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً۔

مَفعُول بہٖ

یہ ایسا اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا (مَیں نے زید کو مارا) اس میں زید مفعول بہ ہے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَكَلَ زَيْدٌ عِنَبًا (زید نے انگور کھائے)

ترکیب | اَكَلَ فعل زَيْدٌ فاعل عِنَبًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفعول بہ کا درجہ فاعل کے بعد ہوا کرتا ہے لیکن کبھی کبھی فاعل پر مقدم ہو جاتا ہے جیسے زَيْدًا اَضْرِبُ ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ

اگر کوئی قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسا کہ کسی نے سوال کیا ۔ مَنْ اَضْرِبُ (مَیں کس کو ماروں) اس کے جواب میں کہا جائے، زیدًا یعنی اِضْرِبْ زَيْدًا (زید کو مارو) یہاں سوال قرینہ ہے یعنی جواب میں اس قسم کا فعل ہے جو سوال کے اندر تھا، اس لیے اسکو جواب میں حذف کر دیا گیا۔

یا جیسے میزبان، مہمان کی آمد پر اَهْلًا وَّسَهْلًا کہے تو اس میں بھی فعل محذوف ہے۔ اَهْلًا سے پہلے اَتَيْتَ محذوف ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے اَھل میں آئے ہیں یعنی ہم آپ کے ساتھ ایسا مُعاملہ کریں گے جیسے کوئی اپنے عزیز اور رشتہ داروں کے ساتھ کرتا ہے۔

سَهْلاً سے پہلے وَطِئْتَ محذوف ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ نے نرم زمین کو پامال کیا ہے، یعنی آپ مانوس جگہ پر آئے ہیں، آپ کے ساتھ دوستوں جیسا معاملہ کیا جائے گا، دشمنوں جیسا معاملہ نہیں کیا جاتے گا۔ دونوں کا حاصل یہ ہے کہ آپ کے آنے سے ہم کو خوشی ہوئی، ہم آپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے۔

تحذیر کسی کو کسی چیز سے ڈرانا اور بچانا مقصود ہو تو وہاں فعل کو حذف کرنا واجب ہے کیونکہ ایسے موقع پر اتنی گنجائش نہیں ہوتی ہے کہ فعل کو ذکر کیا جائے اس کو نحو کی اصطلاح میں تحذیر کہتے ہیں۔ اس کی مثال اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ ہے اس کی اصل اِتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ ہے (ترجمہ: اپنے کو شیر سے بچا ورنہ شیر پھاڑ ڈالے گا) اس میں اِتَّقِ فعل محذوف ہے۔ اس کو اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ کس طرح بنایا گیا، اس کی وجہ بڑی کتابوں میں آپ کو معلوم ہو جائیگی۔

ترکیب اِتَّقِ فعل با فاعل نَفْسَ مضاف كَ ضمیر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مِنْ حرف جار اَلْاَسَدِ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اِتَّقِ فعل کے۔ اِتَّقِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ فعلیہ ہوا۔

۲. **مُنادٰی** اسی طرح جب کسی کو پکارا جائے اس وقت فعل کو حذف کرنا واجب ہے کیونکہ مقصود اس وقت صرف اس کو پکارنا نہیں ہوتا بلکہ اس کو اپنی طرف متوجہ کر کے اس سے کوئی کام مقصود ہوتا ہے، ایسی صورت میں اگر فعل کو ذکر کریں تو مقصود میں تاخیر ہو جائیگی، اس کو نحو کی اصطلاح میں منادیٰ کہتے ہیں۔

مُنادٰی ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کو پکار کر اور اپنی طرف متوجہ کر کے کسی کام کا حکم دیا جاتے یا اس سے کوئی چیز طلب کی جاتے، جن حروف کے ذریعے

پکارا جاتا ہے اُن کو حروفِ ندا۔ کہتے ہیں۔

ایسے حروف پانچ ہیں: یَا ۔ اَیَا ۔ هَیَا ۔ اَیْ ۔ همزه

مُنادٰی ترکیب میں مفعول بہٖ ہوتا ہے اور اس کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں جن کو قدرے تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ مُنادٰی اگر مفرد معرفہ ہو تو رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ یہاں مفرد کا مطلب یہ ہے کہ مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو، اس لیے واحد، تثنیہ، جمع سب رفع پر مبنی ہوں گے، جیسے یَا زَیْدُ ، یَا زَیْدَانِ ، یَا زَیْدُوْنَ واحد میں رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور تثنیہ میں الف اور نون کے ساتھ ہوتا ہے اور جمع میں واؤ نون کے ساتھ ہوتا ہے۔

نکرہ پر اگر حرفِ نداء داخل کیا جائے تو وہ بھی رفع پر مبنی ہوگا جیسے یَا رَجُلُ اس کو نکرہ مُعَیَّنہ کہتے ہیں۔

ترکیب | یَا حرفِ ندا قائم مقام اَدْعُوْا فعل کے۔ اَدْعُوْا فعل با فاعل زَیْدٌ مفعول بہٖ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اور یہی ترکیب یَا زَیْدَانِ ، یَا زَیْدُوْنَ ، یَا رَجُلٌ کی ہے۔

۲۔ مُنادٰی پر لامِ استغاثہ اگر داخل ہو تو اس وقت منادٰی مجرور ہوگا۔ جیسے یَا لَزَیْدٍ استغاثہ کے معنٰی فریاد چاہنے کے ہیں (جس سے مدد چاہی جاتی اس کو مُستغاث کہتے ہیں اور یہی منادٰی بھی ہوتا ہے) اور جس کے لیے چاہی جاتی، اس کو مُستغاث لَہٗ کہتے ہیں، منادٰی مُستغاث پر جو لام داخل ہوتا ہے اس لام پر زبر ہوتا ہے اور منادٰی مُستغاث پر جر ہوتا ہے اور مستغاث لَہٗ پر جو لام داخل ہوتا ہے اس پر زیر ہوتا ہے اور مُستغاث لَہٗ پر بھی زیر ہوتا ہے، جیسے یَا لَلْقَوْمِ لِلْمَظْلُوْمِ اس مثال میں قوم مستغاث ہے

اور مَظلُوم مُستغاث لہ ہے۔

۳۔ مُنادیٰ کے آخر میں اگر الف استغاثہ داخل ہو تو پھر اس مُنادیٰ پر زبر آئیگا، جیسے
یَا زَیدَاہُ (اے لوگو! زید کی مدد کرو)

۴۔ مُنادیٰ مضاف ہو یا مشابہ مضاف ہو یا نکرہ غیر معین ہو تو ان تینوں صُورتوں میں منادیٰ پر نصب آئے گا۔

مُشابہ مُضاف ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کے معنیٰ بغیر دوسرے اسم کے ملائے نہ سمجھ میں آئیں جس طرح مُضاف کے ساتھ مُضاف الیہ کے ملانے کی ضرورت ہوتی ہے نکرہ غیر معین کا مَطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی غیر مُعین شخص کو بغیر دیکھے پکارے کیونکہ یہ دیکھ کر اگر کسی کو پکارے گا اس وقت وہ نکرہ مُعین ہو جائے گا۔ مثلاً کسی آدمی کو دیکھ کر کوئی شخص یَا رَجُلُ کہے تو یہ رَجُلُ محض نکرہ نہ رہے گا۔ بلکہ معین ہو جائے گا۔ اس کو نکرہ مُعین کہتے ہیں اور یہ رفع پر مبنی ہوتا ہے اور غیر مُعین ہونے کی صُورت میں یَا رجُلاً کہیں گے۔

ان تینوں صُورتوں کی مثالیں ترتیب وار لکھی جاتی ہیں :۔

(۱) یَا عَبدَ اللہِ (اس میں مُنادیٰ مُضاف ہے)

ترکیب | یَا حرفِ ندا قائم مقام اَدعُوا فعل کے اَدعُوا فعل با فاعل عَبدَ مُضاف لفظ اَللہ مُضاف الیہ۔ مُضاف اپنے مُضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا اَدعُوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ صُورۃً اور معنیً انشائیہ ہوا۔

(۲) یَا طَالِعًا جبلًا (اے پہاڑ پر چڑھنے والے) اس مثال میں منادیٰ مشابہ مُضاف ہے

ترکیب | یَا حرف ندا، قائم مقام اَدعُوا فعل کے اَدعُوا فعل با فاعل طَالِعًا شبہ فعل جَبَلًا اس کا مفعول۔ شبہ فعل اپنے مفعول سے مل کر مفعول ہوا

اُدْعُوْا فعل کا۔

(۳) یَا رَجُلًا اس میں مُنادیٰ نکرہ غیر معیّن ہے۔

ترکیب | یا حرفِ ندا۔ قائم مقام اُدْعُوْا فعل کے۔ رَجُلًا مفعول بہٖ اُدْعُوْا فعل با فاعل اپنے مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صُورۃً اور معنیً انشائیہ ہوا۔

۵۔ مُنادیٰ پر اگر الف لام داخل ہو جائے تو اس وقت حرف ندا۔ اور مُنادیٰ کے درمیان فصل کیا جائے گا۔ مُنادیٰ مذکّر ہو تو اَیُّھَا اور مؤنث ہو تو اَیَّتُھَا لایا جائیگا۔ جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ ، یَا اَیَّتُھَا الْمَرْاَۃُ ، یَا اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا لیکن یہ حکم مُنادیٰ مُفرد کا ہے۔ اگر تثنیہ یا جمع معرّف باللام ہوں تو پھر فصل لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ یَا اَیُّھَا الزَّیْدَانِ اور یَا اَیُّھَا الزَّیْدُوْنَ نہ کہا جائے گا۔

ترکیب | یا حرف ندا قائم مقام اُدْعُوْا فعل کے۔ اَیُّ مضاف ھَا مضاف الیہ، مُضاف اپنے مُضاف الیہ سے مل کر موصوف الرَّجُلُ صفت موصُوف اپنی صفت سے مل کر محلًّا مفعول بہٖ ہوا۔ اُدْعُوْا فعل کا۔ اُدْعُوْا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صُورۃً اور معنیً انشائیہ ہوا۔

یہی ترکیب یَا اَیَّتُھَا الْمَرْاَۃُ کی کیجیے

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا۔ النَّاسُ تک کی ترکیب اسی طرح کیجیے۔

اُعْبُدُوْا فعل با فاعل مل کر جُملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تَرْخِیْمِ مُنَادٰی

۶۔ مُنادیٰ کے آخر کے حرف کو تخفیف کی وجہ سے کبھی حذف کر دیتے ہیں اس کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے مُنادیٰ کو مُرَخَّم کہتے ہیں جیسے یَا مَالُ سے یَا مَالِکُ

اور یَا مَنْصُوْرُ سے یَا مَنْصُ

مُنادٰی مُرَخَّم میں ترخیم کے بعد آخر میں جو حرف ہے، اس پر ضمہ پڑھنا بھی جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ ترخیم سے پہلے اس حرف پر جو حرکت تھی، وہی باقی رکھی جائے چنانچہ یَا مَالِكُ میں ترخیم کے بعد یَا مَالُ بالضَّمِّ اور یَا مَالِ بالکسرِ بھی جائز ہے۔

۷۔ کبھی مُنادٰی کو قرینہ پائے جانے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے اَلَا یَا اُسْجُدُوْا یہاں لفظ قَوْمُ جو مُنادٰی ہے، حذف کر دیا گیا ہے قرینہ یہ ہے کہ حرف نداء فعل پر نہیں داخل ہوتا اور اس مثال میں یا حرف نداء کے بعد اُسْجُدُوْا فعل ہے۔

اِضمار علٰی شریطۃِ التفسیر

کبھی مفعول بہ کے فعل کو اس وجہ سے بھی حذف کر دیتے ہیں کہ مفعول بہ کے بعد ایسا فعل ہوتا ہے جو اس فعل محذوف کی تفسیر کرتا ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ جو فعل تفسیر کر رہا ہے وہ مفعول بہ پر کسی مانع کی وجہ سے عمل نہ کر رہا ہو، جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ اس کی اصل ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ ہے زَیْدًا سے پہلے جو فعل ضَرَبْتُ ہے اس کو اس وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے کہ ثانی ضَرَبْتُ جو زید کے بعد ہے وہ اس کی تفسیر کر رہا ہے اور اس پر عمل اس وجہ سے نہیں کر رہا ہے کہ زیدؑ کی طرف جو ضمیر غائب کی لوٹ رہی ہے۔ اس پر اس نے عمل کر لیا ہے اس کا تفصیلی بیان آپ بڑی کتابوں میں پڑھیں گے۔ انشاء اللہ تعالٰی۔

سوالات

١۔ مفعول بہ کی تعریف اور اُس کی مثال بیان کیجیے۔

٢۔ مفعول بہ کے فعل کو کس وقت حذف کرنا جائز ہے اور کب واجب ہے امثلہ کو بیان کیجیے۔

٣۔ تحذیر کا کیا مطلب ہے اور اس میں فعل کا حذف کیوں واجب ہے مثال سے اس کی وضاحت کیجیے۔

٤۔ مُنادیٰ کی تعریف مع مثال بیان کر کے بتائیے کہ یہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

٥۔ منادیٰ کی سات صورتیں جو آپ نے پڑھی ہے ان کا حکم مع امثلہ بیان کیجیے۔

٦۔ منادیٰ مُستغاث کا کیا مطلب ہے اور اس وقت منادیٰ کا کیا حکم ہے؟

٧۔ مُستغاث اور مستغاث لہٗ کو مثال سے سمجھائیے۔

٨۔ مشابہ مضاف ہونے کا کیا مطلب ہے اور ایسے منادیٰ کا کیا حکم ہوتا ہے؟

٩۔ یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ ، یَا اَیَّتُھَا الْمَرْاَۃُ کس کی مثالیں ہیں اور اُن کی ترکیب نحوی کیا ہے؟

١٠۔ اَلَا یَا اُسْجُدُوْا کس کی مثال ہے؟

١١۔ ترخیم کی تعریف کیجیے اور بتائیے کہ ترخیم کے بعد مُنادیٰ کا کیا حکم ہے۔

١٢۔ امثلۂ ذیل میں ہر ایک کا ممثل لہٗ بتائیے اور ترکیب کیجیے۔

(١) یَا زَیْدُ (٢) یَا رَجُلُ (٣) یا صبیان لاتلعبا (٤) یَا مُسْلِمُوْنَ

(٥) یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ (٦) یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ

(٧) یَا بُنَیَّ ارْکَبْ مَعَنَا (٨) ھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ

(٩) یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ (١٠) اُعْبُدُوا اللّٰہَ (١١) اِجْتَھِدْ فِی الْعِبَادَۃِ

(۱۲) یَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا (۱۳) یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

(۱۴) وَنَادَوْا یَا مَالِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ

۱۳۔ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ عَلٰی شَرِیْطَةِ التَّفْسِیْرِ کا کیا مطلب ہے اس کی تعریف کیجیے اور مثال سے اس کی وضاحت کیجیے

۱۴۔ امثلۂ ذیل میں غور کر کے بتائیے کہ کس کی مثالیں ہیں۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا — وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا — اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا

۲۔ مفعول لہٗ

مفعول لہٗ ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کے حاصل کرنے کے لیئے کوئی کام کیا گیا ہو یا اُس کے پہلے سے موجود ہونے کی وجہ سے کوئی کام ہوا ہو۔ اوّل کی مثال ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا ہے، اس میں ضرب کا وقوع ادب حاصل کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ ثانی کی مثال قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا ہے (میں بیٹھا لڑائی سے بزدلی کی وجہ سے) اس مثال میں جُبْنٌ (بزدلی) پہلے سے موجود تھی، اس وجہ سے لڑائی میں جانے کی ہمت نہیں ہو سکی اور گھر میں بیٹھ رہا۔

ترکیب ضَرَبْتُ فعل با فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ تَادِیْبًا مفعول لہٗ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دوسری مثال میں جار مجرور فعل کے متعلق ہوگا۔ باقی بدستور مفعول لہٗ کا فاعل وہی ہوتا ہے جو اس کے عامل کا ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

سوالات

مفعول لہٗ کی تعریف مع مثال بیان کیجیے۔

۲۔ امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے۔

(۱) قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ (۲) ضَرَبَ التِّلْمِیْذُ تَادِیْبًا

(۳) نصحتکم تنبیہا

(۴) یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَھُمْ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ

۴۔ مفعول معہٗ

مفعول معہٗ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو اس واؤ کے بعد ہو، جو مصاحبت کے لیے ہوتا ہے اور مصاحبت فعل کے معمول کے ساتھ ہوتی ہے خواہ فعل لفظوں میں موجود ہو یا فعل کے معنیٰ پائے جاتے ہوں، اسی طرح معمول خواہ فاعل ہو خواہ مفعول، اس طرح سے چار صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ فعل لفظی ہو اور مصاحبت فاعل کے ساتھ ہو جیسے جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جبّوں کے ساتھ آئی) یعنے جب سردی آئی تو لوگوں نے سردی سے بچنے کے لئے جُبّے پہنے)

ترکیب جَآءَ فعل اَلْبَرْدُ فاعل واؤ بمعنیٰ مَعَ اَلْجُبَّاتِ مفعول معہٗ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ فعل لفظی ہو اور مصاحبت مفعول کے ساتھ ہو جیسے کَفَاكَ وَزَیْدًا دِرْهَمٌ (کافی ہے تجھ کو اور زید کو ایک درہم)

۳۔ فعل معنوی ہو اور مصاحبت فاعل کے ساتھ ہو جیسے مَالَكَ وَزَیْدًا (کیا کرتا ہے تو اور زید) ای مَا تَصْنَعُ اَنْتَ وَزَیْدًا

۴۔ فعل معنوی ہو اور مصاحبت مفعول کے ساتھ ہو جیسے حَسْبُكَ وَزَیْدًا دِرْهَمٌ ای کَفَاكَ مَعَ زَیْدٍ دِرْهَمٌ۔

سوالات

۱۔ مفعول مَعہٗ کی تعریف مَعَ مثال بیان کیجیے
۲۔ مُصاحبت کا کیا مطلب ہے اور اس کی کتنی صُورتیں ہیں مع مثال بیان کیجیے
۳۔ مفعول مَعہٗ کی چار صُورتیں کس اعتبار سے ہیں اور وہ کیا ہیں مَعَ مثال بیان کیجیے۔
۴۔ امثلۂ ذیل میں ہر ایک کا مُمثّل لہٗ بتایئے اور ترکیب کیجیے۔

اِستوی المَاءُ والخشبۃ ، مَاشَانُکَ وعَمْرًا۔ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَاءَکُمْ

مفعول فیہ

مفعُول فیہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے ہونے کا وقت ہو یا اس کی جگہ ہو، مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں

اور ظرف کی دو قسمیں ہیں (۱) مُبہم اور (۲) محدُود

۱۔ ظرف مُبہم | ایسے ظرف کو کہتے ہیں جس کی کوئی حد مُعیّن نہ ہو۔
۲۔ ظرف محدود | ظرف محدُود ایسے ظرف کو کہتے ہیں جس کی حد معیّن ہو، اس طرح سے ظرف کی چار قسمیں ہوئیں۔

(۱) ظرف زمان مبہم | جیسے دھر ، حین
(۲) ظرف زمان محدود | جیسے یَوْمٌ ، لیل ، شَھْرٌ ، سَنَۃ
(۳) ظرف مکان مبہم | جیسے امام ، خلف ، یمین ، شمال ، فوق ، تحت
(۴) ظرف مکان محدُود | جیسے اَلدَّارُ ، المسجد ، اَلْبَیْتُ

ظرف زمان خواہ مبہم ہو یا محدود۔ دونوں میں لفظ فِیْ پوشیدہ ہوتا ہے۔ جیسے صُمْتُ دَھْرًا ، سَافَرْتُ شَھْرًا

اور ظرف مکان مبہم میں فِیْ پوشیدہ ہوتا ہے اور ظرف مکان محدود میں فِیْ

لفظوں میں موجود ہوتا ہے جیسے جلست خَلْفَكَ ، قُمْتُ اَمَامَكَ ان میں فِی پوشیدہ ہے۔

اور جَلَسْتُ فِی الدَّار ، صَلَّيْتُ فِی الْمَسْجِدِ ان میں فِی لفظوں میں موجود ہے۔

ترکیب | جَلَسْتُ خَلْفَكَ ، جَلَسْتُ فعل بافاعل خَلْف، مُضاف كَ ضمیر مضاف الیہ، مُضاف ، مُضاف الیہ سے مل کر ظرف ہوا جلست کا۔ جلست فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یہی ترکیب قُمْتُ اَمَامَكَ کی ہے۔

جَلَسْتُ فِی الدَّارِ۔ جَلَسْتُ فعل بافاعل فی حرفِ جار الدَّارُ مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا۔ جَلَسْتُ فعل کے ۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (یہی ترکیب صَلَّيْتُ فِی الْمَسْجِدِ کی ہے)

سوالات

۱۔ مفعول فیہ کی تعریف اور مثال بیان کیجیے

۲۔ ظرفِ مُبہم اور محدُود کا کیا مطلب ہے

۳۔ ظرف کی کتنی قسمیں ہیں اور اُن کا کیا حکم ہے، ہر ایک کی مثال بیان کیجیے۔

۴۔ ذیل کی مثالوں میں ظرف کی قسم متعین کیجیے اور ترکیب کیجیے

اِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَه وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا

حال

حال ایسے اسم کو کہتے ہیں جو صرف فاعل یا مفعول یا دونوں کی ایک ساتھ حالت بیان کرے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید اس حال میں آیا کہ سوار تھا) اس میں زَیْدٌ فاعل ہے رَاکِبًا نے اس کی حالت ظاہر کی کہ سواری کی حالت میں آیا۔ جِئْتُ زَیْدًا نَائِمًا (میں زید کے پاس ایسی حالت میں آیا کہ وہ سو رہا تھا) اس میں زَیْدًا مفعول بہ ہے اور نَائِمًا نے اس کی یہ حالت ظاہر کی کہ متکلم کے آنے کے وقت سو رہا تھا۔ کَلَّمْتُ زَیْدًا جَالِسَیْنِ (میں نے زید سے اس حالت میں بات کی کہ ہم دونوں بیٹھے ہوتے تھے) اس میں جَالِسَیْنِ حال ہے جس سے کَلَّمْتُ کے فاعل اَنَا ضمیر متکلم اور زَیْدًا مفعول بہ دونوں کی حالت معلوم ہوئی، کہ بات کرنے کی حالت میں متکلم اور زید بیٹھے ہوتے تھے۔

ترکیب | جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ جَاءَ فعل زَیْدٌ ذوالحال رَاکِبًا حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب | جِئْتُ زَیْدًا نَائِمًا۔ جِئْتُ فعل با فاعل زَیْدًا ذوالحال نَائِمًا حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ جِئْتُ فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب | کَلَّمْتُ زَیْدًا جَالِسَیْنِ، کَلَّمْتُ فعل اَنَا ضمیر متکلم فاعل ذوالحال اول زَیْدًا مفعول بہ ذوالحال ثانی جَالِسَیْنِ دونوں سے حال۔ دونوں ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل اور مفعول بہ ہوئے، کَلَّمْتُ فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جس فاعل اور مفعول سے حال واقع ہوتا ہے اس کو ذوالحال کہتے ہیں اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے اور حال نکرہ ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے ظاہر ہے کہیں ذوالحال نکرہ ہوتا ہے، ایسی حالت میں حال کو ذوالحال پر مُقدّم کریں گے۔ جیسے

جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ

ترکیب | جَاءَ فعل، نون وقایہ یائے ضمیر متکلم مفعول بہ، رَاکِبًا حال مقدم رَجُلٌ ذوالحال مؤخر۔ ذوالحال اپنے حال مقدم سے مِل کر جَاءَ کا فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مِل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حال کبھی معرفہ ہوتا ہے اس وقت اس کو نکرہ کی تاویل میں کرلیا جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ وَحْدَهٗ (مَیں نے اسکو تنہا مارا) اس مثال میں وَحْدَهٗ ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے اور ترکیب میں حال واقع ہے اس لیے اس کو منفردًا کے معنیٰ میں کرلیا گیا جو کہ نکرہ ہے کبھی مضاف الیہ بھی ذوالحال واقع ہوجاتا ہے، جیسے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا اسمیں مَیْتًا حال ہے اَخِیْهِ کی ضمیر سے جو کہ مضاف الیہ ہے، لیکن مضاف الیہ سے حال واقع ہونے کے کچھ شرائط ہیں، جن کو آپ بڑی کتابوں میں پڑھیں گے۔ (انشاءاللہ)

اصل حال میں تو یہ ہے کہ مُفرد ہو، لیکن کبھی جملہ خبریہ بھی حال واقع ہوجاتا ہے اور چونکہ جُملہ مستقل ہوتا ہے، ماقبل اور مابعد کا مُحتاج نہیں۔ اس لیے ایسی صُورت میں ذوالحال سے ربط پیدا کرنے کے لیے جُملہ کے اندر کبھی ضمیر ہوتی ہے جو ذوالحال کی طرف راجع ہوتی ہے کبھی واؤ لایا جاتا ہے کبھی ضمیر اور واؤ دونوں کو لایا جاتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ اگر حال جملہ اسمیہ خبریہ ہو تو ربط کے لیے واؤ اور ضمیر دونوں لائیں گے، جیسے جِئْتُ وَاَنَا رَاکِبٌ ، جِئْتُ وَاَنْتَ رَاکِبٌ ، جَاءَ زَیْدٌ

وَهُوَ رَاكِبٌ

ترکیب جِئْتُ وَاَنَا رَاكِبٌ - جِئْتُ فعل ضمیر اَنَا جو اس میں پوشیدہ ہے ذوالحال، واؤ حالیہ اَنَا مُبتدا رَاكِبٌ خبر، مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا۔ جِئْتُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(اور باقی دو مثالوں کی ترکیب اسی طرح کیجیے۔)

اور یہ بھی جائز ہے کہ صرف واؤ پر اکتفا کیا جائے، ضمیر نہ لائی جاتے جیسے کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ (حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے نبی ہونے کا فیصلہ اس وقت ہو چکا تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے اندر تھے) یعنی اُن کا پُتلا بھی نہ تیار ہوا تھا، اس میں کُنْتُ میں اَنَا ضمیر ذوالحال ہے اور آدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ حال ہے اور ربط کے لیے صرف واؤ لایا گیا ہے۔

بعض نحویوں نے صرف ضمیر کے ذریعے ربط پیدا کرنے کو کافی سمجھا ہے، لیکن یہ ضعیف ہے۔

۲۔ اگر حال مضارع مثبت ہو تو ربط کے لیے صرف ضمیر کافی ہے، جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ یَضْرِبُ

ترکیب جَآءَنِیْ زَیْدٌ یَضْرِبُ۔ جَآءَ فعل نون وقایہ یاء ضمیر متکلم مفعول بہ۔ زَیْدٌ ذوالحال۔ یَضْرِبُ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر جَآءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳۔ اگر حال مضارع منفی ہو یا ماضی مثبت یا ماضی منفی ہو تو ان تینوں میں تین صورتیں جائز ہیں:۔

۱۔ ربط کے لیے واؤ اور ضمیر دونوں لائے جائیں۔

۲۔ صرف ضمیر لائی جائے۔ اور

۳۔ صرف واؤ لایا جائے۔

ہر ایک کی مثال ترتیب وار لکھی جاتی ہے۔

۱۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَمَا یَتَکَلَّمُ غُلَامُہٗ

اس میں مضارع منفی حال واقع ہے اور ربط کے لیے واؤ اور ضمیر دونوں لاتے گئے ہیں۔

۲۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ مَا یَتَکَلَّمُ غُلَامُہٗ

اس میں مُضارع منفی حال واقع ہے اور ربط کے لیے صرف ضمیر ہے۔

۳۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَمَا یَتَکَلَّمُ عَمْرٌو

اس میں مضارع منفی حال واقع ہے اور ربط کے لیتے صرف واؤ ہے۔

ترکیب | جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَمَا یَتَکَلَّمُ غُلَامُہٗ ،

جَاءَ فعل، نون وقایہ یاءِ ضمیر متکلم مفعول بہٖ زَیْدٌ ذوالحال واؤ حالیہ مَا یَتَکَلَّمُ فعل غُلَامُ مضاف ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا یَتَکَلَّمُ کا۔ یَتَکَلَّمُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریۃ ہوا۔

باقی دو مثالوں کی ترکیب اسی طرح کیجیے:۔

جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَقَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ

اس میں ماضی مثبت حال واقع ہے اور ربط کے لیے واؤ اور ضمیر دونوں لاتے گئے ہیں۔

جَاءَنِیْ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ

اس میں ماضی مثبت حال واقع ہے اور ربط کے لیے صرف ضمیر ہے۔
جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّقَدْ خَرَجَ عَمْرٌو
اس میں ماضی مثبت حال واقع ہے اور ربط کے لیے صرف واؤ ہے۔

ترکیب | جَآءَ زَیْدٌ وَّقَدْ خَرَجَ غُلَامُهٗ

جَآءَ فعل زَیْدٌ ذوالحال واؤ حالیہ قَدْ خَرَجَ فعل غُلَامُ مضاف ہٗ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل قَدْ خَرَجَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

باقی دو مثالوں کی ترکیب اسی طرح کیجیے۔

۱۔ جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَمَا خَرَجَ غُلَامُهٗ
اس میں ماضی منفی حال واقع ہے اور ربط کے لیے واؤ اور ضمیر دونوں موجود ہیں
۲۔ جَآءَنِیْ زَیْدٌ مَا خَرَجَ غُلَامُهٗ
اس میں ماضی منفی حال واقع ہے اور ربط کے لئے صرف ضمیر ہے۔
۳۔ جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّمَا خَرَجَ عَمْرٌو
اس میں ماضی منفی حال واقع ہے اور ربط کے لیے صرف واؤ ہے اس سے پہلے والی مثالوں کی ترکیب کے بعد ان مثالوں کی ترکیب آسان ہے۔

۴۔ اگر ماضی مثبت حال واقع ہو تو اس کے شروع میں لفظ قَدْ کا لانا ضروری ہے البتہ کبھی لفظوں میں ہوتا ہے اور کبھی پوشیدہ ہوتا ہے، جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ قَدْ رَکِبَ فَرَسَهٗ (میرے پاس زید اس حال میں آیا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا) اس میں قَدْ لفظوں میں موجود ہے۔ جَآءُوْکُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ (وہ تمہارے پاس اس حالت میں آئے کہ

اُن کے دل تنگ تھے) اس میں قَدْ پوشیدہ ہے اصل اس کی قَدْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ ہے

۵۔ حال کا عامل تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) فعل (۲) شبہ فعل یعنی جو عمل میں فعل کے مشابہ ہو، جیسے اسم فاعل اسم مفعول، صفت مُشبّہ

(۳) معنٰی فعل (جس میں فعل کے معنٰی پائے جاتے ہوں)

ابھی تک جتنی مثالیں آپ نے پڑھی ہیں، ان سب میں عامل فعل ہے، باقی دو کی مثالیں یہ ہیں زَیْدٌ فِی الدَّارِ قَائِمًا اس میں قَائِمًا حال ہے اور اس کا عامل شبہ فعل ہے یعنی ثَابِتٌ یا مَوْجُوْدٌ نکالا جائیگا۔ اصل عبارت یہ ہے زَیْدٌ ثَابِتٌ فِی الدَّارِ قَائِمًا

<u>ترکیب</u> زَیْدٌ مُبتدا۔ ثَابِتٌ شبہ فعل ضمیر اس میں ذوالحال فِیْ حرف جار۔ اَلدَّارِ مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ شبہ فعل کا۔ قَائِمًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا شبہ فعل کا۔ شبہ فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر مشابہ جملہ ہو کر زَیْدٌ مُبتدا کی خبر، مُبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هٰذَا زَیْدٌ قَائِمًا۔ اس میں قَائِمًا حال ہے اور اس کا عامل اشارہ کے معنٰی ہیں جو هٰذَا سے سمجھے جاتے ہیں۔

<u>ترکیب</u> هٰذَا زَیْدٌ قَائِمًا۔ هٰذَا اسم اشارہ مبتدا زَیْدٌ ذوالحال قَائِمًا حال۔ ذوالحال سے مل کر هٰذَا کی خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۶۔ حال کے عامل کو قرینہ کی وجہ سے کبھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کسی مُسافر

کے لیئے کہا جاتے رَاشِدًا مَّھْدِیًّا۔ اس میں عامل محذوف ہے اور وہ سِرْ صیغہ امر واحد مذکر حاضر معروف ہے، اصل عبارت یہ ہے سِرْ رَاشِدًا مَّھْدِیًّا۔

ترکیب | سِرْ فعل ضمیر اس میں اَنْتَ کی ذوالحال رَاشِدًا موصوف مَھْدِیًّا صفت، موصوف صفت سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر سِرْ کا فاعل۔ فعل امر اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات

۱۔ حال کی تعریف کے بعد بتایئے کہ اس کی کتنی صورتیں ہیں مع امثلہ بیان کیجیے

۲۔ حال نکرہ ہوتا ہے یا معرفہ

۳۔ ذوالحال اگر نکرہ ہو تو کیا حکم ہے۔

۴۔ حال اگر جملہ واقع ہو تو ذوالحال سے ربط پیدا کرنے کی کتنی صورتیں ہیں، تفصیل کے ساتھ حسب بیانِ مصنف بیان کیجیے۔

۵۔ ماضی مثبت اگر حال واقع ہو تو اس کے لیے کیا شرط ہے۔

۶۔ جَآءُوْکُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ کس کی مثال ہے۔

۷۔ ذیل کی مثالوں کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا مُمثل لہٗ بتایئے۔

(۱) قَرَأَ زَیْدٌ جَالِسًا (۲) جِئْتُ عَمْرًوا قَاعِدًا اَعْلٰی کُرْسِیِّہٖ

(۳) کَلَّمْتُ زَیْدًا قَاعِدَیْنِ (۴) جَآءَنِیْ مُسْرِعًا رَجُلٌ

(۵) جِئْتُ وَاَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ (۶) قَعَدَ زَیْدٌ یَتَحَدَّثُ

(۷) جَآءَنِیْ بَکْرٌ وَمَا یَعْلَمُ غُلَامُہٗ (۸) جَآءَ زَیْدٌ وَقَدْ خَرَجَ اِبْنُہٗ

(۹) یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا

(۱۰) وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

(۱۱) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (۱۲) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ

(۱۳) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (۱۴) جَاءَ زَيْدٌ وَقَدْ ذَهَبَ عَمْرٌو

(۱۵) وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ۔

مُمَیِّز

تمیز ایسے اسم نکرہ کو کہتے ہیں جو ابہام کو دُور کر دے اس کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) اسم مفرد سے ابہام کو دُور کر دے

(۲) نسبت سے ابہام کو دُور کر دے۔

پہلی قسم کی چار صُورتیں ہیں :۔

۱۔ عدد سے ابہام کو دُور کر دے، جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) اس میں اَحَدَ عَشَرَ کے اندر ابہام تھا۔ یہ نہ معلوم تھا کہ گیارہ کیا چیزیں ہیں) دِرْهَمًا نے ابہام کو دُور کر دیا۔ عدد کی تمیز کا مفصل بیان اسماءِ عدد میں آتے گا۔(

۲۔ کیل سے ابہام کو دُور کر دے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزًا بُرًّا (میرے پاس ایک قفیز گندم ہے) قَفِیْز ایک پیمانہ کا نام ہے جس سے چیزوں کو نلپتے ہیں۔ اس میں قَفِیْز کے اندر ابہام تھا۔ یہ نہ معلوم تھا کہ ایک قفیز کیا چیز ہے۔ بُرًّا نے اس ابہام کو دُور کر دیا۔

۳۔ وزن سے ابہام کو دُور کر دے جیسے عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس

ایک رطل زیتون کا تیل ہے) اس میں زَیتاً نے رِطلٌ کے ابہام کو دُور کردیا۔

۴۔ مساحت سے ابہام کو دُور کرے جیسے عِندِی شِبرٌ اَرضًا (میرے پاس ایک بالشت زمین ہے) اس میں شِبرٌ کے ابہام کو اَرضًا نے دُور کردیا ہے۔

جو تمیز نسبت سے ابہام کو دُور کرتی ہے اس کی بھی چار صورتیں ہیں۔

(۱) تمیز فاعل سے منقول ہو یعنے اصل میں فاعل ہو، بعد میں اس کو تمیز بنایا گیا ہو جیسے اِشتَعَلَ الرَّاسُ شَیبًا (مشتعل ہوا سر بڑھاپے کے اعتبار سے یعنے سر کے بال سفید ہونے لگے اور بڑھاپا آگیا) اسکی اصل اِشتَعَلَ شَیبُكَ الرَّاسَ ہے۔

(۲) تمیز مفعول سے منقول ہو جیسے حَصَدنَا الاَرضَ قَمحًا (ہم نے زمین کو کاٹا گندم کے اعتبار سے یعنی گندم کی کھیتی کاٹی) اس کی اصل حَصَدنَا قَمحَ الاَرضِ ہے۔

۳۔ تمیز مبتداء سے منقول ہو جیسے زَیدٌ اَکثَرُ مِنكَ مَالاً (زید تجھ سے زیادہ ہے مال کے اعتبار سے) اس کی اصل مَالُ زَیدٍ اَکثَرُ مِنكَ ہے۔ مَالُ مبتداء تھا، بعد میں اس کو تمیز کرلیا گیا ہے۔

(۴) تمیز کسی چیز سے منقول ہو جیسے لِلّٰہِ دَرُّهٗ فَارِسًا (اللہ ہی کے لیے اس کی خوبی ہے سوار ہونے کے اعتبار سے یعنی وہ سواری اچھی کرتا ہے۔

سوالات

۱۔ تمیز کی تعریف کے بعد اس کی اقسام کو بیان کیجیے۔

۲۔ اسم مُفرد سے ابہام کو دُور کرنے کی کتنی قسمیں ہیں مَع امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔ جو تمیز نسبت سے ابہام کو دُور کرتی ہے اس کی کتنی قسمیں ہیں مع امثلہ بیان کیجیے۔

۴۔ امثلہ ذیل کی ترکیب بیان کیجیے اور اُن میں سے ہر ایک کا ممثل لہٗ متعین کیجیے۔

(۱) رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (۲) بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا

(۳) ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا (۴) فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً

(۵) وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (۶) فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

مُسْتَثْنیٰ

مُسْتَثْنیٰ ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کو حروف استثناء کے ذریعے ماقبل کے حکم سے خارج کیا جاتے یعنے یہ بتایا جائے کہ اس سے پہلے جس اسم کے لیے جو حکم ثابت کیا گیا ہے، اس حکم سے یہ اسم خارج ہے اور جس اسم کو خارج کیا جاتا ہے اس کو مُستثنیٰ کہتے ہیں اور جس اسم کے حکم سے خارج کیا جاتا ہے اس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

مُستثنیٰ کی دو قسمیں۔ (۱) متصل اور (۲) منفصل جس کو منقطع بھی کہتے ہیں۔

۱۔ مستثنیٰ متصل ایسا مُستثنیٰ ہے جو استثناء سے پہلے ماقبل کے حکم میں داخل ہو، بعد میں حرف استثناء لاکر حکم سے خارج کیا گیا ہو یا یوں کہیے کہ جو مُستثنیٰ مُستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

۲۔ مستثنیٰ مُنقطع ایسا مُستثنیٰ ہے جو نہ استثناء سے پہلے مُستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثناء کے، یا یوں کہیے کہ جو مُستثنیٰ، مُستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا ، سَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ اِلَّا اِبْلِیْسَ

ترکیب | جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

جَآءَ فعل، نون وقایہ یا ضمیر متکلم مفعول بہ۔ اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثناء زَیْدًا مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر جَآءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مُستثنیٰ منقطع کی مثالوں کی ترکیب اسی طرح کیجیے۔

مُستثنیٰ منہ اگر مذکور نہ ہو تو اس کو مُستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں جیسے مَاجَآءَنِی اِلَّا زَیْدٌ اور اگر مُستثنیٰ منہ مذکور ہو تو اس کو غیر مفرغ کہتے ہیں جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

جس کلام میں استثناء ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) موجب (۲) غیر موجب

۱۔ **مُوجب** | وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی، استفہام نہ ہو جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

۲۔ **غیر مُوجب** | وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی، استفہام ہو، جیسے مَاجَآءَنِی اِلَّا زَیْدٌ

مُستثنیٰ کے اقسام اعراب کے اعتبار سے

مستثنیٰ پانچ صُورتوں میں منصُوب ہوتا ہے:۔

۱۔ مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

۲۔ کلام غیر مُوجب میں مستثنیٰ مقدم ہو مستثنیٰ مِنہُ پر جیسے مَاجَآءَنِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ۔

۳۔ مُستثنیٰ منقطع ہو، یہ بغیر کسی قید کے ہمیشہ منصُوب ہوتا ہے، جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ اِلَّا اِبْلِیْسَ۔

۴۔ مُستثنیٰ مَاعَدَا کے بعد ہو، یہ بھی ہمیشہ منصُوب ہوتا ہے، جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ مَاعَدَا زَیْدًا

۵۔ مستثنیٰ بعد خلا و عدا کے واقع ہو تو یہ اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا و عَدَا زَیْدًا۔

۶۔ اگر مستثنیٰ بعد اِلَّا کلام موجب میں واقع ہو اور اس کا مُستثنیٰ منہ مذکور ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں

(۱) اس کو بطور استثناء کے منصوب پڑھا جاتے جیسے مَا جَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو ماقبل سے بدل قرار دیا جاتے یعنی جو اعراب مستثنیٰ کے پہلے والے اسم پر ہو۔ وہی اعراب اسکے بعد والے اسم کو دیا جاتا ہے، جیسے مَا جَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ، مَا ضَرَبْتُ اَحَدًا اِلَّا زَیْدًا، مَا مَرَرْتُ بِاَحَدٍ اِلَّا زَیْدٍ۔

۷۔ اگر مستثنیٰ بعد اِلَّا کے کلام موجب میں واقع ہو اور اس کا مُستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنیٰ کا اعراب عامل کے تقاضے کے مطابق ہوگا جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ۔ اس مستثنیٰ پر رفع ہے کیونکہ اس کا عامل جَاءَ فعل مرفوع ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا اس میں مستثنیٰ پر نصب ہے کیونکہ اس کا عامل رَأَیْتُ مفعول ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ اس میں باء جارہ کی وجہ سے مستثنیٰ پر جر آیا ہے۔

۸۔ اگر مُستثنیٰ لفظ غیر، سِوٰی، سواء، حاشا کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوگا جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، سِوٰی زَیْدٍ، سِوَاءِ زَیْدٍ، حَاشَا زَیْدٍ

فائدہ ابھی آپ نے پڑھا ہے کہ لفظ غَیْرَ کے بعد مُستثنیٰ پر جر آتا ہے اب خود لفظ غَیْرَ کا اعراب لکھا جاتا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ تین صورتوں میں لفظ غَیْرَ پر نصب آئے گا۔

(۱) لفظ غَیْرَ کلام مُوجب میں واقع ہو اور اس کا مضاف الیہ جو اصل میں مُستثنیٰ ہے

وہ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ۔

۲۔ غَیْرَ کا مضاف الیہ مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ غَیْرَ اِبْلِیْسَ

۳۔ کلام غیر موجب میں لفظ غَیْرَ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے مَاجَاءَنِیْ غَیْرَ زَیْدٍ اِلْقَوْمِ

۴۔ اگر لفظ غَیْرَ کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو لفظ غَیْرَ پر نصب پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل سے بدل بھی قرار دے سکتے ہیں۔

جیسے مَاجَاءَنِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ وَغَیْرُ زَیْدٍ اس میں نصب استثناء کی بناء پر ہے اور رفع اَحَدٌ سے بدل واقع ہونے کی وجہ سے ہے

۵۔ لفظ غَیْرَ کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو عامل کے تقاضے کے مطابق لفظ غَیْرَ پر اعراب آئے گا۔ جیسے مَاجَاءَنِیْ غَیْرُ زَیْدٍ ، مَا رَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ ، مَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔

ان پانچوں صورتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ لفظ غَیْرَ پر وہ اعراب ہوتا ہے جو مستثنیٰ بالّا کا ہوتا ہے۔

فائدہ لفظ غیر کی اصل وضع تو یہ ہے کہ صفت کے لئے ہو مگر کبھی کبھی استثناء کے لیے مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے، اسی طرح لفظ اِلَّا استثناء کے لیے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی کبھی غَیْرَ کے معنیٰ میں صفت کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے لَوْکَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔

فائدہ لفظ سِوَا اور سَوَاءَ پر ظرف ہونے کی وجہ سے نصب آئے گا۔ لفظ حَاشَا مبنی ہے اس پر اعراب نہ آئے گا۔

سوالات

۱۔ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کا مطلب بتائیے

۲۔ مستثنیٰ کی قسمیں مع تعریف اور امثال کے بیان کیجیے۔

۳۔ مستثنیٰ مفرغ اور غیر مفرغ کلام موجب اور غیر موجب کا کیا مطلب ہے۔ مع مثالوں کے بیان کیجیے۔

۴۔ مستثنیٰ کے منصوب اور مجرور ہونے کی کتنی صورتیں ہیں۔

۵۔ وہ کون سی صورت ہے جس میں مستثنیٰ منصوب بھی ہوتا ہے اور ماقبل سے بدل قرار دینا بھی صحیح ہے۔

۶۔ مستثنیٰ میں عامل کے اعتبار سے اعراب کب آتا ہے۔

۷۔ لفظ غَیْرَ کا اعراب تفصیل کے ساتھ بیان کیجیے۔

۸۔ امثلۂ ذیل میں ہر ایک کا ممثل لہٗ متعین کیجیے۔

(۱) فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ اِلَّا اِبْلِيْسَ (۲) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

(۳) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (۴) فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ

(۵) مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ (۶) وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ

(۷) مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ۔

بقیہ منصوبات

(۱) مَا وَلَا مشابہ بِلَیْسَ کی خبر جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا

(۲) حروف مشبہ بہ فعل کا اسم جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وغیرہ

(۳) لائے نفی جنس کا اسم جیسے لَا رَجُلَ ظَرِیْفٌ

(۴) افعالِ ناقصہ کی خبر جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔

ان سب مثالوں کی ترکیب مرفوعات کے بیان میں گزر چکی ہے تفصیلی بیان بعد میں آئیگا۔

سوالات

۱۔ مَا وَلَا مشابہ بِلَیْسَ کی وجہ تسمیہ بیان کرنے کے بعد اُن کا عمل بتایئے؟

۲۔ حُرُوف مشبہ بہ فعل کس چیز میں فعل کے مُشابہ ہیں اور ان کا کیا عمل ہے؟

۳۔ لائے نفی جنس کا کیا مطلب ہے اور اس کا کیا عمل ہے؟

۴۔ افعالِ ناقصہ کتنے ہیں اور ان کا کیا عمل ہے۔

۵۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجئے اور ہر مثال کا ممثل لہٗ بتایئے:۔

(۱) مَا هُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ (۲) مَا هٰذَا بَشَرًا

(۳) اِنَّ لَدَیْنَا اَنْکَالًا (۴) اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ

(۴) وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

(۵) وَلَوْ تَرٰی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ (۶) وَكَانَ اللهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا

(۷) وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا۔

مَجرُورَات

مجرور ایسے اسم کو کہتے ہیں جس میں حرفِ جَر کی وجہ سے زیر آئے، جس اسم میں زیر ہو، اگر اس پر حرفِ جر لفظوں میں موجود ہو تو اُس کو مجرور کہتے ہیں۔ جیسے فِی الْمَسْجِدِ اور اگر حرفِ جر لفظوں میں موجود نہ ہو اور پوشیدہ ہو تو اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں، مُضاف الیہ سے پہلے جو اسم ہوتا ہے اس کو مُضاف کہتے ہیں جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ اس میں زید سے پہلے حرفِ جر لام پوشیدہ ہے، اصل میں غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا۔ چونکہ حرفِ جر لفظوں میں نہیں ہے، اس لیے عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مضاف الیہ پر جَر مضاف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حاصل یہ کہ اسم کے مجرور ہونے کی صرف دو۲ صورتیں ہیں:۔

۱۔ حرفِ جر کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

۲۔ مضاف کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

جو اسم مُضاف ہوگا وہ الف لام، نونِ تثنیہ، نونِ جمع اور نونِ تنوین سے خالی ہوگا۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، غُلَامَا زَیْدٍ، مُسْلِمُوْا مِصْرَ

اضافت کی دو قسمیں ہیں: (۱) اضافتِ معنوی (۲) اضافتِ لفظی

۱۔ اضافتِ مَعنوی وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مُضاف نہ ہو، صفت سے مُراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبّہ ہے اور معمول سے مُراد فاعل اور مفعول ہے۔

اضافتِ معنوی کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) اضافت بمعنیٰ مِنۡ (۲) اضافت بمعنیٰ فِیۡ

(۳) اضافت بمعنیٰ لَام

اگر مُضاف الیہ مُضاف کی جنس سے ہو، یعنے مُضاف اور غیر مضاف دونوں پر صَادق ہو یا یوں کہیے کہ مُضاف الیہ مضاف سے عام ہو تو یہ اضافت بمعنیٰ مِنۡ ہو گی جیسے خَاتِمُ فِضَّةٍ - اس میں فِضَّةٍ جو مضاف الیہ ہے - وہ مُضاف یعنے خَاتِم سے عام ہے اور اس کے لیے جنس ہے -

اگر مضاف الیہ مُضاف کے واسطے ظرف ہو تو اضافت بمعنیٰ فِیۡ ہو گی جیسے ضَرۡبُ الۡيَوۡمِ اس میں الیَوۡم مضاف الیہ ہے جو ضَرۡبُ مضاف کے واسطے ظرف ہے -

اور اگر مضاف الیہ نہ تو مضاف سے عام ہو اور نہ مضاف کے لیے ظرف ہو تو اضافت بمعنیٰ لام ہوتی ہے، جیسے غُلَامُ زَيۡدٍ - اس میں زید مضاف الیہ نہ تو غُلَامُ مضاف سے عام ہے اور نہ اُس کے لیے ظرف ہے -

اضافت معنوی یا تو مضاف کے اندر تعریف کا فائدہ دیتی ہے یا تخصیص کا یعنی اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو مُضاف بھی معرفہ ہو جائیگا جیسے غُلَامُ زَيۡدٍ اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مُضاف میں تخصیص پیدا ہو جائے گی، یعنی خالص نکرہ نہ رہے گا -

۱- اضافت لفظی

وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول یعنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو جیسے

ضَارِبُ زَيۡدٍ - حَسَنُ الۡوَجۡهِ

اضافت لفظی صرف تخصیص کا فائدہ دیتی ہے، یعنی مضاف کو صرف تنوین سے خالی کر دیتی ہے، جیسے ان دونوں مثالوں میں ضَارِبٌ اور حَسَنٌ سے تنوین ساقط

ہوگئی ہے

اضافت لفظی میں مُضاف پر الف لام آسکتا ہے، جیسے زَیْدُنِ الضَّارِبُ الْغُلَامِ (زید غلام کا مارنے والا ہے) اس مثال میں اَلضَّارِبُ مضاف پر الف لام داخل ہے۔

فائدہ اضافت صفت کی موصوف کی طرف، یا اضافت موصوف کی صفت کی طرف، یہ دونوں قسم کی اضافت ناجائز ہے، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ موصوف ہے اور عَالِمٌ صفت ہے تو اگر زَیْدٌ کی اضافت عَالِمٌ کی طرف کریں اور زَیْدُ عَالِمٍ کہیں تو یہ ناجائز ہے۔

اسی طرح دو اسم جو ایک دوسرے کے مماثل اور مشابہ ہوں تو وہ بھی ایک دوسرے کی طرف مضاف نہیں ہو سکتے ہیں جیسے لَیْثٌ اور اَسَدٌ یہ دونوں شیر کے نام ہیں تو اگر لَیْثٌ کی اضافت اَسَدٌ کی طرف یا اَسَدٌ کی اضافت لَیْثٌ کی طرف کریں تو ناجائز ہے۔

سوالات

۱۔ مجرور کی تعریف کے بعد بتائیے کہ اس کی کتنی صورتیں ہیں۔

۲۔ مضاف کن چیزوں سے خالی ہوتا ہے۔

۳۔ اضافت معنوی کی تعریف اور اس کے اقسامِ ثلاثہ کی مثالیں بیان کرنے کے بعد اضافت معنوی کا فائدہ بیان کیجیے اور مثال سے توضیح کریں۔

۴۔ اضافت لفظی کس کو کہتے ہیں اور اُس کا کیا فائدہ ہے۔ مع مثال بیان کیجیے

۵۔ اضافت کی کون سی قسم ناجائز ہے؟

۶۔ لَیْثٌ کی اضافت اَسَدٌ کی طرف کیوں ناجائز ہے۔

۸۔ امثلہ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک مثال کا مثل لہٗ متعین کیجیے۔

(۱) تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ (۲) بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

(۳) هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ (۴) غَافِرِ الذَّنْبِ

(۵) شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۶) هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا

۸۔ اضافت لفظی اور معنوی کی پانچ پانچ مثالیں بیان کیجیے۔

توابع کا بیان

اب تک ایسے اسموں کا بیان تھا جن پر اعراب اصلی تھا یعنی ان کے اُوپر اُن کے عامل کا اثر بغیر کسی واسطے کے تھا۔ اب ایسے اسموں کا بیان ہے جن پر اعراب اصلی نہیں ہے بلکہ پہلے اسم کے تابع ہونے کی وجہ سے ہے۔

توابع ایسے اسم کو کہتے ہیں جس سے پہلے کوئی اسم ہو اور اُس اسم پر جو اعراب جس وجہ سے ہو، وہی اعراب اسی وجہ سے بعد والے اسم پر بھی ہو۔ اور توابع کی پانچ اقسام ہیں:۔

(۱) صفت (۲) تاکید

(۳) بدل (۴) عطف بیان

(۵) عطف بحرف

۱۔ **صفت** صفت ایسے تابع کو کہتے ہیں جو متبوع کی حالت کو بیان کرے یعنی اس کی اچھائی یا بُرائی کو ظاہر کرے یا متبوع کے متعلق کی حالت ظاہر کرے، اوّل کو صفت بحال موصوف اور دوسری کو صفت بحالِ متعلق موصوف کہتے ہیں۔

اوّل کی مثال: جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ اس میں رَجُلٌ موصوف عَالِمٌ صفت ہے۔ عَالِمٌ نے رَجُلٌ کی صفت کو بیان کیا کہ وہ عالم ہے اسی طرح جَاءَنِیْ رَجُلٌ تَارِكُ الصَّلٰوۃِ اس میں تَارِكُ الصَّلٰوۃِ صفت ہے جس نے رَجُلٌ کی حالت ظاہر کی ہے کہ وہ نماز چھوڑتا ہے۔

صفت کی دوسری قسم کی مثال جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ ہے اس میں عَالِمٌ صفت ہے لیکن اُس نے رَجُلٌ موصوف کی حالت نہیں ظاہر کی، بلکہ رَجُلٌ کے متعلق اَبُوْہُ کی حالت بیان کی ہے کہ وہ ایسا آدمی ہے کہ اس کا باپ عالم ہے۔

صفت کی پہلی قسم یعنی صفت بحالِ موصوف دس چیزوں میں اپنے متبوع کے تابع ہوتی ہے۔

(۱) تعریف	۲۔ تنکیر	۳۔ تذکیر	۴۔ تانیث
۵۔ اِفراد	۶۔ تثنیہ	۷۔ جمع	۸۔ رفع
۹۔ نصب	۱۰۔ جر		

ان میں سے چار چیزیں ایک وقت پائی جائیں گی، تعریف و تنکیر میں سے ایک، تذکیر و تانیث میں سے ایک، اِفراد، تثنیہ و جمع میں سے ایک رفع و نصب وجر میں سے ایک جیسے فِی الدَّارِ رَجُلٌ عَالِمٌ ،، رَجُلَانِ عَالِمَانِ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ ،، اِمْرَاَۃٌ عَالِمَۃٌ ،، اِمْرَاَتَانِ عَالِمَتَانِ ,نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ

ان مثالوں میں غور کیجیے کہ وہ کون سی چار چیزیں ہیں جن میں صفت موصوف کے مطابق ہے۔

صفت کی دوسری قسم یعنے صفت بحالِ متعلق موصوف پانچ چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔

تعریف، تنکیر، رفع، نصب، جر۔ ان میں سے دو ایک وقت میں پائی جائیں گی۔ باقی حالتوں میں یعنے تذکیر، تانیث، اِفراد، تثنیہ، جمع میں صفت فعل کے مُشابہ ہوتی ہے یعنی فعل کے جو حالات فاعل کے اعتبار سے ہوتے ہیں۔ صفت کے وہی حالات فاعل کے اعتبار سے ہوں گے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ فاعل اگر ظاہر ہو تو صفت کو ہمیشہ مُفرد لایا جائیگا خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع ہو، جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمٍ غُلَامُهٗ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ قَاعِدٍ غُلَامُهُمَا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ قَاعِدٍ غِلْمَانُهُمْ۔

۲۔ صفت کا فاعل اگر مُذکر ہو یا مؤنث حقیقی ہو۔ اور صفت اور اس کے فاعل کے درمیان فصل نہ ہو، تو صفت کو فاعل کے مطابق لایا جائیگا۔ اگر فاعل مذکر ہو تو صفت کو مذکر لایا جائے گا۔ اگر مؤنث حقیقی ہو تو صفت کو مؤنث لایا جائے گا۔ جیسے مَرَرْتُ بِامْرَأَةٍ قَائِمٍ اَبُوْهَا اس میں قَائِمٍ کا فاعل اَبُوْهُ مذکر ہے۔ اسی لیے قَائِمٍ کو مذکر لایا گیا، حالانکہ اس کا موصوف مؤنث ہے۔ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمَةٍ جَارِيَتُهٗ اس میں فاعل جَارِيَتُهٗ مؤنث ہے۔ اسی لیے صفت کو مؤنث لایا گیا، حالانکہ اس کا موصوف مذکر ہے۔

۳۔ اگر صفت کا فاعل مؤنث حقیقی ہو اور صفت اور اس کے فاعل کے درمیان فصل ہو تو صفت کو مذکر اور مؤنث دونوں لا سکتے ہیں۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِى الدَّارِ جَارِيَتُهٗ، قَائِمَةٍ فِى الدَّارِ جَارِيَتُهٗ۔

۴۔ اگر صفت کا فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو تو اس صورت میں بھی صفت کو مذکر اور مؤنث دونوں لا سکتے ہیں جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَعْمُوْرٍ دَارُهٗ یا مَعْمُوْرَةٍ دَارُهٗ (میں ایسے آدمی کے پاس سے گزرا کہ اس کا گھر آباد

تھا) اس میں فاعل یعنے لفظ دار مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے صفت مذکر اور مؤنث دونوں طرح لایا گیا ہے۔

فائدہ موصوف اگر معرّف باللام ہو تو اس کی صفت کی صرف دو صورتیں ہیں: (۱)

(۱) یا معرّف باللام ہوگی

(۲) یا معرّف باللام کی طرف بلا واسطہ یا بالواسطہ مضاف ہوگی جیسے جَاءَنِي الرَّجُلُ الْفَاضِلُ۔ اس میں صفت مُعرّف باللام ہے جَاءَنِي الرَّجُلُ صَاحِبُ الْفَرَسِ (میرے پاس ایسا آدمی آیا جو گھوڑے والا ہے) اس مثال میں صفت معرّف باللام کی طرف مضاف ہے۔

۳۔ جَاءَنِي الرَّجُلُ صَاحِبُ لِجَامِ الْفَرَسِ (میرے پاس ایسا آدمی آیا جو گھوڑے کی لگام والا ہے) یعنی اس کے پاس گھوڑے کی لگام ہے اس مثال میں صفت معرف باللام کی طرف مضاف ہونے والے کی طرف مضاف ہے۔

۴۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ موصوف معرف باللام کی صفت، اسم موصول واقع ہوتی ہے جیسے جَاءَنِي الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ عِنْدَكَ أَمْسِ۔ (میرے پاس ایسا آدمی آیا جو کل تیرے پاس موجود تھا) ایسے ہی موصوف اگر علم ہو تو بھی یہی تفصیل ہوگی۔

فائدہ ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے اور نہ صفت

فائدہ صفت کا فائدہ یہ ہے کہ موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت کی وجہ سے توضیح اس کی ہو جاتی ہے، جیسے زَيْدٌ الظَّرِيفُ۔ اور اگر موصوف نکرہ ہو تو اُس کے اندر تخصیص پیدا ہو جاتی ہے۔

جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صفت نہ موصوف کی توضیح کے لیے ہوتی ہے اور نہ تخصیص کے لئے بلکہ وہ موصوف کی ثنا یا ذم یا تاکید کے لیے ہوتی ہے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ

سوالات

۱۔ تابع کی تعریف اور اُس کے اقسام بیان کیجیے

۲۔ صفت کی تعریف اور اُس کے اقسام کو بیان کیجیے۔

۳۔ صفت بحالِ موصوف کا کیا مطلب ہے اور یہ اپنے متبوع کے کتنی چیزوں میں تابع ہوتی ہے۔

۴۔ صفت بحال متعلق موصوف کا کیا مطلب ہے اور یہ اپنے متبوع کے کتنی چیزوں میں تابع ہوتی ہے اور باقی میں کیا حکم ہے، تفصیل کے ساتھ حسب بیانِ مصنّف بیان کیجیے۔

۵ مندرجہ ذیل صورتوں کے احکام بیان کیجیے

(۱) صفت کا فاعل اسم ظاہر ہو

(۲) صفت کا فاعل اسم ظاہر ہو، صفت اور اس کے فاعل کے درمیان فصل نہ ہوا ہو۔

(۳) صفت کا فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو۔

(۴) موصوف اگر معرف باللام ہو تو اس کی صفت کیسی ہوگی۔

(۵) صفت کا فائدہ بیان کیجیے۔

۶۔ مندرجہ ذیل مثالوں کی ترکیب کیجیئے اور ہر ایک ممثل لہ بیان کیجیے۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲) فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ

(۳) نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ (۴) عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

(۵) رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

تاکید

تاکید ایسے تابع کو کہتے ہیں جو متبوع کی نسبت کو یا فعل کے تحت شامل ہونے کو اچھی طرح ثابت کر دے کہ سننے والے کو کسی قسم کا شک باقی نہ رہے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی اور (۲) معنوی

(۱) **تاکید لفظی** تاکید لفظی ایسی تاکید ہے جس میں لفظ مکرر لایا جاتا ہے جیسے جَآءَ زَيْدٌ زَيْدٌ

(۲) **تاکید معنوی** آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) نَفْسٌ (۲) عَيْنٌ (۳) كِلَا وَكِلْتَا (۴) كُلٌّ

(۵) اَجْمَعُ (۶) اَكْتَعُ (۷) اَبْتَعُ (۸) اَبْصَعُ

نَفْسٌ ، عَيْنٌ یہ دو لفظ واحد، تثنیہ، جمع تینوں کی تاکید کے لیے آتے ہیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ واحد مذکر اور واحد مؤنث کی تاکید میں ان دونوں کو واحد لایا جائیگا۔ البتہ ضمیروں میں فرق ہوگا۔ واحد مذکر میں ضمیر واحد مذکر اور واحد مؤنث میں ضمیر واحد مونث لائی جائے گی جیسے جَآءَنِیْ زَيْدٌ نَفْسُهٗ ، جَآءَتْنِیْ هِنْدٌ نَفْسُهَا

تثنیہ مذکر و مؤنث کی تاکید میں ان دونوں کو لایا جائیگا اور ان کے ساتھ تثنیہ کی

ضمیر لائی جائے گی، جیسے جَاءَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا ، جَاءَتْنِی الْھِنْدَانِ اَنْفُسُھُمَا

اس میں بعض نحویوں نے تثنیہ کا صیغہ بھی استعمال کیا ہے اور بجائے اَنْفُسُھُمَا کے نَفْسَاھُمَا کہتے ہیں، جمع کی تاکید میں ان دونوں کو جمع لایا جائیگا۔ اور جمع مذکر میں جمع مذکر کی ضمیر اور جمع مؤنث میں جمع مؤنث کی ضمیر لائی جائے گی جیسے جَاءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ ، جَاءَتْنِی الْھِنْدَاتُ اَنْفُسُھُنَّ

یہی سب مثالیں عَیْنٌ کی بھی ہوسکتی ہیں۔ بجائے نَفْسٌ اور اَنْفُسٌ کے عَیْنٌ اور اَعْیُنٌ کا لفظ استعمال کیا جائے گا۔

کِلَا تثنیہ مذکر کی تاکید کے لیئے ہے اور کِلْتَا تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لیے ہے، جیسے جَاءَنِی الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا ، جَاءَتْنِی الزَّیْدَانِ کِلْتَاھُمَا

کُلٌّ ، اَجْمَعُ ، اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ ، اَبْصَعُ واحد اور جمع کی تاکید کے لیئے آتے ہیں۔ لفظ کُلٌّ سے تاکید لانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس کی تاکید مقصود ہو اس کے مطابق لفظ کُلٌّ کے ساتھ ضمیر لائی جاتی ہے۔ لفظ کُلٌّ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا جیسے اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّہٗ ، اِشْتَرَیْتُ الْجَارِیَۃَ کُلَّھَا ، اِشْتَرَیْتُ الْعَبِیْدَ کُلَّھُمْ ، اِشْتَرَیْتُ الْجَوَارِیَ کُلَّھُنَّ

اَجْمَعُ ، اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ ، اَبْصَعُ کے ساتھ تاکید لانے میں ضمیر نہیں لائی جاتی بلکہ ان چاروں صیغوں میں تغیر واقع ہوتا ہے، جس اسم کی تاکید منظور ہو، اسی کے مطابق ان صیغوں کو لایا جاتے چنانچہ واحد مذکر کی تاکید میں ان کو واحد مذکر اور واحد مؤنث کی تاکید میں ان کو واحد مؤنث۔ اور جمع مذکر کی تاکید میں ان کو جمع مذکر اور جمع مؤنث کی تاکید میں ان کو جمع مؤنث لایا جائے گا۔

(۱) اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ اَجْمَعَ ، اَکْتَعَ ، اَبْتَعَ ، اَبْصَعَ۔

(۲) قَرَأْتُ الصَّحِیْفَۃَ جَمْعَاءَ ، کَتْعَاءَ ، بَتْعَاءَ ، بَصْعَاءَ

(۳) جَآءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَجْمَعُوْنَ ، اَکْتَعُوْنَ ، اَبْتَعُوْنَ ، اَبْصَعُوْنَ

(۴) قَرَأَتِ النِّسَاءَ جُمَعُ ، کُتَعُ ، بُتَعُ ، بُصَعُ

یہ یاد رکھیے کہ اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ ، اَبْصَعُ یہ تینوں اَجْمَعُ کے تابع ہیں یہی وجہ ہے کہ ان تینوں کا استعمال اَجْمَعُ کے ساتھ ہوگا۔ بغیر اَجْمَعُ کے نہ ہوگا، اسی طرح اَجْمَعُ پر اُن کو مقدم نہیں کر سکتے، اس کے بعد ہی ان کو لائیں گے۔

فائدہ کُلٌّ اور اَجْمَعُ کے ساتھ تاکید لانے میں یہ شرط ہے کہ جس کی تاکید لائی جاتے، اس کے اجزاء ہوں اور اُن اجزاء میں تفریق ہو سکتی ہو۔ خواہ یہ تفریق حسی ہو یعنی اُن اجزاء کی جُدائی دیکھنے میں آسکتی ہو یا تفریق حکمی ہو۔

تفریق حسی کی مثال جیسے اَکْرَمْتُ الْقَوْمَ کُلَّهُمْ (میں نے پوری قوم کی تعظیم کی) اس میں اَلْقَوْمَ مؤکد ہے جو بہت سے افراد پر مشتمل ہے اور ان افراد میں جُدائی ہو سکتی ہے۔

تفریق حکمی کی مثال جیسے اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّهٗ اس میں عَبْدٌ مؤکد ہے اور اس کے اجزاء میں جُدائی نہیں ہو سکتی لیکن خریدنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے کہ اس کا نصف یا چوتھائی حصہ خریدا جاتے، اس لیے کُلٌّ سے تاکید لانا درست ہے اور اگر جَآءَ الْعَبْدُ کُلُّهٗ کہیں تو درست نہیں کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ غلام کا نصف یا چوتھائی حصہ آتے بلکہ اگر غلام آئے گا تو پورے اجزاء کے ساتھ آتے گا۔ اَجْمَعُ کو بھی اسی طرح سمجھیے۔

فائدہ جس طرح اسم ظاہر کی تاکید لائی جاتی ہے، اسی طرح اسم ضمیر کی بھی تاکید لائی جاتی ہے اور اس کی تاکید میں بھی یہی الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن ضمیر مرفوع متصل کی تاکید نَفْسٌ اور عَیْنٌ

کے ساتھ اس وقت آئیگی، جب پہلے اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ لائی جائے جیسے ضَرَبْتَ اَنْتَ نَفْسُكَ۔ اس میں ضَرَبْتَ کے اندر جو اَنْتَ پوشیدہ ہے، وہ مؤکَّد ہے، اس کی تاکید نَفْسُ کے ساتھ لانے سے پہلے اَنْتَ ضمیر منفصل کے ساتھ تاکید لاتے ہیں۔

تاکید لفظی اور نَفْسُ اور عَیْنُ کے ذریعے تاکید معنوی سے نسبت کی یعنے فعل کی فاعل کی طرف اور فاعل کی فعل کی طرف نسبت کی تاکید ہوتی ہے اور تاکید معنوی کے باقی الفاظ شمول یعنے فعل کے تحت متبوع کے تمام افراد کے داخل ہونے کو بتاتے ہیں۔

سوالات

۱۔ تاکید کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کیجیے۔

۲۔ تاکید لفظی اور معنوی کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ نَفْسُ، عَیْنُ کے ساتھ کس کی تاکید لائی جاتی ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے مع امثلہ کے بیان کیجیے۔

۴۔ کُلٌّ، اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْصَعُ کس کی تاکید کے لیے آتے ہیں اور اُس کا کیا طریقہ ہے ہر ایک کی مثال بیان کیجیے۔

۵۔ کُلٌّ اور اَجْمَعُ کے ساتھ تاکید لانے کے لیے کیا شرط ہے؟

۶۔ اسمِ ضمیر کی تاکید آتی ہے یا نہیں؟

۷۔ ضمیر مرفوع متصل کی تاکید اگر نَفْسُ اور عَیْنُ کے ساتھ لائی جائے تو اس کے لیے کیا شرط ہے؟

۸۔ امثلہ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا مُمَثَّل لَہٗ بیان کیجیے۔

(۱) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۲) لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ
(۳) جَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا۔ (۴) اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا۔

بَدَل

بدل ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود ہی مقصود ہو، اُس کا متبُوع مقصود نہ ہو، بدَل کی چار قسمیں ہیں :۔

۱۔ بَدَلُ الکُل ۲۔ بَدَلُ البعض
۳۔ بَدَلُ الاشتمال ۴۔ بَدَلُ الغَلَط

۱۔ بَدَلُ الکُل

بدلُ الکُل ایسا بدل ہے کہ وہ اور اُس کا مبدل منہ دونوں کا مصداق ایک ہی ہو جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ، اِس میں زَیْدٌ اور اَخُوْكَ دونوں کا مصداق ایک ہی ہے۔ قَرَأْتُ الْكِتَابَ تَسْهِيْلَ النَّحْوِ (میں نے کتاب تسہیلُ النحو پڑھی) اِس میں کتاب اور تسہیلُ النحو، دونوں ایک ہی ہیں۔

بَدَلُ البعض

ایسا بدَل ہے جو اپنے متبُوع یعنے مبدل منہ کا جزء اور اُس کا ایک حِصّہ ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ (زید یعنی اُس کے سر پر مار آگیا) اِس میں زَیْدٌ مبدل منہ ہے اور رَأْسُهٗ بدل ہے اور رَأْسٌ، زَیْدٌ کا جزء ہے۔

بَدَلُ الِاشتمال

ایسا بدل ہے کہ اس کا اپنے مبدل منہ سے کچھ تعلق اور لگاؤ ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ

ثَوْبُہٗ (زید چھینا گیا یعنی اس کا کپڑا چھینا گیا) اس میں زَیْدٌ مبدل منہ اور ثَوْبُ بدل ہے اور ثوبُ کا زَیْدٌ سے تعلق ہے اسی طرح سُرِقَ عَمْرٌو مَالُہٗ کو سمجھیے۔

بدل الغلط ایسا بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے یعنی مبدل منہ کو غلطی سے ذکر کر دیا تھا۔ اب اس کی تلافی بدل لا کر کی جا رہی ہے، جیسے اِشْتَرَیْتُ فَرَسًا حِمَارًا (میں نے گھوڑا خریدا نہیں، بلکہ گدھا خریدا) اس میں حِمَارًا کو لا کر یہ بتانا مقصود ہے کہ فَرَسًا کو غلطی سے ذکر کر دیا تھا بلکہ گدھا خریدا ہے۔

فائدہ معرفہ اور نکرہ ہونے کے اعتبار سے مبدل منہ اور بدل کی چار اقسام ہیں:۔

۱۔ دونوں معرفہ ہوں جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ اس میں زَیْدٌ مبدل منہ اور اَخُوْكَ بدل ہے اور دونوں معرفہ ہیں۔

۲۔ دونوں نکرہ ہوں جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ غُلَامٌ لَّكَ (میرے پاس ایک مرد آیا جو تیرا غلام ہے)

۳۔ مبدل منہ نکرہ ہو اور بدل معرفہ ہو جیسے جَاءَنِیْ غُلَامٌ لَّكَ زَیْدٌ

۴۔ مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ غُلَامٌ لَّكَ

فائدہ اسم ظاہر اور ضمیر ہونے کے اعتبار سے بھی مبدل منہ اور بدل کی چار اقسام ہیں:۔

۱۔ دونوں اسم ظاہر ہوں جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ

۲۔ دونوں اسم ضمیر ہوں جیسے زَیْدٌ ضَرَبْتُہٗ اِیَّاہُ

۳۔ مبدل منہ اسم ظاہر ہو اور بدل ضمیر ہو جیسے اَخُوْكَ ضَرَبْتُ زَیْدًا اِیَّاہُ اس میں زَیْدًا مبدل منہ اور اِیَّاہُ ضمیر بدل ہے جو اَخُوْكَ کی طرف

راجع ہے۔

۴۔ مبدل منہ ضمیر ہو اور بدل اسم ظاہر ہو جیسے اَخُوْكَ ضَرَبْتُهٗ زَيْدًا
اس کی تفصیل بڑی کتابوں میں آئیگی۔

سوالات

۱۔ بدل کی تعریف اور اُس کے اقسام مع امثلہ بیان کیجیے۔

۲۔ معرفہ اور نکرہ ہونے کے اعتبار سے مبدل منہ اور بدل کی کتنی قسمیں ہیں
ان سب کی بھی مثالیں بیان کیجیے۔

۳۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا مُمَثّل لہٗ متعین کیجیے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ٥

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ۔

عَطف بحَرف

عَطف بحَرف ایسا تابع ہے جو حُروفِ عطف کے بعد آئے اور یہ بتائے کہ جو نسبت متبوع کی طرف ہو رہی ہے وہی نسبت تابع کی طرف بھی ہے اور نِسبت سے دونوں ہی مقصُود ہیں، متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں جیسے جَآءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو (زیدا ور عمرو دونوں آئے) اس میں جَآءَ کی نِسبت جس طرح زَیْدٌ کی طرف ہے اسی طرح عَمْرٌو کی طرف بھی ہے۔ اور حرُوفِ عطف دس ہیں :۔

وَاوْ ، فَاء ، ثُمَّ ، حَتّٰی ، اِمَّا ، اَوْ ، اَمْ

لَا ، بَلْ ، لٰکِنْ ،

فائدہ (۱) معطوف اپنے معطوف علیہ کے ساتھ حکم میں شریک ہوتا ہے یعنی جو احوال معطوف علیہ پر اس کی ذات کے اعتبار سے پیش آتے ہیں، وہی احوال معطوف پر بھی پیش آئیں گے۔

۲۔ ضمیر مَرفوع متصل پر اگر عطف کیا جاتے تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ پہلے اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ لائی جائے، بعد میں عطف کیا جاتے جیسے ضَرَبْتُ اَنَا وَزَیْدٌ اس میں ضَرَبْتُ کے اندر جو ضمیر متصل ہے اس پر زَیْدٌ کا عطف کیا گیا ہے لیکن اس سے پہلے اَنَا کے ساتھ اس کی تاکید لائی گئی ہے البتہ اگر ضمیر مَرفوع متصل اور اُس کے معطُوف کے درمیان فصل واقع ہو جائے تو پھر تاکید لانے کی ضرورت نہیں جیسے ضَرَبْتُ اَلْیَوْمَ وَزَیْدٌ اس میں اَلْیَوْمَ کا فصل آگیا ہے اس لئے تاکید نہیں لائی گئی۔

۴۔ ضمیر مجرور پر اگر عطف کیا جائے تو جار کا اعادہ ضروری ہے، یعنی اگر معطوف علیہ حرف جر کی وجہ سے مجرور ہو تو معطوف پر بھی وہی حرف جر داخل کیا جائے جیسے مَرَرْتُ بِكَ وَبِزَيْدٍ

اور اگر معطوف علیہ مضاف کی وجہ سے مجرور ہو تو معطوف میں بھی اس مضاف کا اعادہ کیا جائے گا جیسے اَلْمَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ زَيْدٍ اس میں یائے متکلم معطوف علیہ ہے اور زَیْدٌ معطوف ہے اور جس طرح معطوف علیہ لفظ بَیْنَ کی وجہ سے مجرور ہے، اسی طرح معطوف میں بھی دوبارہ بَیْنَ کو لایا گیا ہے جس کی وجہ سے معطوف میں بھی جر آ گیا ہے۔ ضمیریں سب مبنی ہیں اس لیے اُن پر اعراب باعتبار محل کے ہوگا۔ اس مثال میں بَيْنِيْ کی یائے ضمیر متکلم میں جر محلاً ہوگا۔

سوالات

۱۔ عطف بحرف کی تعریف کے بعد بتائیے کہ حروفِ عطف کتنے ہیں؟

۲۔ معطوف علیہ اور معطوف کا کیا حکم ہے؟

۳۔ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنے کے لیئے کیا شرط ہے؟

۴۔ ضمیر مجرور پر عطف کے لیئے کیا شرط ہے؟

۵۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا مُمَثَّل لہٗ متعین کیجیے:۔

(۱) وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ (۲) فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ

(۳) اُعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔

(۴) لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

(۵) وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ

عطف بیان

عطفِ بیان ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع کو واضح اور روشن کردے لیکن صفت نہ ہو، عطفِ بیان دو مشہور نا ؛ں میں سے ایک مشہور نام ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَبُو الْحَسَنَاتِ (زید آیا جو ابوالحسنات کے ساتھ مشہور ہے) اس میں زید عَلَم ہے اور ابُوالحسنات کنیت ہے ۔

سوالات

۱۔ عطفِ بیان کی تعریف اور اُس کی مثال بیان کیجیے۔

۲۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے۔

(۱) اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوحَفْصٍ عُمَرُ

(۲) جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبُوالْبَرَکَاتِ

(۳) قَرَأَ قَالُوْنُ عِیْسٰی (۴) اَوْکَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاکِیْنَ

مبنی

مبنی ایسا کلمہ ہے کہ عامل کے مختلف ہونے سے اُس کے آخر میں کوئی اختلاف نہ آئے، جاننا چاہیے کہ کلمہ کے اقسامِ ثلاثہ یعنی اسم، فعل، حرف میں سے تمام حُروف مبنی ہیں۔ افعال میں فعل ماضی اور امر حاضر معرُوف کے تمام صیغے مبنی ہیں ۔

مبنی کی ان تینوں قسموں کو مبنیُ الاصل کہتے ہیں۔

فعلِ مُضارع کے دو صیغے جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر مبنی ہوتے ہیں۔ البتہ اگر فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ یا نون تاکید خفیفہ آجائے تو پھر مضارع کے تمام صیغے مبنی ہو جاتے ہیں فعل اور حرف کا بیان بعد میں آئے گا۔

اسم کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ اسمِ متمکّن | اسم متمکّن کی تعریف اور اس کا مفصل بیان آپ نے پڑھ لیا اب اسم غیر متمکّن کا بیان کیا جاتا ہے۔

۲۔ اسمِ غیر متمکّن | ایسے اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے مشابہ ہو اور اس سے مناسبت رکھتا ہو

مبنی اصل کے ساتھ مشابہت کی مختلف صُورتیں ہیں :-

۱۔ اسم میں مبنی اصل کے معنٰی پائے جاتے ہوں جیسے اَیْنَ کہ اس میں ہمزہ استفہام کے معنٰی پائے جاتے ہیں جو کہ حرف ہے۔ ھَیْھَاتَ کہ اس میں بَعُدَ ماضی کے معنٰی پائے جاتے ہیں اور حرف، ماضی، اور امر حاضر معروف، یہ تینوں مبنی الاصل ہیں جیسا کہ اس سے پہلے آپ نے پڑھا ہے اس لیے جس اسم میں ان کے معنٰی پائے جائیں گے وہ بھی مبنی ہو جائیگا۔

۲۔ وہ اسم اپنے معنٰی پورا کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو جس طرح حرف محتاج ہوتا ہے جیسے اسمائے موصولہ کہ اُن کے معنٰی بغیر صلہ کے پورے نہیں ہوتے، اسی طرح اسمائے اشارہ کہ بغیر مشارٌ الیہ کے اُن کے معنٰی پورے نہیں ہوتے۔

۳۔ مبنی اصل کے موقع میں واقع ہو جیسے نَزَالِ کہ اِنْزِلْ امر حاضر معروف کی جگہ میں ہے۔

۴۔ وہ اسم ایسے اسم کی شکل میں ہو جو مبنی اصل کی جگہ میں واقع ہو جیسے فُجَارِ

اَلْفُجُوْرُ کے معنیٰ میں ہے اور فجار مبنی اصل کی جگہ میں تو نہیں واقع ہے لیکن نَزَالِ کے ہم شکل ہے جو اَنْزِلْ مبنی اصل کی جگہ میں واقع ہے۔

۵۔ وہ اسم ایسے اسم کی جگہ واقع ہو جو مبنی اصل کے مشابہ ہو جیسے منادیٰ مضموم، یہ کاف خطابیہ اسمیہ کی جگہ میں ہے اور کاف خطابیہ حرفیہ کے مشابہ ہے اور یہ مبنیُ الاصل ہے۔

۶۔ وہ مبنی اصل کی طرف مضاف ہو جیسے یَوْمَئِذٍ اس میں لفظ یَوْمَ یہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا ہے۔

بواسطہ اِذْ کے جملہ کی طرف مضاف ہے اور جملہ نحویوں کے نزدیک مبنیُ الاصل ہے۔

سوالات

۱۔ کلمہ کے اقسامِ ثلاثہ میں سے کون مبنی ہے

۲۔ اسم متمکن اور غیر متمکن کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔ مبنی اصل کیا کیا ہیں اور ان کے ساتھ مشابہت کی کتنی صورتیں ہیں تفصیل کے ساتھ مع امثلہ کے بتایئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل امثلہ میں مبنی کی تعیین کیجیے اور اس کی وجہ بتایئے نیز ہر مثال کی ترکیب بتایئے۔

(۱) فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ (۲) هٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

(۳) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۴) اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ

(۵) هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ٥

(۶) حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ

اسمِ غیر متمکّن کے اقسام

اسمِ غیر متمکِن کی آٹھ قسمیں ہیں :

(۱) ضمائر (۲) اسمائے اشارہ

(۳) اسمائے موصُولہ (۴) اسمائے افعال

(۵) اسمائے اَصوات (۶) اسمائے کنایات

(۷) مُرکّبات (۸) بعضِ ظروف

المُضمرات المُضمرات (ضمیریں) ضمیر ایسے اسم کو کہتے ہیں جو متکلّم یا مخاطب یا ایسے غائب کے لیے وضع کیا گیا ہو جس کا ذِکر پہلے آچکا ہو۔

مضمرات کی پانچ قِسمیں ہیں :۔

(۱) مَرفوع مُتّصل (۲) مرفوع منفصل

(۳) منصُوب متّصل (۴) منصُوب منفصل

(۵) مجرور مُتّصِل

ہر ایک کے چَودہ چَودہ صیغے ہیں، اس اعتبار سے ضمیر کی تعداد ستّر ہوئی۔

۱۔ **ضمیر مَرفوع متّصل** فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہوئی ہو۔

ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ

ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ ضَرَبَا

ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ

۲ **ضمیر مَرفوع منفصل** فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جُدا ہو۔

اَنَا نَحْنُ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ

اَنۡتُمَا اَنۡتُنَّ ھُوَ ھُمَا ھُمۡ ھِیَ ھُمَا ھُنَّ

تنبیہ | ضمیر مرفوع علاوہ فاعل کے دوسرے مرفوعات کے لئے بھی ہوتی ہے۔ طلبہ کی آسانی کے لیئے یہاں صرف فاعل کو ذکر کیا گیا ہے۔

۳۔ ضمیر منصوب متصل | مفعول کی وہ ضمیر جو اپنے عامل سے ملی ہو:۔

اس کی دو صورتیں ہیں؛ (۱) فعل کے ساتھ متصل ہو جیسے:۔

ضَرَبَنِیۡ ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمۡ

ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا

ضَرَبَهُمۡ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ

(۲) حرف کے ساتھ متصل ہو جیسے:۔

اِنَّنِیۡ اِنَّنَا اِنَّكَ اِنَّكُمَا اِنَّكُمۡ اِنَّكِ

اِنَّكُمَا اِنَّكُنَّ اِنَّهٗ اِنَّهُمَا اِنَّهُمۡ اِنَّهَا

اِنَّهُمَا اِنَّهُنَّ

۴۔ ضمیر منصوب منفصل | مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو، جیسے:

اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاكَ اِیَّاكُمَا اِیَّاكُمۡ

اِیَّاكِ اِیَّاكُمَا اِیَّاكُنَّ اِیَّاهُ اِیَّاهُمَا

اِیَّاهُمۡ اِیَّاهَا اِیَّاهُمَا اِیَّاهُنَّ

تنبیہ | ضمیر منصوب علاوہ مفعول کے، دوسرے منصوبات کے لیے بھی آتی ہے۔ یہاں بھی آسانی کے لیئے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا ہے۔

۵۔ ضمیر مجرور متصل | یہ دو طرح کی ہوتی ہے:۔

(۱) جس پر حرف جر داخل ہو۔

(۲) جس سے پہلے مُضاف ہو اَوّل کو ضمیر مجرور بحرف جر کہتے ہیں اور دوسری باضافت کہلاتی ہے۔

ضمیر مجرور بحرفِ جر:-

لِیْ لَنَا لَكَ لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ

لَهٗ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ

ضمیر مجرور باضافت

دَارِیْ دَارُنَا دَارُكَ دَارُكُمَا دَارُكُمْ دَارُكِ

دَارُكُمَا دَارُكُنَّ دَارُهٗ دَارُهُمَا دَارُهُمْ دَارُهَا دَارُهُمَا دَارُهُنَّ

کبھی جُملہ سے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے تو اگر وہ ضمیر مذکر کی ہو تو اس کو "ضمیرِ شان" کہتے ہیں اور اگر ضمیر مؤنث کی ہو تو اس کو "ضمیر قصّہ" کہتے ہیں، اس ضمیر کے بعد جو جُملہ ہوتا ہے وہ اس ضمیر کی تفسیر کرتا ہے جیسے اِنَّهٗ زَيْدٌ قَائِمٌ (بیشک شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے) اِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ (بے شک قِصّہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے)

ترکیب اِنَّهٗ زَيْدٌ قَائِمٌ

اِنَّ حرفِ مشبہ بہ فعل ہٗ ضمیر شان اِنَّ کا اسم زَيْدٌ مُبتداء قَائِمٌ خبر مُبتدا خبر سے مل کر جُملہ خبریہ ہو کر اِنَّ کی خبر۔ حرفِ مُشبہ بہ فعل اپنے اسم اور خبر سے مِل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا

اسی طرح اِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ کی ترکیب کیجیے:-

اور یہ ضمیرِ شان اور ضمیر قصہ، متصل مُستتر، متصل بارز، منفصل تینوں طرح کی ہوتی ہے اور یہاں پر ہر ایک کی مثال ترتیب وار لکھی جاتی ہے:-

۱۔ كَانَ زَيْدٌ قَائِمٌ : اس میں كَانَ کے اندر هُوَ ضمیر مُستتر ہے

جس کی تفسیر زَیْدٌ قَائِمٌ ہے۔

۲۔ اِنَّہٗ زَیْدٌ قَائِمٌ : اس میں اِنَّہٗ ضمیر متصل بارز ہے اور آگے والا جملہ اس کی تفسیر کر رہا ہے۔

۳۔ ھُوَ زَیْدٌ قَائِمٌ اس میں ھُوَ ضمیر منفصل ہے جس کی تفسیر آگے والا جملہ کر رہا ہے۔

ضمیر کی ان پانچوں قسموں میں سے صرف ضمیر مرفوع متصل مُستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے باقی چار قسمیں پوشیدہ نہیں ہوتیں۔

ضمیر مرفوع متصل کے پوشیدہ ہونے کے مواقع حسب ذیل ہیں :۔

(۱) ماضی کے دو صیغوں میں

(۱) واحد مذکر غائب میں جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ اس میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ ہے

(۲) واحد مؤنث غائب میں جیسے ھِنْدٌ ضَرَبَتْ اس میں ھِیَ ضمیر پوشیدہ ہے

۲۔ مُضارع کے پانچ صیغوں میں :۔

(۱) واحد مذکر اور مؤنث متکلم میں جیسے اَضْرِبُ اسمیں اَنَا پوشیدہ ہے۔

(۲) تثنیہ مذکر و مؤنث متکلم میں اور جمع مذکر و مؤنث متکلم میں جیسے نَضْرِبُ اسمیں نَحْنُ ضمیر پوشیدہ ہے۔

(۳) واحد مذکر حاضر میں جیسے تَضْرِبُ اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے۔

(۴) واحد مذکر غائب میں جیسے زَیْدٌ یَضْرِبُ اسمیں ھُوَ ضمیر پوشیدہ ہے۔

(۵) واحد مؤنث غائب میں جیسے ھِنْدٌ تَضْرِبُ اسمیں ھِیَ ضمیر پوشیدہ ہے۔

۳۔ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل کے تمام صیغوں میں یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث، سب صیغوں میں ضمیر پوشیدہ ہوگی، سب کی مثالیں لکھی جاتی ہیں۔ (۱) اسم فاعل زَیْدٌ ھُوَ ضَارِبٌ۔ اَلزَّیْدَانِ ھُمَا ضَارِبَانِ۔ اَلزَّیْدُوْنَ ھُمْ ضَارِبُوْنَ۔ اَلْھِنْدُ ھِیَ ضَارِبَۃٌ۔ اَلْھِنْدَانِ ھُمَا ضَارِبَتَانِ۔ اَلْھِنْدَاتُ ھُنَّ ضَارِبَاتٌ

اسمِ مفعول زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ ، اَلزَّیْدَانِ مَضْرُوْبَانِ
اَلزَّیْدُوْنَ مَضْرُوْبُوْنَ ، ہِنْدٌ مَضْرُوْبَۃٌ ، ہِنْدَانِ مَضْرُوْبَتَانِ
ہِنْدَاتٌ مَضْرُوْبَاتٌ

صفتِ مُشَبَّہ زَیْدٌ حَسَنٌ ، اَلزَّیْدَانِ حَسَنَانِ
اَلزَّیْدُوْنَ حَسَنُوْنَ ، ہِنْدٌ حَسَنَۃٌ ، ہِنْدَانِ حَسَنَتَانِ
ہِنْدَاتٌ حَسَنَاتٌ۔

اسمِ تفضیل زَیْدٌ اَفْضَلُ ، زَیْدَانِ اَفْضَلَانِ
زَیْدُوْنَ اَفْضَلُوْنَ ، ہِنْدٌ فُضْلٰی ، ہِنْدَانِ فُضْلَیَانِ ، ہِنْدَاتٌ
فُضْلَیَاتٌ وَ فُضَلٌ

سوالات

۱۔ اسمِ غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟
۲۔ ضمیر کی تعریف کیجیے اور اقسامِ خمسہ مع گردان سنا دیجیے :
۳۔ ضمیر مجرور کی کتنی صورتیں ہیں ؟
۴۔ ضمیرِ شان اور ضمیرِ قصّہ کا مطلب مع مثال بیان کیجیے
۵۔ امثلۂ ذیل کس کی مثالیں ہیں ان سب کی ترکیب بھی کیجیے :۔

کَانَ عَمْرٌو قَاعِدٌ ، اِنَّہٗ خَالِدٌ ذَاہِبٌ ہُوَ بَکْرٌ نَائِمٌ

۶۔ ضمیر مرفوع کے پوشیدہ ہونے کے مواقع کیا ہیں، تفصیل کے ساتھ بیان کیجیے :
۷۔ امثلۂ ذیل میں ہر ایک کا ممثّل لہ بیان کیجیے اور ہر ایک کی ترکیب بیان کیجیے

(۱) عَمْرٌو ذَاہِبٌ (۲) ہِنْدٌ نَائِمَۃٌ
(۳) اَلزَّیْدَانِ مَنْصُوْرَانِ (۴) اَلْہِنْدَاتُ مَنْصُوْرَاتٌ

(۵) اَلزَّیْدُوْنَ حَسَنُوْنَ (۶) اَلْهِنْدَاتُ حَسَنَاتٌ
(۷) اَلزَّیْدُوْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (۸) اَلْهِنْدَاتُ سُعْدَیَاتٌ

اسمائے اشارہ

اسمِ اشارہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو اُس چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو، جس کی طرف اشارہ کیا جاتے، اِسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں :-

کچھ اشارہ قریب کے لیتے اور کچھ اشارہ بعید کے لیے ہیں :-

اشارہ قریب کے لیے :-

هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذَیْنِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ
واحد مذکر	تثنیہ مذکر (حالت رفعی)	تثنیہ مذکر (حالت نصبی و جری)	واحد مونث	تثنیہ مونث حالت رفعی
هَاتَیْنِ تثنیہ مونث (حالت نصبی جری)	هٰؤُلَاءِ جمع مذکر و مونث			

اشارہ بعید کے لئے :

ذَالِکَ	ذَانِکَ	ذَیْنِکَ	تِلْکَ
واحد مذکر	تثنیہ مذکر (حالت رفعی)	تثنیہ مذکر (حالت نصبی و جری)	واحد مونث
تَانِکَ تثنیہ مونث (حالت رفعی)	تَیْنِکَ تثنیہ مونث (حالت نصبی و جری)	اُولٰٓئِکَ جمع مذکر و مونث	

سوالات

۱۔ اسمِ اشارہ کی تعریف کیجیے اور بتایئے کہ اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

۲۔ اسمِ اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لیے کون کون سے اسم وضع کیے گئے ہیں؟
۳۔ قرآن پاک سے ایسی دس مثالیں بیان کیجئے جن میں اسم اشارہ کا استعمال ہوا ہو۔

اسمائے موصولہ

اسم موصول ایسا اسم ہے جو جملہ کا پورا جزء بغیر صلہ کے نہیں ہوتا اور صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے جس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے۔
جیسے جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص جس کا باپ عالم ہے)

ترکیب | جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ

جَآءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول اَبُوْ مُضاف ہ ضمیر مُضاف الیہ مُضاف مُضاف الیہ سے مل کر مُبتدا۔ عَالِمٌ خبر۔ مُبتدا، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صِلہ ہوا، موصول اپنے صلے سے مل کر جَاءَ کا فاعل ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس میں صلہ اَبُوْہُ عَالِمٌ جملہ اسمیہ خبریہ ہے جس میں ہ ضمیر اَلَّذِیْ موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

۲۔ جَاءَ الَّذِیْ نَصَرَكَ (آیا وہ شخص جس نے تیری مدد کی)

جَاءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول نَصَرَ فعل ضمیر اس میں ھُوَ فاعل كَ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا صلہ موصول مل کر جَاءَ کا فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اس میں

نَصَرَكَ جملہ فعلیہ خبریہ ہے جس میں ضمیر فاعل کی اسمِ موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

اَسْمَائے مَوْصُوْلَہ

اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ (حالتِ رفعی)	اَللَّذَیْنِ (حالتِ نصبی و جری)	اَلَّذِیْنَ
واحد مذکر	تثنیہ مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر
اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ (حالتِ رفعی) / اَللَّتَیْنِ (حالتِ نصبی و جری)		اَللَّاتِیْ / اَللَّوَاتِیْ
واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث		جمع مؤنث

الف اور لام جو اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول میں آتا ہے وہ کبھی اسمِ موصول کے معنٰے میں آجاتا ہے، اس کا صلہ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول ہوتا ہے، اس وقت اسمِ فاعل ماضی معروف کے معنٰی میں ہوتا ہے اور اسمِ مفعول ماضی مجہول کے معنٰے ہوتا ہے جیسے اَلضَّارِبُ اَلَّذِیْ ضَرَبَ کے معنٰی میں ہے۔ اَلْمَضْرُوْبُ اَلَّذِیْ ضُرِبَ کے معنٰے میں ہے۔

اسی طرح لفظ مَا مَنْ اَیٌّ اَیَّۃٌ بھی اسمِ موصول ہیں اور اَلَّذِیْ کے معنٰی میں مستعمل ہوتے ہیں لیکن ان میں اَیٌّ اور اَیَّۃٌ یہ دونوں معرب ہیں اور ہمیشہ مضاف ہوتے ہیں بغیر اضافت کے ان کا استعمال نہیں ہوتا، یہ دونوں اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ موصول ہوتے ہیں اور اس کے بعد جو جملہ آتا ہے، وہ صلہ ہوتا ہے، جیسے اَیُّ رَجُلٍ ھُوَ اَخَذَ مَالَكَ (وہ کون آدمی ہے جس نے تیرا مال لیا ہے)

ترکیب اَیُّ رَجُلٍ ھُوَ اَخَذَ مَالَكَ

اَیُّ مضاف رَجُلٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصول، ھُوَ مبتداء اَخَذَ فعل، ضمیر ھُوَ اس میں فاعل مَالَ مضاف كَ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول ہوا اَخَذَ کا۔

اَخَذَ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مُبتدا کی خبر، مبتدا، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مُبتدا۔۔

لفظ ذُوْ قبیلہ بنی طئی کی زبان میں اَلَّذِیْ کے معنیٰ میں ہے جیسے جَاءَ ذُوْ ضَرَبَکَ اَیِ الَّذِیْ ضَرَبَکَ (آیا وہ شخص جس نے تجھ کو مارا)

ترکیب | جَاءَ ذُوْ ضَرَبَکَ

جَاءَ فعل ذُوْ اسم موصُول ضَرَبَکَ فعل با فاعل کَ مفعول فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، باقی ترکیب حسب سابق

سوالات

۱۔ اسم موصول کی تعریف کیجیے اور بتائیے کہ صِلہ کون سا جُملہ ہوتا ہے۔

۲۔ اسمائے موصُولہ کیا ہیں؟

۳۔ کون سا الف ولام اسم مَوصُول ہوتا ہے؟

۴۔ اَلنَّاصِرُ، اَلْمَنْصُوْرُ کا صلہ بتائیے؟

۵۔ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ مُعرب ہیں یا مبنی؟

۶۔ امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے:۔

(۱) اَلَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ (۲) هٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

(۳) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ

(۴) وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ (۵) مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ

اسمائے افعال

یہ ایسے اسم ہیں جن میں فعل کے معنیٰ پائے جائیں :۔

یہ دو قسم پر ہیں :۔

۱۔ ایسے اسماء جو امر حاضر کے معنیٰ میں ہوں جیسے رُوَیْدًا ، بَلْهَ یہ دونوں اَمْهِلْ (چھوڑ تو) کے معنیٰ میں ہیں۔ هَلُمَّ یہ دونوں اِئْتِ (آ تو) کے معنیٰ میں ہیں۔ دُوْنَكَ ، هَا یہ دونوں خُذْ (پکڑ تو) کے معنیٰ میں ہیں۔ عَلَيْكَ یہ اَلْزِمْ (لازم پکڑ تو) کے معنیٰ میں ہے اور اَمْهِلْ ، اِئْتِ ، خُذْ ، اَلْزِمْ یہ سب امر ہیں۔

۲۔ ایسے اسمائے افعال جو فعل ماضی کے معنیٰ میں ہوں جیسے هَيْهَاتَ بمعنٰے بَعُدَ (دور ہوا) شَتَّانَ بمعنٰے اِفْتَرَقَ (جدا ہوا) سَرْعَانَ بمعنیٰ سَرُعَ (جلدی کی)

سوالات

۱۔ اسمائے افعال کا کیا مطلب ہے ان کی کتنی قسمیں ہیں مع امثلہ بیان کیجیے۔

۲۔ اسمائے افعال کی دونوں قسموں کی پانچ پانچ مثالیں کتاب میں لکھی ہوئی مثالوں کے علاوہ بیان کیجیے۔

اسمائے اصوات

اسم صوت ایسا اسم ہے جس سے کسی قسم کی آواز نقل کی جائے، یعنے کوئی انسان اپنی زبان سے اس کو کسی کی آواز سے مشابہت حاصل کرنے کے لیے بولے یا اس سے چوپایوں کو آواز دی جائے۔

۱۔ اوّل کی مثال جیسے غاقِ (بکسر القافِ) کوے" کی آواز۔ مَاءِ (ہرن کی آواز

۲۔ ثانی کی مثال جیسے نَخِ (بفتح الخاءِ او بالکسر) (اونٹ بٹھانے کی آواز) شِیبِ (اونٹ کے پانی پلانے کے لیے)

سوالات

۱۔ اسمائے اصوات کی تعریف کیجیے اور اُن کی مثالیں بیان کیجیے :-

۲۔ اسمائے اصوات کی پانچ پانچ مثالیں اپنی طرف سے بیان کیجیے اگر آپ کو معلوم نہ ہو تو اُستاد سے معلوم کیجیے۔

اسمائے کنایات

یہ ایسے اسم ہیں جو کسی شئے معیّن پر صراحۃً دلالت نہ کریں بلکہ بطور ابہام کے دلالت کریں، کنایہ کبھی عدد سے ہوتا ہے اور کبھی بات چیت سے۔

عدد سے کنایہ کے لیے کَمْ اور کَذَا کو استعمال کیا جاتا ہے اور

بات چیت سے کنایہ کے لیئے کَیْتَ اور ذَیْتَ لاتے ہیں ۔

کَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) استفہامیہ (۲) اور خبریہ

(۱) کَمْ استفہامیہ سے کسی عَدد کے بارے میں سَوال کرنا مقصود ہوتا ہے۔

(۲) اور کَمْ خبریّہ سے کسی عَدد کی خبر دی جاتی ہے ۔

کَمْ استفہامیّہ کی تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے اور اُس پر نصب آتا ہے، جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں)

ترکیب | کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ

کَمْ مُمیّز رَجُلاً تمیز، مُمیّز تمیز سے مل کر مُبتداء عِنْدَ مُضاف كَ ضمیر مُضاف الیہ، مُضاف مُضاف الیہ سے مل کر ظرف ہوا۔ ثَبَتَ فعل محذُوف کا، ثَبَتَ فعل، ضمیر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریّہ ہوکر خبر ہوئی مُبتدا کی، مُبتدا۔ خبر سے مِل کر جُملہ اسمیّہ خبریّہ ہوا۔

کَمْ خبریّہ کی تمیز کبھی مُفرد ہوتی ہے اور کبھی جمع، لیکن دونوں صورتوں میں (خواہ مفرد ہو یا جمع) مطلب ایک ہی ہوتا ہے یعنے مُفرد اور جمع دونوں صُورتوں میں عَدد کی کثرت کو بیان کیاجاتا ہے کَمْ رَجُلٍ عِنْدِیْ اور کَمْ رِجَالٍ عِنْدِیْ دونوں کا مَطلب یہ ہے کہ میرے پاس بہُت مَرد ہیں۔

ترکیب | کَمْ رَجُلٍ عِنْدِیْ

کَمْ مُمیّز مُضاف رَجُلٍ تمیز مضاف الیہ ۔ مُضاف مُضاف الیہ سے مِل کر مبتداء عِنْدَ مُضاف یاء ضمیر متکلّم مُضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ سے مِل کر ظرف ہوا۔ ثَبَتَ فعل کا ۔ ثَبَتَ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مِل کر خبر۔ مُبتداء خبر سے مِل کر جُملہ اسمیّہ خبریّہ ہوا۔

یہی ترکیب کَمْ رِجَالٍ عِنْدِیْ کی ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مِنْ بیانیہ کو کَمْ استفہامیہ اور خبریہ کی تمیز پر داخل کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں دونوں کی تمیز مجرور ہوگی جیسے کَمْ مِّنْ رَجُلٍ ضَرَبْتَ (تو نے کتنے آدمیوں کو مارا ہے) اس میں کَمْ استفہامیہ ہے

وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا

(ترجمہ: بہت سی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا)

اس میں کَمْ خبریہ ہے۔

ترکیب | کَمْ مِّنْ رَجُلٍ ضَرَبْتَ

کَمْ مبتداء، مِنْ حرفِ جار رَجُلٍ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق مقدم ہوا۔

ضَرَبْتَ کا، ضَرَبْتَ فعل بافاعل اپنے متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صورۃً اور معنیً انشائیہ ہوا

اسی طرح کَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا کی ترکیب کیجیے:

البتہ اس میں چونکہ کَمْ خبریہ ہے اس لیئے یہ جملہ صورۃً اور معنیً دونوں اعتبار سے خبریہ ہوگا۔

کَمْ استفہامیہ اور خبریہ ہمیشہ شروع کلام میں واقع ہوتے ہیں اور ترکیب میں عامل کے اعتبار سے اِن پر رفع، نصب، جر آتا ہے لیکن تینوں حالتوں میں اُن پر اعراب محلی ہوگا، لفظوں میں کوئی حرکت نہ آئیگی۔

(اعراب محلی کی تفصیل ص۲۸ پر ملاحظہ ہو)

سوالات

۱۔ اسمائے کنایہ کی تعریف کیجیے۔

۲۔ عدد اور بات چیت سے کنایہ کے لیے کون کون سے الفاظ ہیں۔

۳۔ کَمْ اور کَذَا اور کَیْتَ وَ ذَیْتَ کا موضوع لہٗ کیا ہے؟

۴۔ کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ کی تمیز کیسی ہوتی ہے؟

۵۔ وُہ کون سی صُورت ہے جس میں کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ دونوں کی تمیز مجرور ہوتی ہے۔

۶۔ کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں اور اُن پر اعراب کیسا آتے گا۔

۷۔ امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے کہ اُن میں کَمْ کی کون سی قسم پائی جاتی ہے۔

(۱) كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

(۲) كَمْ اٰتَيْنَاهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ (۳) كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

مُرَکَّبَات

مُرکّب سے مُراد یہاں ایسا اسم ہے جو دو کلموں سے بنا ہو اور اُن کے درمیان کوئی نسبت نہ ہو اگر اس قسم کے مُرکّب میں دوسرا کلمہ کسی حرف کو متضمن ہو تو اس کو **مُرکّب بنائی** کہتے ہیں، اس کے دونوں جُزء فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے خَمْسَةَ عَشَرَ اصل میں خَمْسَةٌ وَّعَشَرَ تھا۔

اگر دوسرا جُزء کسی حرف کو متضمن نہ ہو تو اکثر لوگوں کا مذہب یہ ہے کہ پہلا جُزء تو فتحہ پر مبنی ہوگا اور دوسرا جُزء مُعرب غیر منصرف ہوگا یعنی اُس پر تنوین نہ آئے گی اور جر کی حالت میں بھی فتحہ ہوگا۔ جیسے بَعْلَبَكُّ

متضمن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اصلاً اس سے پہلے حرفِ عطف ہو جسے ترکیب میں حذف کر دیا گیا ہو، مرکب کا بیان شروع میں ہو چکا ہے۔ اس کو آپ صـ ۱۵ اور صـ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔

سوالات

۱۔ مُرکب سے یہاں کیا مُراد ہے؟

۲۔ مرکب بنائی کی تعریف اور اس کا حکم بیان کیجیے۔

۳۔ اَمثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور بتائیے کہ مرکب کی کون سی قسم پائی جاتی ہے۔

(۱) رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (۲) جَآءَنِیْ مَعْدِ یْکَرَبُ

ظُرُوف

جاننا چاہیے کہ تمام ظروف مَبنی نہیں ہوتے جتنے ظروف مبنی ہوتے ہیں اُن کو بیان کیا جاتا ہے، اُن میں بعض زمان پر دلالت کرتے ہیں اور بعض مکان پر۔

۱۔ ایسے ظروف جن کو اضافت سے قطع کر لیا جائے یعنی اُن کے مُضاف الیہ کو لفظوں سے حذف کر دیا جاتے لیکن نیّت میں رہے، ایسے ظروف کو غَایَات بھی کہتے ہیں جیسے قَبْلُ ، بَعْدُ ، فَوْقُ ، تَحْتُ اگر ان کا مُضاف الیہ لفظوں میں موجود ہو یا اس طرح حذف کر دیا جائے کہ نیّت میں بھی نہ ہو تو پھر یہ دونوں قسم کے ظروف مُعرب ہوں گے۔ قَبْل ، بَعْدُ کے حکم میں لَاغَیْرُ ، لَیْسَ ، غَیْرُ ، حَسْبُ بھی ہیں، یہ بھی مبنی ہوتے ہیں۔

۲- اِذْ یہ ماضی کے لیے ہے اگرچہ مُستقبل پر داخل ہو، اس کے بعد جُملہ اِسمیہ اور جُملہ فعلیہ دونوں آتے ہیں جیسے وَقَعَ ذَالِکَ الْاَمْرُ اِذْ زَیْدٌ قَائِمٌ یا اِذْ قَامَ زَیْدٌ (یہ بات اس وقت ہوئی جب زید کھڑا تھا)

۳- اِذَا یہ زمانہ مُستقبل پر دلالت کرنے کے لیے ہے اگر ماضی پر داخل ہو تو ماضی کے معنیٰ مستقبل کے ہو جائیں گے، جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ - یہاں ماضی مُستقبل کے معنیٰ میں ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے (جب اللہ کی مدد اور فتح آ جاتے)

اِذَا کے اندر شَرط کے معنیٰ پائے جاتے ہیں، اس لیے اس کے بعد جُملہ فعلیہ اکثر آتا ہے کیونکہ فعل کو شرط کے ساتھ مناسبت ہے لیکن چونکہ اِذَا شرط کے اندر اصل نہیں ہے اس لیے اس کے بعد جُملہ اسمیہ بھی آجاتا ہے، جیسے اٰتِیْکَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور اٰتِیْکَ اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَۃٌ (میں تیرے پاس آؤں گا جب سُورج طلوع ہو گا۔)

ترکیب | اٰتِیْکَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

اٰتِیْ صیغہ واحد متکلم فعل با فاعل کَ ضمیر مفعول بہٖ اِذَا حرفِ ظرف طَلَعَتْ فعل الشَّمْسُ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ظرف ہوا۔ اٰتِیْ فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ اور ظرف سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دوسرے جملہ کی ترکیب اس ترکیب کے بعد آسان ہے۔

کبھی اِذَا مفاجاۃ کے لیے آتا ہے، اس وقت بجائے جُملہ فعلیہ کے جملہ اسمیہ لایا جاتے گا۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا پس

اچانک درندہ کھڑا تھا) مُفاجاۃ کا مطلب ہے کہ اچانک کسی چیز کا سامنے آنا۔

ترکیب | خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ

خَرَجْتُ فعل با فاعل مِل کر جُملہ فِعلیہ فَا سببیہ یا زائدہ اِذَا مفاجاتیہ السَّبُعُ مبتداء وَاقِفٌ خبر مبتدا، خبر سے مِل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۔ مَتٰی یہ زَمان کے لیئے ہے خواہ زمانۂ ماضی ہو یا زمانۂ مستقبل یا کبھی استفہام کے لیئے آتا ہے خواہ بڑی شئی کو دَریافت کرنا ہو یا چھوٹی چیز کو، اور کبھی شرط کے لئے، جیسے مَتٰی تُسَافِرُ (تو کب سفر کرے گا) یہ استفہام کے لیے ہے اور مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ (جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا) یہ شرط کے لیے ہے۔

ترکیب | مَتٰی تُسَافِرُ

مَتٰی ظرف مقدم تُسَافِرُ فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف مقدم سے مِل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب | مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ

مَتٰی ظرف مقدم تَصُمْ فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف مقدم سے مِل کر شرط۔ اَصُمْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء سے مِل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۵۔ اَیَّانَ : یہ زمانہ مستقبل کے لیے ہے اور صرف بڑے درجہ کی چیزوں کو دَریافت کرنے کے لیے آتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (ترجمہ: قیامت کا دن کب ہوگا)

ترکیب | اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ

اَیَّانَ ظرف ہے ثَابِتٌ یا کَائِنٌ شبہ فعل کا، شبہ فعل اپنے

ظرف سے مِل کر خبر مقدم یَوْمُ الدِّیْنِ مُضاف، مُضاف الیہ سے مِل کر مُبتدا مؤخّر، مُبتدا، خبر سے مِل کر جملہ اسمیۃ خبریۃ ہوا۔

۶۔ مُذْ وَ مُنْذُ : یہ دونوں کبھی کام کی ابتدائی مدت بتانے کے لیے آتے ہیں، اس صُورت میں اُن کے بعد مُفرد معرفہ آتے گا جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (مَیں نے اُس کو جُمعہ کے دِن سے نہیں دیکھا) کبھی پوری مدت بتانے کے لیئے آتے ہیں، اس صُورت میں اُن کے بعد پوری مدت پر دلالت کرنے والا عدد ذکر کیا جائیگا۔ جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ (مَیں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا) یعنے میرے نہ دیکھنے کی پوری مدت دو یوم ہے۔

ترکیب | مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ

مَا رَاَیْتُ فعل بافاعل ۃٗ ضمیر مفعول بہٖ مُذْ حرف جر۔ یَوْمِ مضاف الْجُمُعَۃِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مِل کر مجرور، جار مجرور سے مِل کر مَا رَاَیْتُہٗ کے متعلق ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریۃ ہوا۔

مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ کی بھی ترکیب اسی طرح کیجیئے۔

۷۔ قَطُّ : یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے جیسے مَا ضَرَبْتُہٗ قَطُّ (مَیں نے اُس کو گزشتہ زمانے میں کبھی نہیں مارا)

ترکیب | مَا ضَرَبْتُ فعل بافاعل مؤکد ۃٗ ضمیر مفعول بہٖ۔ قَطُّ تاکید، فعل مؤکد اپنے فاعل اور مفعول بہٖ اور تاکید سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸۔ عَوْضُ : یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لیئے آتا ہے، جیسے لَآ اَضْرِبُہٗ عَوْضُ (مَیں اس کو ہرگز نہیں ماروں گا)

اس کی ترکیب بھی ترکیب مذکور کی طرح کیجیے :۔

۹۔ اَمْسِ : کل گزشتہ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَمْسِ (آیا میرے پاس زید کل گزشتہ) بعض نحویوں کے نزدیک اَمْسِ معرب ہے۔

ترکیب | ترکیب مثلِ سابق

۱۰۔ حَیْثُ : یہ ظرفِ مکان کے لیے ہے اکثر جُملہ کی طرف مُضاف ہوتا ہے خواہ جُملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ جیسے

(۱) اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ (بیٹھ تو جس جگہ زید بیٹھا ہوا ہے) اس میں حَیْثُ کی اضافت جملہ اسمیہ کی طرف ہے۔

(۲) اِجْلِسْ حَیْثُ جَلَسَ زَیْدٌ (بیٹھ تو جس جگہ زید بیٹھا ہے۔) اس میں حَیْثُ کی اضافت جُملہ فعلیہ کی طرف ہے۔

ترکیب | اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ

اِجْلِسْ فعل با فاعل حَیْثُ مضاف زَیْدٌ مبتدا جَالِسٌ خبر مبتدا خبر سے مِل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حَیْثُ کا مضاف الیہ ہوا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مِل کر ظرف ہوا۔ اِجْلِسْ فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مِل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(دوسری مثال کی ترکیب بھی اسی طرح کیجیے، فرق یہ ہے کہ اس میں مضاف الیہ جُملہ فعلیہ خبریہ ہے۔)

۱۱۔ اَیْنَ و اَنّٰی : یہ دونوں ظرف مکان کے لیے ہیں اور کبھی استفہام کے معنٰی میں آتے ہیں، کبھی شرط کے لیئے

استفہام کی صُورت میں ان کے بعد صرف ایک جُملہ آتا ہے جیسے اَیْنَ تَذْهَبُ (تو کہاں جائے گا)

اَنّٰی تَقْعُدُ (تو کہاں بیٹھتا ہے) اور جب شرط کے معنٰی میں ہوں گے تو اس وقت اُن کے بعد دو جملے رہیں گے، ایک جُملہ شرط ہوگا اور دوسرا جزاء ہوگا جیسے اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔) اَنّٰی تَقُمْ اَقُمْ (جہاں تو کھڑا ہوگا میں بھی کھڑا ہوگا۔)

ترکیب | اَیْنَ تَذْهَبُ

اَیْنَ ظرفِ مقدّم تَذْهَبُ فعل کا۔ فعل با فاعل اپنے ظرف مقدّم سے مِل کر جُملہ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

اسی طرح اَنّٰی تَقْعُدُ کی ترکیب کیجیے۔

ترکیب | اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ

اَنّٰی ظرفِ مقدّم تَجْلِسْ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور ظرف مقدّم سے مِل کر جُملہ فعلیہ خبریّہ ہو کر شرط اِجْلِسْ فعل بافاعل جملہ ہو کر جزاء، شرط بجزاء سے مِل کر جُملہ شرطیہ ہوا۔

اسی طرح اَنّٰی تَقُمْ اَقُمْ کی ترکیب کیجیے

۱۲۔ لَدٰی، لَدُنْ یہ عِنْدَ کے معنٰی میں ہیں، جیسے اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ لَدُنْ زَیْدٍ (مال زید کے پاس ہے)

ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ لَدٰی اور لَدُنْ کا استعمال اس وقت ہوگا۔ جب وہ چیز جس کا تذکرہ ان سے پہلے ہوتا ہے۔ وہ اُس کے پاس موجود ہو جس پر یہ دونوں داخل ہوتے ہیں اور عِنْدَ کا استعمال عام ہے خواہ وہ شئ اس کے مدخول کے پاس ہو یا کسی اور جگہ ہو۔

ترکیب | اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ

اَلْمَالُ مبتدا لَدٰی مضاف زَیْدٍ مُضاف الیہ۔ مضاف مُضاف الیہ

سے مِل کر ظرف ہوا ثَابِتٌ کا۔ ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے ظرف سے مِل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مُبتداء خبر سے مِل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور اسی طرح اَلْمَالُ لَدُنْ زَیْدٍ کی ترکیب کیجیے :۔

۱۳۔ کَیْفَ : یہ حالت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے جیسے کَیْفَ اَنْتَ (تیرا کیا حال ہے ؟)

ترکیب | کَیْفَ أَنْتَ۔

کَیْفَ محلاً مرفوع خبر مقدم اَنْتَ مُبتدا۔ مؤخر، مُبتداء خبر سے مِل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ | (۱) جو ظرُوف مبنی نہیں ہیں اُن کی اضافت اگر جُملہ کی طرف یا لفظ اِذ کی طرف کی جائے تو اُن کو فتحہ پر مبنی پڑھنا جائز ہے، جیسے یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ، یَوْمَئِذٍ ، حِیْنَئِذٍ۔

(۲) قَبْلُ ، بَعْدُ ، تَحْتُ ، فَوْقُ ، قُدَّامُ ، خَلْفُ ، قَطُّ ، حَیْثُ ، عَوْضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں اور اَیَّانَ ، کَیْفَ ، اَیْنَ فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں اور اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتا ہے باقی ظروف سکون پر مبنی ہوتے ہیں

سوالات

۱۔ ظروف مبنیہ کیا کیا ہیں ؟

۲۔ غایات کس قسم کے ظرف کو کہا جاتا ہے اور اُن کے مبنی ہونے کے لیے کیا کیا شرائط ہیں ؟

۳۔ اِذْ اور اِذَا کے استعمال میں کیا فرق ہے۔

۴۔ اِذَا مفاجاتیہ کا کیا مطلب ہے اور اُس کی کیا مثال ہے ؟

۵- اَیْنَ ، اَنّٰی ، مَتٰی ، مُذْ ، و مُنْذُ کا موضوع لہٗ کیا ہے مع مثال کے بیان کیجیے۔

۶- لَدٰی ، لَدُنْ اور عِنْدَ کے استعمال میں کیا فرق ہے، مثال سے اس کی توضیح کیجیے

۷- جو ظرف مبنی نہیں ہیں اُن کے مبنی ہونے کی کیا صورت ہے؟

۸- امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا ممثل لہٗ بتائیے؟

(۱) اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ (۲) نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُظْلِمُوْنَ

(۳) اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ (۴) اَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ

(۵) اِذْ قَالَ رَبُّکَ (۶) وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ

(۷) اِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ (۸) ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ۔

۹- وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی

مَعرِفہ اور نکرہ کا بیان

تعیین اور عدمِ تعیین کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) مَعرِفہ (۲) نکرہ

۱- مَعرِفہ ایسا اسم ہے جو کسی خاص اور مُعین چیز کے لیے بنایا گیا ہو اور اس کی سات قسمیں ہیں:-

۱- **ضمیریں** ضمیر ایسا اسم ہے جو کسی نام کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے، جیسے هُوَ ، اَنْتَ ، اَنَا ، نَحْنُ

۲۔ عَلَم | جو کسی خاص آدمی یا خاص شہر یا کسی خاص چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے خَالِد ، مکۃ ، زَمْزَم وغیرہ

۳۔ اِسمِ اشارہ | اسم اشارہ وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے ھٰذَا ، ذَالِكَ

۴۔ اسمائے موصولہ | اسم موصول ایسے اسم کو کہتے ہیں جو اپنے صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزء بنتا ہو۔ جیسے اَلَّذِی ، اَلَّتِیْ وغیرہ

۵۔ مُعرّف باللّام | یعنے وہ اسم جس پر الف ولام داخل کر کے معرفہ کیا گیا ہو جیسے اَلرَّجُلُ

۶۔ ایسا اسم جو ان پانچوں قسموں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو، پانچوں قسموں کی طرف مضاف ہونے کی مثالیں ترتیب کے ساتھ لکھی جاتی ہیں۔

(۱) غُلَامُہٗ (۲) غُلَامُكَ (۳) غُلَامِیْ (۴) غُلَامُ زَیْدٍ (۵) سَاکِنُ مَکَّۃَ (۶) مَاءُ زَمْزَمَ (۷) کِتَابُ ھٰذَا (۸) فَرَسُ ذٰلِكَ (۹) کِتَابُ الَّذِی عِنْدَكَ (۱۰) بِنْتُ الَّتِیْ قَرَأَتْ (۱۱) غُلَامُ الرَّجُلِ۔

۷۔ مَعرفہ بہ ندا | یعنی وہ اِسم جس کو حرف ندا داخل کر کے مَعرفہ کیا گیا ہو، جیسے یَا رَجُلُ

حروف نداء پانچ ہیں: یَا اَیَا ھَیَا اَیْ ہمزہ مفتوحہ

۲۔ نکرہ | ایسا اسم ہے جو غیر معیّن یعنے عام چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے فَرَسٌ ، شَجَرٌ وغیرہ

سوالات

۱۔ معرفہ اور نکرہ کی طرف اسم کی تقسیم کس اعتبار سے ہے؟

۲۔ ان دونوں کی تعریف کیجیے۔

۳۔ اسم موصول صلہ سے مل کر جملہ ہوتا ہے یا جملہ کا جزو ہوتا ہے؟

۴۔ معرفہ کے اقسام مع امثلہ کے بیان کیجیے۔

۵۔ امثلۂ ذیل میں معرفہ اور نکرہ کی تعیین کیجیے اگر معرفہ ہے تو اس کی کون سی قسم ہے نیز امثلہ کی ترکیب کیجیے:۔

هُوَ اللّٰهُ اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اَنَا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ مَا لَكُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ

مِنْ قَبْلِ هٰذَا وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مذکّر اور مؤنّث کا بیان

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) مذکّر (۲) اور مؤنّث

۱۔ **مذکّر** یہ ایسا اسم ہے جس میں علامتِ تانیث نہ لفظوں میں ہو اور نہ پوشیدہ ہو، جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ

۲۔ **مُؤنّث** یہ ایسا اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں ہو یا پوشیدہ ہو۔

علامت کے اعتبار سے مؤنّث کی دو قسمیں ہیں (۱) قیاسی (۲) سماعی

(۱) مونث قیاسی | ایسے مؤنث کو کہتے ہیں جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں پائی جاتی ہو، تانیث کی علامتیں تین ہیں :-

۱۔ تاء : خواہ حقیقۃً ہو، جیسے طَلْحَۃُ یا حکماً ہو جیسے عَقْرَبٌ اسمیں چوتھا حرف تائے تانیث کے حکم میں ہے۔

۲۔ الف مقصورہ : جیسے حُبْلٰی ، مُوْسٰی ، عِیْسٰی وغیرہ

۳۔ الف ممدودہ : جیسے حَمْرَاءُ ، بَیْضَاءُ ، صَحْرَاءُ وغیرہ

(۲) مؤنث سماعی | ایسے مؤنث کو کہتے ہیں جس میں تانیث کی علامت پوشیدہ ہو، جیسے اَرْضٌ ، شَمْسٌ ان میں علامت تانیث لفظوں میں نہیں ہے بلکہ پوشیدہ ہے کیونکہ ان کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ ، شُمَیْسَۃٌ ہے اور قاعدہ ہے کہ تصغیر میں جتنے حروفِ اصلی ہوتے ہیں وہ سب موجود ہو جاتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اُن کی اصل اَرْضَۃٌ ، شَمْسَۃٌ ہے، مؤنث کی یہ دو قسمیں قیاسی اور سماعی علامت کے اعتبار سے ہیں۔

مؤنث کی خود اس کی ذات کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں :-

(۱) حقیقی اور (۲) لفظی

(۱) مونث حقیقی | ایسے مؤنث کو کہتے ہیں جس کے مقابلے میں کوئی جاندار مذکر ہو، خواہ علامتِ تانیث کی ہو یا نہ ہو جیسے اِمْرَاَۃٌ اس کے مقابلے میں رَجُلٌ مرد ہے۔ اَتَانٌ (گدھی) اس کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

اِمْرَاَۃٌ میں علامتِ تانیث موجود ہے اور اَتَانٌ میں نہیں ہے۔

(۲) مؤنث لفظی | ایسے مؤنث کو کہتے ہیں جس کے مقابلے میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو، خواہ اس لفظ میں علامتِ تانیث ہو یا نہ ہو جیسے ظُلْمَۃٌ (تاریکی) اس میں علامت تانیث تاء موجود ہے اور عَیْنٌ (پانی کا چشمہ) اس میں علامت

تانیث موجود نہیں ہے۔

سوالات

۱۔ مُذکر اور مؤنث کس اِعتبار سے اسم کی قسمیں ہیں؟

۲۔ دونوں کی تعریف کیجئے اور مثالیں بیان کیجیے؟

۳۔ مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے؟

۴۔ مؤنث قیاسی کی کتنی علامتیں ہیں؟

۵۔ مؤنث حقیقی اور لفظی کی تعریف مع اَمثلہ بیان کیجیے؟

۶۔ امثلہ ذیل میں مؤنث قیاسی سماعی حقیقی لفظی کی تعیین کیجیے۔

نَاقَةٌ ، اِمْرَاَةٌ ، قُوَّةٌ ، قَتْلٰی ، نَصَارٰی

بُشْرٰی ، عَمْيَاءُ ، عَذْرَاءُ ، غَبْرَاء ، دَارٌ

اَلدَّجَاجَةُ ، نَفْسٌ ، سَعِيْرٌ ، اَلْاَرْضُ ، فِرْدَوْسٌ

واحد، تثنیہ، جمع،

اسم کی باعتبار عَدَد کے تین قسمیں ہیں:۔

(۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

وَاحِد ایسا اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) اِمْرَاَةٌ (ایک عورت)

تثنیہ ایسا اسم ہے جو دو پر دَلالت کرے، عربی زبان میں اُس کے

بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں نون مکسور لگا دیا جائے اور اس سے پہلے الف ماقبل مفتوح یا یائے ماقبل مفتوح زیادہ کریں جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ اور رَجُلَیْنِ۔

جمع ایسا اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے واحد میں کچھ تغیر حروف یا حرکات میں کر دیا جائے خواہ لفظوں میں یہ تغیر کیا گیا ہو یا تقدیراً کیا گیا ہو، اوّل کی مثال جیسے رِجَالٌ، رَجُلٌ کی جمع ہے۔ مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمٌ کی جمع

ثانی کی مثال جیسے فُلْکٌ اس کا واحد اور جمع دونوں کی صورت ایک ہی ہے اس کے واحد میں کوئی تغیر حرف یا حرکت میں نہیں کیا گیا۔

واحد بھی فُلْکٌ ہے اور جمع بھی فُلْکٌ ہے لیکن اس میں تقدیراً تغیر ہے کیونکہ واحد قُفْلٌ کے وزن پر ہے جو واحد ہے اَقْفَال کی اور جمع اُسُدٌ کے وزن پر ہے جو اَسَدٌ (شیر) کی جمع ہے۔

جمع کے اقسام

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) جمع مکسّر (۲) جمع سالم

اور معنٰی کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) جمع قلّت (۲) جمع کثرت

۱۔ **جمع مکسّر** یہ ایسی جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے اور اس کا وزن ٹوٹ جائے جیسے رِجَالٌ یہ رَجُلٌ کی جمع ہے، اس میں

رَجُلٌ کا وزن سالم نہیں ہے ۔ رَاء پر کسرہ اور الف کی زیادتی کی وجہ سے واحد کا وزن باقی نہیں رہا۔

یہی حال مَسَاجِدُ ، اَفْلَاکٌ ، اَقْلَامٌ وغیرہ کا ہے۔

جمع مکسّر کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں

اسمِ ثلاثی کی جمع تکسیر کے اوزان سماع پر موقوف ہیں، اِن کے لیے قاعدہ مقرّر نہیں ہے۔

البتّہ اسمِ رُباعی اور اسمِ خماسی کی جمع تکسیر مَفَاعِلُ اور مَفَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ کی جمع جَعَافِرُ ، سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ عِنْدَلِیْبٌ کی جمع عَنَادِلُ ، جَحْمَرِشٌ کی جمع جَحَامِرُ ، مِصْبَاحٌ کی جمع مَصَابِیْحُ

اسمِ خماسی کی جمع میں پانچواں حرف حذف ہو جاتا ہے جب کہ وہ اسم مشتق نہ ہو بلکہ جامد ہو جیسے سَفَارِجُ ، عَنَادِلُ اور جَحَامِرُ

۲۔ **جَمْعِ سَالِم** وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے جیسے مُسْلِمُوْنَ اس میں واحد کا صیغہ مُسْلِمٌ محفوظ ہے اور اس کا وزن ختم نہیں ہوا۔ جمع سالم کو جمع تصحیح بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) جمع مذکّر اور (۲) جمع مونّث

(۱) **جمع مذکّر** اس جمع کو جمع تصحیح کہتے ہیں جس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح ہو، یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِیْنَ

(۲) **جمع مؤنّث** اس کو جمع تصحیح بھی کہتے جس کے آخر میں الف اور تاء ہو، جیسے مُسْلِمَاتٌ

۱۔ جمع قلت وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے یعنی تین سے لے کر نو (۹) تک اس کو استعمال کیا جاسکے اور جمع قلت کے چار وزن ہیں :۔

۱۔ اَفْعُلٌ	جیسے	اَکْلُبٌ	(کَلْبٌ)	کی جمع
۲۔ اَفْعَالٌ	جیسے	اَقْوَالٌ	(قَوْلٌ)	کی جمع
۳۔ اَفْعِلَةٌ	جیسے	اَعْوِنَةٌ	(عَوْنٌ)	کی جمع
۴۔ فِعْلَةٌ	جیسے	غِلْمَةٌ	(غُلَامٌ)	کی جمع

اِن چار اَوزان کے علاوہ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم جن پر الف ولام نہ ہو تو یہ دونوں جمع قلت میں داخل ہیں جیسے مُسْلِمُوْنَ ، مُسْلِمَاتٌ ، عَاقِلُوْنَ ، عَاقِلَاتٌ

۲۔ جمع کثرت وہ جمع ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے، جمع قلت کے چار اَوزان کے علاوہ باقی جس قدر اَوزان ہیں وہ سب جمع کثرت کے اوزان ہیں۔

جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم میں اگر الف لام آجائے تو ان کا شمار بھی جمع کثرت میں ہو جاتے گا، جیسے اَلْمُسْلِمُوْنَ ، اَلْمُسْلِمَاتُ

فائدہ ۱ بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے اس کو جمع مِن غیر لفظہٖ کہتے ہیں جیسے اِمْرَاَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُوْ

فائدہ ۲ کبھی واحد کا صیغہ جمع کے معنیٰ دیتا ہے اسکو اسم جمع کہتے ہیں جیسے قَوْمٌ ، رَھْطٌ ، رَکْبٌ

فائدہ ۳ بعض الفاظ کی جمع خلافِ قیاس آتی ہے، جیسے اُمٌّ کی جمع اُمَّھَاتٌ ، فَمٌ کی جمع اَفْوَاہٌ ، مَاءٌ کی جگہ مِیَاہٌ ، اِنْسَانٌ

کی جمع نَاسٌ ، شَاۃٌ کی جمع شِیَاہٌ

سوالات

۱۔ اسم کی باعتبار عدد کے کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ واحد، تثنیہ، جمع کی تعریف اور مثال بیان کیجیے۔

۳۔ تثنیہ اور جمع بنانے کا کیا طریقہ ہے مثال سے اس کی توضیح کیجیے۔

۴۔ لفظ کے اعتبار سے جمع کی کتنی قسمیں ہیں اور وہ کیا ہیں؟

۵۔ جمع مکسّر اور جمع سالم معہ مثال بیان کیجیے؟

۶۔ اسم ثلاثی، اسم رُباعی، اسم خماسی میں جمع تکسیر کے اوزان کیا ہیں؟

۷۔ جمع مذکر اور جمع مؤنث کی تعریف اور مثالیں بیان کیجیے؟

۸۔ جمع قِلّت اور جمع کثرت کی تعریف کیجیے اور اُن دونوں کے وزن بتائیے،

۹۔ جمع مِنْ غَیْرِ لفظہٖ کا کیا مطلب ہے اور اس کی کیا مثال ہے؟

۱۰۔ وہ کون سے الفاظ ہیں جن کی جمع خلاف قیاس آتی ہے؟

۱۱ امثلۂ ذیل میں جمع کے اقسام کی تعیین کیجیے؟

رُسُلٌ	صَادِقُوْنَ	طَیِّبَاتٌ	صَحْرَاوَاتٌ
اَثْوَابٌ	اَجْمَالٌ	نَفَقَۃٌ	اَرْجُلٌ

اَسمائے اعْدَاد

اسم عَدد ایسے اسم کو کہتے ہیں جس سے اشیاء کے افراد کی تعداد معلوم ہو۔

تمام اَعداد کی اصل بارہ کلمے ہیں :۔

ایک سے لے کر دس تک، گیارہواں لفظ مِأَةٌ (ایک سو) اور بارہواں لفظ اَلفٌ (ایک ہزار ہے)

اِن کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ :۔

ایک اور دو کا استعمال قیاس کے مطابق ہے، یعنے اگر مَعدود (جس چیز کا عَدد بیان کیا جائے) واحد مُذکر ہو تو اس کے لیے لفظ واحد لایا جائے گا اور اگر مَعدود واحد مونث ہو تو اس کے لیے لفظ وَاحِدَۃٌ لایا جائے گا۔

تثنیہ مذکر کے لیے اِثْنَانِ اور تثنیہ مونث کے لیے اِثْنَتَانِ ثِنْتَانِ لایا جائے گا۔

اس کے بعد تین سے لے کر دس تک کا استعمال خلاف قیاس ہے یعنی معدود مذکر کے لیے عَدد مؤنث اور معدود مؤنث کے لیے عدد مذکر لایا جائے گا۔

چنانچہ مذکر کے لیے ثَلَاثَةَ رِجَالٍ اَرْبَعَةَ رِجَالٍ خَمْسَةَ رِجَالٍ، سِتَّةَ رِجَالٍ سَبْعَةَ رِجَالٍ ثَمَانِيَةَ رِجَالٍ تِسْعَةَ رِجَالٍ، عَشَرَةَ رِجَالٍ

اور مؤنث کے لیے ثَلَاثُ نِسْوَةٍ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ خَمْسُ نِسْوَةٍ سِتُّ نِسْوَةٍ ثَمَانُ نِسْوَةٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ عَشْرُ نِسْوَةٍ کہا جائے گا۔

دس[۱] کے بعد عدد مرکب ہو جاتے گا لیکن دو کلموں یعنی دہائیوں اور اکائیوں کے درمیان حرفِ عطف نہ آئیگا اور گیارہ بارہ کا استعمال قیاس کے مطابق ہو گا۔ یعنی مذکر کے لیے دونوں جز مذکر اور مؤنث کے لئے دونوں جز مؤنث ہونگے، جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً، اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً اِحْدٰی عَشَرَةَ اِمْرَأَةً اِثْنَتَا عَشَرَةَ اِمْرَأَةً،

تیرہ[۱۳] سے لے کر انیس تک کے استعمال میں پہلا جزو خلافِ قیاس ہو گا اور دوسرا جزو قیاس کے مطابق ہو گا، چنانچہ مذکر کے لیے ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلاً اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلاً سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلاً سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلاً تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً کہا جاتے گا۔

اُن میں پہلا جزو مؤنث اور دوسرا جزو مذکر ہے اور مؤنث کے لیے ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً اَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً خَمْسَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً سِتَّ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً سَبْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً ثَمَانِ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً کہا جائیگا، ان میں پہلا جزو مذکر اور دوسرا جزو مؤنث ہے

بیس کا عدد مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے یکساں ہے چنانچہ عِشْرُوْنَ رَجُلاً اور عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً کہا جائیگا، مذکر اور مؤنث میں کوئی فرق نہ ہو گا، یہی حال نوّے تک تمام دہائیوں کا ہے۔ یعنے ثَلَاثُوْنَ اَرْبَعُوْنَ خَمْسُوْنَ سِتُّوْنَ سَبْعُوْنَ ثَمَانُوْنَ تِسْعُوْنَ کا استعمال مذکر اور مؤنث کے لیے یکساں ہے۔

بیس کے بعد عدد مرکب ہو گا اور یہاں اکائیوں اور دہائیوں کے درمیان حرف عطف لایا جاتے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ بیس سے لے کر نوّے تک کی تمام دہائیوں کے بعد والے دو عدد یعنی اکیس بائیس، اکتیس بتیس، اکتالیس، بیالیس

اکیاون، باون، اِکسٹھ، باسٹھ، اکہتر، بہتر، اکیاسی، بیاسی، اکیانوے، بانوے، ان سب کا استعمال قیاس کے مطابق ہوگا یعنے مذکر کے لیے پہلا جُزو مذکر لائیں گے، اور مؤنث کے لیے پہلا جزو مؤنث لائیں گے جیسے اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ امْرَاَۃً اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَاَۃً کہیں گے۔

اِن مثالوں میں مذکر کے اندر پہلا جُزو مذکر ہے اور مؤنث میں پہلا جزو مؤنث ہے دوسرا جُزء دہائی ہے، اس لیئے مذکر اور مؤنث دونوں میں ایک ہی طرح رہے گا۔
تئیس سے لے کر اُنتیس تک کا استعمال خلافِ قیاس ہوگا یعنی مذکر کے لیے پہلا جُزو مؤنث اور مؤنث کے لیئے پہلا جُزو مذکر لایا جاتے گا اور دوسرا جُزو دہائی ہونے کی وجہ سے مُذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں رہے گا۔
چنانچہ ان سب کا استعمال اس طرح ہوگا۔ ثَلٰثَۃَ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا سے تِسْعَۃٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا تک، مذکر کے لیے پہلے جُزو کے مؤنث لانے کے ساتھ اور ثَلٰث وَعِشْرُوْنَ اِمْرَاَۃ سے تسع وعِشْرُوْنَ اِمْرَاَۃ تک مؤنث کے لئے پہلے جُزو کے مذکر لانے کے ساتھ۔
اس کے بعد تیس کے لیتے ثَلٰثُوْنَ رَجُلًا اور ثَلٰثُوْنَ اِمْرَاَۃً مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے ایک ہی طرح لایا جائیگا۔
اِکتیس سے لے کر تیس تک استعمال کا جو طریقہ ہے وہی طریقہ ہر دہائی کے بعد آنے والے اعداد کے استعمال میں جاری کیجیے، ننانوے تک یہی صُورت رہے گی، اس کے بعد سَو کے عدد میں مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے لفظ مِاۃٌ لایا جائے گا۔ مذکر اور مؤنث میں کوئی فرق نہ کیا جائیگا۔
مِاۃٌ کی طرح اس کے تثنیہ اور الفٌ اور اس کے تثنیہ کا حال

ہے، ان میں بھی مذکر اور مؤنث میں کوئی فرق نہ کیا جائے گا، جس طرح مِائَۃُ رَجُلٍ اور مِائَۃُ اِمْرَاَۃٍ کہا جاتا ہے، اسی طرح مِائَتَا رَجُلٍ، مِائَتَا اِمْرَاَۃٍ، اَلْفُ رَجُلٍ، اَلْفُ اِمْرَاَۃٍ، اَلْفَا رَجُلٍ، اَلْفَا اِمْرَاَۃٍ کہا جاتے گا، مذکر اور مؤنث میں کوئی فرق نہ ہوگا۔

فائدہ ایک اور دو کی تمیز میں جو لفظ اُن کی تمیز بن سکتا ہے اُسی کو ذکر کرتے ہیں، عدد کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، خواہ مذکر ہو یا مؤنث، مثلاً ایک مرد کے لیے صرف رَجُلٌ کہیں گے، واحد رَجُلٌ نہ کہیں گے اور دو کے لیے رَجُلَانِ کہیں گے اس کے ساتھ اِثْنَانِ کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، اسی طرح مؤنث میں اِمْرَاَۃٌ، اِمْرَاَتَانِ کہہ دینا کافی ہے، اور ان کے ساتھ وَاحِدَۃٌ اور اِثْنَتَانِ ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔

البتہ ایک اور دو کے بعد جتنے اعداد ہیں، وہ سب اپنی تمیز کے ساتھ ذکر کیے جاتے ہیں، اُن کی تمیز کا طریقہ یہ ہے کہ تین سے لے کر دس تک کی تمیز مجرور ہوگی اور جمع لائی جائے گی، خواہ لفظاً جمع ہو جیسے ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ یا معنےٰ کے اعتبار سے جمع ہو جیسے ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ لیکن اگر تین سے لے کر نو تک کی تمیز مِائَۃ کا لفظ واقع ہو تو پھر جمع نہ لائی جائیگی، جیسے ثَلٰثُ مِائَۃٍ تِسْعُ مِائَۃٍ حالانکہ قیاس کا تقاضا تھا کہ ثَلٰثُ مِاٰتٍ، ثَلٰثُ مِئِیْنَ کہا جائے۔

اور گیارہ سے لے کر ننانوے تک کی تمیز منصوب ہوگی اور مفرد لائی جائے گی جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، اِحْدٰی عَشَرَۃَ اِمْرَاَۃً وغیرہ لفظ مِائَۃٌ اور اُس کے تثنیہ کی تمیز۔ اور الف اور اس کے تثنیہ کی تمیز مجرور اور مفرد ہوگی جیسے مائۃ رَجُلٍ، مِأَتَا رَجُلٍ

اَلْفُ رَجُلٍ ، اَلْفَا رَجُلٍ ، آلَافُ رَجُلٍ کہیں گے۔

اَعداد کی تمیز کے سلسلے میں ان دو اشعار کو بہت اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے :-

ممیز از عدد بر سہ جہت داں — زسہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور

زدہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد — زصد بر تر ہمہ فرد ست و مجرور

اس کا مطلب یہ ہے کہ عدد کی تمیز کے تین طریقے ہیں :-

(۱) تین سے دس تک کی تمیز جمع لائی جائے گی اور مکسور ہو گی ،

(۲) اس کے بعد سے ننانوے تک کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔

(۳) سَو اور اس کے بعد کی تمیز مفرد اور مجرور ہوتی ہے۔

سوالات

۱۔ اسم عدد کی تعریف کیجیے ؟

۲۔ اُصولِ اعداد کتنے ہیں ؟

۳۔ تین سے لے کر سو تک کی تمیز کا طریقہ تفصیل کے ساتھ بیان کیجیے ، نیز بتائیے کہ ان اعداد میں کس کی تمیز قیاس کے مطابق ہے اور کس کی قیاس کے خلاف ہے ؟

۴۔ دہائیوں کی تمیز میں مذکر اور مؤنث میں کوئی فرق ہے یا نہیں ؟

۵۔ تمیز کے تین طریقے کیا ہیں ؟

۶۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور بتائیے کہ ان امثلہ میں تمیز کا کون سا طریقہ پایا جاتا ہے۔

(۱) اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ۔

(۲) إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۲) وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا

(۴) إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

(۵) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ

(۶) إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ۔

اسمائے عاملہ

مَصْدَر مصدر ایسا اسم ہے جو اپنے فعل کے لیے اصل ہو اور فعل اس سے بنایا جائے،

مصدر کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ مفعول مُطلق نہ ہو کیونکہ اس صُورت میں اس کا فعل موجُود یا مقدر ہوگا اور فعل کے ہوتے ہوتے مفعول مُطلق کو عمل دینا درست نہیں، مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے اگر مصدر لازم ہو تو فاعل کو رَفع دے گا لیکن مصدر اکثر فاعل کی طرف مُضاف ہوتا ہے، اس لیے اس کا فاعل لفظوں میں مجرور ہوگا، جیسے اَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ، اس میں قِيَامُ مصدر ہے اور زَيْدٍ اس کا فاعل زَيْدٍ مضاف الیہ ہے اس زَيْدٍ پر لفظاً جر ہے۔

ترکیب اَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ

اَعْجَبَ فعل نون وقایہ یائے ضمیر متکلم مفعول بہٖ قِيَامُ مصدر مُضاف زَيْدٍ فاعل مضاف الیہ مضاف مُضاف الیہ سے مِل کر اَعْجَبَ کا فاعل فعل اپنے فاعل اور مَفعُول بہٖ سے مِل کر جُملہ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

اگر مَصدر متعدِّی ہے تو فعل متعدِّی جیسا عمل کریگا۔ یعنی فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا، یہاں بھی فاعل مَصدر کا مُضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا، البتہ مَفعُول پر نصب آئے گا۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا اس میں ضَرْبُ مَصدر مضاف ہے اور زَیدٍ اس کا فاعل مُضاف الیہ ہے، اس لیے مجرُور ہے اور عَمْرًوا مفعول بہ ہے اس لئے منصُوب ہے۔

ترکیب | اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا

اَعْجَبَ فعل نُون وقایہ یائے ضمیر متکلم مفعول بہ، ضَرْبُ مَصدر مُضاف زَیْدٍ فاعل مُضاف الیہ عَمْرًوا مفعول بہ، مَصدر مضاف اپنے فاعِل مضاف الیہ اور مفعُول سے مِل کر فاعل ہوا۔ اَعْجَبَ فعل کا۔ فعل اپنے فاعِل اور مفعول بہ سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کبھی مَصدر اپنے مفعُول کی طرف مضاف ہوجاتا ہے، اس وقت مفعول لفظوں میں مجرور ہوگا اور محلاً منصُوب ہوگا جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ (مَیں نے تعجب کیا جلّاد کے چور کو مارنے سے) اس میں ضرب مَصدر مضاف ہے اور جلّاد، ضَرْبِ مَصدر کا فاعل ہے، اس لیے اس کو رفع ہے۔

سوالات

۱۔ مَصدر کی تعریف کے بعد بتائیے کہ اس کا کیا عمل ہے اور عمل کرنے کی کیا شرط ہے؟

۲۔ مَصدر کی اضافت اگر فاعل یا مفعُول کی طرف ہو تو اُن پر کیا اعراب آئیگا۔

۴۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور بتایئے کہ مصدر نے کیا عمل کیا ہے؟

(۱) لَا یَسْأَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ۔

(۲) تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ

(۳) وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

اسمِ فاعل

اسم فاعل ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کے ساتھ معنیٰ مصدری بطور حدوث کے قائم ہوں، یعنے تمام زمانوں میں یہ معنیٰ نہ پائے جائیں بلکہ کسی ایک زمانے میں پائے جاتے ہوں جیسے ضَارِبٌ ایسی ذات کو کہیں گے جس میں ضَرَبَ (مارنے) کے معنیٰ کسی وقت میں پائے جائیں، اسمِ فاعل اپنے فِعل مَعرُوف جیسا عمل کرتا ہے، اسم فاعل کے عمل کی شرط یہ ہے کہ حال یا استقبال کے معنے میں ہو، اور ان چھ چیزوں میں سے کوئی اسم فاعل سے پہلے آتے اور وہ یہ ہیں:۔

مُبتَدَاء / ذوالحال / موصُوف / اسمِ موصُول / ہمزۂ استفہام / حرف نفی /

الف: جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ (زید اس کا باپ کھڑا ہے) اس میں اسم فاعل سے پہلے مُبتدا ہے، یہاں اسم فاعل لازم ہے، اس نے صرف فاعل کو رفع دیا ہے

ب: جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًوا (زید مارنے والا ہے اس کا باپ عمرو کو) یہاں اسم فاعل متعدّی ہے، اس لیے اَبُوْهُ کو فاعل ہونے کی وجہ سے رَفع دیا ہے اور عَمْرًوا کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب

دیا ہے۔

ترکیب | زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ

زَیْدٌ مبتدا۔ قَائِمٌ شبہ فعل اَبُوْ مضاف ہٗ ضمیر مُضاف الیہ، مُضاف، مُضاف الیہ سے مِل کر قَائِمٌ کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر زَیْدٌ مُبتدا۔ کی خبر، مُبتدا۔ خبر سے مِل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِسی طرح زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًوا کی ترکیب کیجیے ؟

اس میں عَمْرًوا مفعول بہٖ کا اضافہ ہے۔

۲۔ جَآءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا (آیا میرے پاس زید اس حال میں کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار تھا) اس مثال میں اسم فاعل سے پہلے ذوالحال ہے اور اسم فاعل نے اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیا ہے۔

ترکیب | جَآءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا

جَآءَ فعل نون وقایہ یائے متکلم ضمیر مفعول بہٖ زَیْدٌ ذوالحال، رَاکِبًا شبہ فعل غُلَامُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مُضاف، مضاف الیہ سے مِل کر رَاکِبًا کا فاعل فَرَسًا مفعول بہٖ رَاکِبًا شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر جَآءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳۔ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ بَکْرًا (میں گزرا ایسے آدمی کے پاس سے جس کا باپ بکر کو مار رہا تھا) اس مثال میں اسم فاعل سے پہلے موصوف ہے اور اسم فاعل نے اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیا ہے۔

ترکیب | مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ بَکْرًا۔

مَرَرْتُ فعل با فاعل بَاء حرفِ جار رَجُلٍ موصوف ضَارِبٍ شبہ فعل اَبُوْ مُضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ مُضاف مُضاف الیہ سے مِل کر ضَارِبٌ شبہ فعل کا فاعل بَكْرًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مِل کر رَجُلٍ کی صفت، موصُوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا۔ مَرَرْتُ فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

۴۔ جَآءَنِي الْقَائِمُ اَبُوْهُ (آیا میرے پاس وہ شخص جس کا باپ کھڑا ہے) اس میں اسم فاعل سے پہلے الف ولام ہے جو اسمِ موصُول کے معنیٰ میں ہے اور اسم فاعل نے اپنے فاعل اَبُوْهُ کو رفع دیا ہے۔

ترکیب | جَآءَنِي الْقَآئِمُ اَبُوْهُ

جَآءَ فعل نون وقایہ یائے ضمیر متکلم مفعول بہ الْقَآئِمُ میں الف لام بمعنٰی اَلَّذِیْ اسم موصُول قَآئِمُ شبہ فعل اَبُوْ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر شبہ فعل کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مِل کر صلہ ہوا اسم موصُول کا، اسم موصُول اپنے صلہ سے مل کر جَآءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعُول بہ سے مِل کر جُملہ فعلیّہ خبریّہ ہوا۔

۵۔ اَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا (کیا زید عَمرو کو مارنے والا ہے) اس مثال میں اسم فاعل سے پہلے ہمزۂ استفہام ہے اور اسمِ فاعل نے زَيْدٌ فاعل کو رفع اور عَمْرًوا مفعول بہ کو نصب دیا ہے۔

ترکیب | اَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا

اَ ہمزہ استفہام ضَارِبٌ شبہ فعل زَيْدٌ فاعل عَمْرًوا مفعول بہ شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعُول بہ سے مِل کر مُشابہ جملہ ہوا۔

۶۔ مَا قَآئِمٌ زَيْدٌ (نہیں کھڑا ہے زید) اس مثال میں اسم فاعل سے پہلے

مَا نافیہ ہے اور اسمِ فاعل نے فاعل کو رفع دیا ہے۔

ترکیب | مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

مَا نافیہ قَائِمٌ شبہ فعل زَیْدٌ فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مِل کر مُشابہ جملہ ہُوا۔

سوالات

۱۔ اسمِ فاعل کی تعریف کے بعد اس کا عمل بتائیے؟

۲۔ اسمِ فاعل کے عمل کے لیے کیا شرائط ہیں؟

۳۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا ممثّل لہٗ بتائیے:۔

(۱) وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ

(۲) إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ

(۳) وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ

(۴) إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ

(۵) إِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ

(۶) فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ

(۷) وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ

(۸) مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

اِسمِ مَفعُول

اسم مفعول ایسے اسم کو کہتے ہیں جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَنْصُوْرٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر نُصرت (مَدد) واقع ہوتی ہے۔

اسم مفعُول اپنے فعل مجہُول جیسا عمل کرتا ہے۔

اسم مفعول کے عمل کرنے کے لیے بھی وہی شرائط ہیں جو اسمِ فاعل کے عمل کے لیے ہیں، یعنے حال اور استقبال کے معنی میں ہو اور چھ چیزوں میں سے کوئی چیز اس سے پہلے ہو اور ہر ایک کی مثالیں لکھی جاتی ہیں۔

چھ چیزیں یہ ہیں :-

(۱) مُبتدا۔ (۲) ذوالحال (۳) موصُوف (۴) اسمِ موصُول

(۵) ہمزۂ استفہام (۶) حرفِ نفی

۱۔ زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ (زید مارا گیا ہے اس کا غُلام) اس میں اسم مفعول سے پہلے مُبتدا۔ ہے۔

ترکیب | زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ

زَیْدٌ مُبتدا۔ مَضْرُوْبٌ شبہ فعل غلام مُضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مِل کر نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مُبتدا، خبر سے مِل کر جُملہ اسمیّہ خبریّہ ہوا۔

۲۔ جَاءَ زَیْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُہٗ (آیا زید اس حال میں کہ اُس کا غلام مارا گیا) اس مثال میں اسم مفعول سے پہلے ذوالحال ہے۔

ترکیب | جَآءَ زَیْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُہٗ

جَآءَ فعل زَیْدٌ ذوالحال مَضْرُوْبًا شبہ فعل غُلَامُ مضاف ہٗ ضمیر مُضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، شبہ فعل نائب فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر جَآءَ کا فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳۔ هٰذَا رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (یہ ایسا آدمی ہے کہ اس کا باپ مارا گیا) اس مثال میں اسم مفعول سے پہلے موصوف ہے۔

ترکیب | هٰذَا رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ

هٰذَا ابتدا۔ رَجُلٌ موصوف مَضْرُوْبٌ شبہ فعل اَبُوْ مضاف ہٗ مُضاف الیہ، مُضاف مُضاف الیہ مل کر نائب فاعل، شبہ فعل نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۔ جَآءَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ (آیا وہ شخص کہ اس کا غلام مارا گیا) اس مثال میں اسم مفعول سے پہلے اسم موصول ہے۔

ترکیب | جَآءَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ

جَآءَ فعل الف لام بمعنٰے اَلَّذِیْ اسم موصول مَضْرُوْبٌ شبہ فعل غُلَامُہٗ مضاف مُضاف الیہ مل کر نائب فاعل، شبہ فعل نائب فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر فاعل الخ

۵۔ اَمَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (کیا اس کا باپ مارا گیا ہے) اس میں مفعول سے پہلے ہمزۂ استفہام ہے، ترکیب ظاہر ہے

۶۔ مَا مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (نہیں مارا گیا اس کا باپ) اس میں اسم مفعول سے پہلے حرفِ نفی ہے۔

سوالات

۱۔ اسمِ مفعول کی تعریف کیجیے اور اس کا عمل بتایئے
۲۔ اسمِ مفعول کے عمل کی کیا شرطیں ہیں ؟
۳۔ اَمثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا ممثل لہٗ بتایئے :۔

۱۔ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
(۲) وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ
(۳) هٰذَا اَفْوَهُمْ مُتَفَتِّحَةٌ مَعَكُمْ

صفتِ مُشَبَّہ

صفتِ مُشبّہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کے اندر معنیٰ مَصدری ثبوت اور دوام کے ثبُوت کے ساتھ پائے جاتے ہوں جیسے حَسَنٌ اس ذات کو کہیں گے جس میں حُسن ہمیشہ پایا جاتا ہو۔

اسمِ فاعل اور صفت مُشبّہ میں فرق یہ ہے کہ اسمِ فاعل میں مَصدری معنٰی عارضی طور پر پائے جاتے ہیں اور صفت مُشَبّہ میں مَصدری معنٰی دائمی ہوتے ہیں۔

صفتِ مُشبّہ کا عمل اپنے فعل لازم کی طرح ہے یعنی اُس کا فاعل مرفوع ہوگا، اُس کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے پانچ چیزوں میں سے کوئی چیز ہو، وہ یہ ہیں :۔

مبتدا، ذوالحال، موصوف، ہمزہ استفہام، حرف نفی

صفت مشبہ پر جو الف ولام ہوتا ہے وہ اسم موصول کا نہیں ہوتا۔ اس لیے اس سے پہلے اسم موصول ہونے کی شرط یہاں نہیں ہے۔

نیز اس میں حال یا استقبال کی بھی شرط نہیں ہے کیونکہ صفتِ مشبہ میں دوام اور استمرار کے معنی پائے جاتے ہیں، اس لیے خواہ اس میں کوئی زمانہ پایا جائے، ہر حال میں یہ عمل کرے گا۔ صفت مشبہ کا صیغہ کبھی معرّف باللام ہوتا ہے اور کبھی غیر معرّف باللام، دونوں صورتوں میں اس کے معمول کی تین تین صورتیں ہیں:۔

۱۔ مضاف (۲) معرّف باللام (۳) ان دونوں سے خالی ہو۔

یہ چھ قسمیں ہوئیں۔

پھر ان چھ قسموں میں سے ہر ایک میں تین تین احتمال ہیں۔ صفت مشبہ کا معمول یا مرفوع ہو گا، یا منصوب ہو گا، یا مجرور ہو گا۔

(۱) معمول اگر مرفوع ہے تو صفت مشبہ کا فاعل ہو گا۔

(۲) اگر منصوب اور معرفہ ہے تو مفعول کے مشابہ ہو گا، حقیقی مفعول صفت کے لیے نہیں آتا، کیونکہ صفت مشبہ لازم ہے اور اگر معمول نکرہ ہے تو تمیز ہو گا۔

۳۔ اگر معمول مجرور ہے تو صفت مشبہ کا مضاف الیہ ہو گا۔

اس طرح سے کل اٹھارہ صورتیں ہوئیں۔ نو (۹) صورتیں صفت معرّف باللام کی اور نو غیر معرّف باللام کی، ان سب کو مع امثلہ بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ صفت معرّف باللام ہو اور معمول معرف باللام ہو اور مرفوع ہو۔ جیسے اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ۔

۲۔ صفت مُعرّف باللّام ہو اور معمول معرّف باللّام ہو اور منصوب ہو، جیسے اَلْحَسَنُ الْوَجْهَ

۳۔ صفت معرّف باللّام ہو اور مَعمُول معرّف باللّام ہو اور مجرور ہو، جیسے اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ۔

۴۔ صفت مُعرّف باللّام ہو اور مُضاف ہو اور مرفوع ہو جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ

۵۔ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ منصوب ہو جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهَهٗ

۶۔ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ مجرور ہو جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهِهٖ

۷۔ صفت معرّف باللّام ہو اور معمول نہ مُضاف ہو نہ مُعرّف باللّام ہو اور مَرفوع ہو، جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهٌ

۸۔ صفت معرف باللّام ہو اور معمول نہ مضاف ہو اور نہ مُعرّف باللّام ہو اور منصوب ہو جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهًا۔

۹۔ صفت معرّف باللّام ہو اور معمُول نہ مضاف ہو اور نہ معرّف باللّام ہو اور مجرور ہو، جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهٍ

اسی طرح نُو صُورتیں صفت غیر معرّف باللّام کی سمجھیے :۔

(ایک۱، دو۲، تین۳) صفت غیر معرّف باللّام ہو اور معمُول معرّف باللّام ہو، مرفوع ہو یا منصُوب ہو یا مجرُور ہو جیسے حَسَنُ الْوَجْهُ ، حَسَنُ الْوَجْهَ ، حَسَنُ الْوَجْهِ۔

(چار۴، پانچ۵، چھ۶) صفت غیر معرف باللّام ہو اور معمول مُضاف ہو، مرفوع ہو یا منصُوب ہو یا مجرور ہو جیسے حَسَنٌ وَجْهُهٗ ، حَسَنٌ وَجْهَهٗ ، حَسَنٌ وَجْهِهٖ۔

(سات۷، آٹھ۸، نو۹) صفت غیر معرّف باللّام ہو اور معمُول نہ مُعرّف باللّام

ہو اور نہ مضاف ہو۔ مرفوع ہو یا منصوب ہو یا مجرور ہو جیسے حَسَنٌ وَجْهُهٗ ، حَسَنٌ وَجْهًا ، حَسَنٌ وَجْهٍ ،

سوالات

۱۔ صفتِ مُشَبّہ کا کیا مطلب ہے اور اس کا کیا عمل ہے اور اس کے عمل کے لئے کیا شرط ہے۔

۲۔ صفتِ مشبّہ کے عمل کے لیے کسی مخصوص زمانے کی قید کیوں نہیں ہے؟

۳۔ صفتِ مشبّہ کی اٹھارہ صورتیں تفصیل کے ساتھ مع امثلہ بیان کیجیے؟

۴۔ صفتِ مُشَبّہ کے معمول میں اعراب کے اعتبار سے کتنے احتمالات ہیں اور اُن کی علت کیا ہے؟

۵۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا ممثل لہٗ بتائیے؟

(۱) شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲) وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

(۳) وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(۴) وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

اِسمِ تفضیل

اسمِ تفضیل ایسا اسم ہے جس میں معنیٔ مصدری دوسرے کے اعتبار سے زیادتی کے ساتھ پائے جاتے ہوں جیسے مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ الْمُرْسَلِیْنَ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل ہیں۔

اسمِ تفضیل کا استعمال تین طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) مِنْ کے ساتھ، اس صورت میں اسمِ تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوگا

(۲) الف اور لام کے ساتھ، اس صورت میں اسمِ تفضیل کا اپنے موصوف کے ساتھ مطابق ہونا ضروری ہے جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ ، اَلزَّیْدَانِ الْاَفْضَلَانِ ، اَلزَّیْدُوْنَ الْاَفْضَلُوْنَ ، هِنْدُنِ الْفُضْلٰی، اَلْهِنْدَانِ الْفُضْلَیَانِ ، اَلْهِنْدَاتُ الْفُضْلَیَاتُ

(۳) اضافت کے ساتھ۔ اس صورت میں اسمِ تفضیل کو مفرد مذکر لانا اور اپنے موصوف کے مطابق لانا، دونوں طرح جائز ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ اَلزَّیْدَانِ یا اَلزَّیْدُوْنَ اَفْضَلُ النَّاسِ ، هِنْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ اَلْهِنْدَانِ اَفْضَلُ النَّاسِ ، اَلْهِنْدَاتُ اَفْضَلُ النَّاسِ ،

ان سب مثالوں میں اسمِ تفضیل واحد مذکر ہے۔

(۱) زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ (۲) اَلزَّیْدَانِ اَفْضَلَا النَّاسِ

(۳) اَلزَّیْدُوْنَ اَفْضَلُو النَّاسِ (۴) هِنْدٌ فُضْلَی النِّسَآءِ

(۵) اَلْهِنْدَانِ فُضْلَیَا النِّسَاءِ (۶) اَلْهِنْدَاتُ فُضْلَیَاتُ النِّسَآءِ

ان مثالوں میں اسمِ تفضیل اپنے موصوف کے مطابق ہے، اسمِ تفضیل میں

نہ تو یہ جائز ہے کہ ان تینوں میں سے کوئی صورت نہ ہو، اور نہ یہ جائز ہے کہ دو صورتیں ایک ساتھ جمع ہو جائیں چنانچہ زَیْدٌ الْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو کہنا جائز نہیں کیونکہ اس میں اسمِ تفضیل مُعرَّف باللام اور اس کے بعد مِنْ بھی لایا گیا ہے۔

اسمِ تفضیل میں زیادتی اکثر فاعل کے اعتبار سے ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے اور کبھی کبھی مفعول کے اعتبار سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے جیسے زَیْدٌ اَشْهَرُ (زید زیادہ مشہور ہے)

اسمِ تفضیل کا فاعل ہمیشہ ضمیر غائب ہوتی ہے، ایک صورت ایسی ہے جس میں اس کا فاعل اسمِ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اسمِ تفضیل لفظ کے اعتبار سے کسی چیز کی صفت ہو اور معنیٰ کے اعتبار سے ایسی چیز کی صفت ہو کہ وہ پہلی چیز میں اور اس کے غیر میں مشترک ہو اور اسمِ تفضیل منفی مثبت نہ ہو، جیسے مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ عَیْنِهِ الْكُحْلُ مِنْهُ فِیْ عَیْنِ زَیْدٍ (میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھ میں سُرمہ، اس سُرمہ سے زیادہ اچھا ہو جو زید کی آنکھ میں ہے)

اس مثال میں اَحْسَنَ اسمِ تفضیل کا صیغہ لفظ کے اعتبار سے تو رَجُلٌ کی صفت ہے اور حقیقت کے اعتبار سے کُحْلٌ کی صفت ہے جو چشمِ رجل اور چشمِ زید میں مُشترک ہے اور اَحْسَنُ کا فاعل یہاں کُحل ہے جو اسمِ ظاہر ہے۔

اسمِ تفضیل میں کبھی مُطلق زیادتی مُراد ہوتی ہے، کسی غیر پر زیادتی کا لحاظ نہیں ہوتا جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ زید خود بہت اچھا آدمی ہے، کسی دوسرے کے اعتبار سے اچھا ہے۔ یہ بتلانا مقصود نہیں۔

سوالات

(۱) اسمِ تفضیل کی تعریف کے بعد بتائیے کہ اس کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں؟

۲۔ اسمِ تفضیل کس وقت صرف مُفرد مُذکّر ہوگا اور کب موصُوف کی مُطابقت ضروری ہے اور کون سی صُورت ہے جس میں دونوں صُورتیں جائز ہیں۔

۳۔ اسمِ تفضیل کے استعمال کی صُورتوں میں سے دو صُورتوں کو ایک ساتھ لانا کیسا ہے؟

۴۔ اسمِ تفضیل میں زیادتی فاعل کے اعتبار سے ہوتی ہے یا مفعُول کے؟

۵۔ اسمِ تفضیل کا فاعل کس صُورت میں اسمِ ظاہر آتا ہے، مثال دے کر اس کی وضاحت کیجیے۔

۶ ایسی مثال دیجیے کہ جس میں اسمِ تفضیل میں دوسرے پر زیادتی کا لحاظ نہ کیا گیا ہو۔

۷۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا ممثّل لہٗ بتایئے:۔

(۱) هُمْ اَرَاذِلُنَا

(۲) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِیْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكَابِرَ مُجْرِمِيْهَا۔

(۳) وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

(۴) وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

(۵) وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ط

(۶) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا۔

(۷) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ

الفِعلُ

فعل ایسا کلمہ ہے جو مُستقل معنیٰ رکھتا ہو اور تین زمانوں (ماضی، حال، مُستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جاتا ہو۔

اس کتاب کے شروع میں آپ نے پڑھا ہے کہ فِعل ماضی اور اَمر حاضِر معروف مَبنی ہیں، اَمر غائب اور متکلم معروف اور اَمرِ مجہول کے تمام صیغے مُعرب ہیں اس لیئے کہ یہ درَاصل فعل مُضارع کے صیغے ہیں اور فعل مُضارع مُعرب ہوتا ہے، صرف اُس کے دُو صیغے، جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر مبنی ہوتے ہیں، ہاں اگر فعل مُضارع کے ساتھ نون ثُقیلہ اور نون خفیفہ مل جائیں تو مُضارع کے سَب صیغے مبنی ہو جائیں گے۔

مُضَارع کا اعراب، رفع، نصب، جزم ہے۔
مُضارع کی اعراب کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:۔

(۱) صحیح
(۲) ناقصِ واوی، و ناقص یائی
(۳) ناقِص الفی

۱۔ مضارع صحیح کا اعراب | مُضارع صحیح میں واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مُذکر حاضِر، واحد متکلِم اور جمع متکلم ان پانچوں صیغوں میں رفع کی حالت میں ضمہ اور نصَب کی حالت میں فتحہ اور جزم کی حالت میں سکُون آئے گا ۔ جیسے یَضرِبُ ، تَضرِبُ (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، اور واحد مذکر حاضر) اَضرِبُ (واحد متکلم)

نَضْرِبُ (جمع متکلم)

لَنْ یَضْرِبَ ، لَنْ تَضْرِبَ ، لَنْ اَضْرِبَ ، لَنْ نَضْرِبَ

لَمْ یَضْرِبْ ، لَمْ تَضْرِبْ ، لَمْ اَضْرِبْ ، لَمْ نَضْرِبْ

چاروں تثنیہ اور جمع مذکر حاضر و غائب ، واحد مؤنث حاضر، ان سات صیغوں میں رفع کی حالت میں نونِ اعرابی باقی رہے گا اور نصب اور جزم کی حالت میں نونِ اعرابی ساقط ہوجاتے گا، جیسے یَضْرِبَانِ ، تَضْرِبَانِ (تثنیہ مؤنث غائب وتثنیہ مذکر حاضر وتثنیہ مؤنث حاضر۔

یَضْرِبُوْنَ ، تَضْرِبُوْنَ ، تَضْرِبِیْنَ

لَنْ یَضْرِبَا ، لَنْ تَضْرِبَا ، لَنْ یَضْرِبُوْا ، لَنْ تَضْرِبُوْا

لَنْ تَضْرِبِیْ ،

لَمْ یَضْرِبَا ، لَمْ تَضْرِبَا ، لَمْ یَضْرِبُوا ، لَمْ تَضْرِبُوْا

لَمْ تَضْرِبِیْ ،

۲۔ **مضارع ناقص واوی ویائی کا اعراب** | پانچ صیغوں میں رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ۔ جیسے یَدْعُوْا ، تَدْعُوْا ، اَدْعُوْا ، نَدْعُوْا ،

یَرْمِیْ ، تَرْمِیْ ، اَرْمِیْ ، نَرْمِیْ ،

لَنْ یَدْعُوَ ، لَنْ تَدْعُوَ واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر) لَنْ اَدْعُوَ ، لَنْ نَدْعُوَ ، لَمْ یَدْعُ لَمْ تَدْعُ (ہر دو صیغہ) لَمْ اَدْعُ ، لَمْ نَدْعُ

سات صیغوں میں رفع کی حالت میں نونِ اعرابی باقی رہے گا، اور نصب اور جزم کی حالت میں نونِ اعرابی ساقط ہوجائیگا، جیسے یَدْعُوَانِ ، تَدْعُوَانِ

یَدْعُوَانِ (ہرسہ صیغہ) یَدْعُوْنَ ، تَدْعُوْنَ ، تَدْعِیْنَ ، یَرْمِیَانِ

تَرْمِیَانِ (ہرسہ صیغہ) یَرْمُوْنَ ، تَرْمُوْنَ ، تَرْمِیْنَ

لَنْ یَدْعُوَا ، لَنْ تَدْعُوَ (ہرسہ صیغہ) لَنْ یَدْعُوْا ، لَنْ تَدْعُوْا

لَنْ تَدْعِیْ ،

لَنْ یَرْمِیَا ، لَنْ تَرْمِیَا (ہرسہ صیغہ) لَنْ یَرْمُوْا لَنْ تَرْمُوْا

لَنْ تَرْمِیْ ، لَمْ یَدْعُوا لَمْ تَدْعُوا (ہرسہ صیغہ) لَمْ یَدْعُوْا

لَمْ تَدْعُوْا ، لَمْ تَدْعِیْ ، لَمْ یَرْمِیَا ، لَمْ تَرْمِیَا (ہرسہ صیغہ) ، لَمْ یَرْمُوْا لَمْ

تَرْمُوْا ، لَمْ تَرْمِیْ

۳۔ مُضارع ناقص الفی کا اعراب | پانچ صیغوں میں رفع تقدیر ضمہ کے ساتھ، نصب تقدیر فتحہ کے ساتھ، جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ، جیسے

یَرْضٰی ، تَرْضٰی (ہردو صیغہ) ، اَرْضٰی ، نَرْضٰی ، لَنْ یَرْضٰی

لَنْ تَرْضٰی ، لَنْ اَرْضٰی ، لَنْ نَرْضٰی ، لَمْ یَرْضَ لَمْ تَرْضَ (ہردو صیغہ)

لَمْ اَرْضَ لَمْ نَرْضَ

یہاں بھی سات صیغوں میں رفع کی حالت میں نون اعرابی باقی رہے گا، اور نصب اور جزم کی حالت میں ساقط ہو جاتے گا جیسے :۔

یَرْضَیَانِ ، تَرْضَیَانِ (ہرسہ صیغہ) یَرْضَوْنَ ، تَرْضَوْنَ

تَرْضَیْنَ لَنْ یَرْضَیَا ، لَنْ تَرْضَیَا (ہرسہ صیغہ) ، لَنْ یَرْضَوْا لَنْ

تَرْضَوْا ، لَنْ تَرْضَیْ ، لَمْ یَرْضَیَا ، لَمْ تَرْضَیَا (ہرسہ صیغہ) لَمْ

یَرْضَوْا لَمْ تَرْضَوْا لَمْ تَرْضَیْ

اس بیان کا حاصل یہ ہے کہ مُضارع صحیح اور ناقص واوی اور یائی، الفی میں پانچ صیغوں میں اعراب علیحدہ علیحدہ ہے اور سات صیغوں میں سب کا اعراب

ایک ہی طرح ہوگا۔ یعنی جمع کی حالت میں نون اعرابی باقی رہے گا اور نصب اور جزم میں ساقط ہو جائے گا۔ دو صیغے (جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر) مبنی ہیں اس لیے ان میں عامل ناصب اور جازم کے داخل ہونے سے کچھ تغیر نہیں ہو گا۔

فائدہ | جو حکم مُضارع صحیح کا ہے، وہی حکم مضارع، مہموز، مُضاعف مثال، اجوف کا بھی ہے؛ ان سب کے صیغے مُضارع صحیح کے صیغوں کی طرح آئیں گے۔

اور لفیف مفروق و مقرون کا حکم مُضارع ناقص واوی اور ناقص یائی کی طرح ہے۔

سوالات

۱۔ فعل کی تعریف کیجیے اور بتایئے کہ فعل کی کتنی قسمیں مبنی ہیں اور کتنی مُعرب؟

۲۔ فعل مُضارع کے مُعرب اور مَبنی ہونے میں کیا تفصیل ہے؟

۳۔ ہفت اقسام کے اعتبار سے مُضارع کا اعراب حسب بیان کتاب تفصیل کے ساتھ مع امثلہ بیان کیجیے؟

۴۔ امثلہ ذیل میں ایک ایک صیغہ ہر قسم کا لکھا جاتا ہے، آپ تمام صیغے اور تمام اقسام کا اعراب بحالاتِ ثلاثہ بتلایئے:۔

يَقْدِرُ (صحیح) يَأْكُلُ (مہموز) يَقُوْمُ (اجوف واوی) يَزِيْدُ (اجوف یائی) يَضُرُّ (مُضاعف) يَعِدُ (مثال واوی) يَيْتِمُ (مثال الیائی) تَنْهٰی (ناقص واوی) يُغْنِيْ (ناقص یائی) يَغْشٰی (ناقص الفی) يَطْوِيْ (لفیف مقرون) يَفِيْ (لفیف مفروق)

فعل مضارع کے عوامل نصب

فعل مضارع کو نصب دینے والے عامل چار ہیں۔ اَنْ لَنْ کَیْ اِذَنْ

۱۔ اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے اور کبھی لفظوں میں ہوتا ہے اور کبھی پوشیدہ جیسے اُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اَیْ رُجُوْعَكَ (میں پسند کرتا ہوں تیرے واپس ہونے کو) اس مثال میں تَرْجِعَ مضارع ہے اور اَنْ حرفِ ناصب ہے۔ جو لفظوں میں موجود ہے جس کی وجہ سے فعل مضارع مصدر کے معنیٰ میں ہو گیا ہے۔ مصدر کرنے کے لیے حاضر کی ضمیر کی طرف مضاف کر دیا جائے گا، اب عبارت یہ ہو جائے گی، اُحِبُّ رُجُوْعَكَ

چھ حروف ایسے ہیں جن کے بعد اَنْ پوشیدہ ہوتا ہے اور وہ مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۱) حَتّٰی کے بعد جیسے سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ

(۲) لام کَیْ کے بعد جیسے سِرْتُ لِاَدْخُلَ الْمَدِیْنَةَ

(۳) لام جحد کے بعد جیسے مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ ۔ لام جحد ایسا لام ہے جو کَانَ منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔

(۴) ایسی فاء کے بعد جو اَمر، نہی، نفی، استفہام، تمنّی، عرض کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے

(۱) اَمر۔ زُرْنِیْ فَاُکْرِمَكَ (فَاَنْ اُکْرِمَكَ) تو میری زیارت کر کہ میں تیری عزت کروں یعنی میرے پاس آیا کرو تاکہ میں تمھارا اکرام کروں)

(۲) نہی: جیسے لَا تَطْغَوْا فِیْهِ فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ ۔ اَیْ فَاَنْ

يَحِلَّ (تم سرکشی نہ کرو کہ میرا غضب تم پر نازل ہو)

(۳) نفی : جیسے مَا تَأْتِ بِنَا فَتُحَدِّثَنَا - اَیْ فَاَنْ تُحَدِّثَنَا (تو ہمارے پاس نہیں آتا کہ ہم تجھ سے بات کریں)

(۴) استفہام : جیسے اَیْنَ بَیْتُكَ فَاَزُوْرَكَ اَیْ فَاَنْ اَزُوْرَكَ (تیرا گھر کہاں ہے کہ میں تیری زیارت کروں)

(۵) تمنّی : جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَهٗ اَیْ فَاَنْ اُنْفِقَهٗ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اس کو خرچ کرتا)

(۶) عرض : جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا ، اَیْ فَاَنْ تُصِیْبَ (تو ہمارے پاس کیوں نہیں آتا کہ تو بھلائی کو پہنچے یعنی تو اگر ہمارے پاس آتا تو بھلائی حاصل ہوتی۔

(۵) ایسے واؤ کے بعد بھی اَنْ پوشیدہ ہوتا ہے جو ان چھ مذکورہ چیزوں کے جواب میں واقع ہو جیسے اَسْلِمْ وَتَسْلَمَ اَیْ وَاَنْ تَسْلَمَ (اسلام لا کہ تو سالم رہے) یعنے دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے۔
اسی طرح مذکورہ مثالوں میں فاء کی جگہ واؤ داخل کیجیے

(۶) اَوْ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہوتا ہے جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنیٰ میں ہو، جیسے لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ اَیْ اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (میں تیرے لازم رہوں گا یعنے ہمیشہ ساتھ رہوں گا اور یہاں تک کہ تو میرا حق مجھ کو دے دے یا مگر یہ کہ میرا حق تو مجھ کو دے دے۔)

فائدہ جو اَنْ عَلِمَ یا اس کے مشتقات کے بعد واقع ہو، وہ مضارع کو نصب نہیں دیتا بلکہ یہ اَنْ مثقلہ ہے جس کو مخفف کر لیا گیا ہے، جیسے عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰی (اللہ نے

جانا کہ عنقریب تم میں بیمار ہوں گے)

اور جو اَنْ ظَنّ اور اس کے مشتقات کے بعد واقع ہو، اس میں دونوں احتمال ہیں۔ اَنْ ناصبہ بھی ہو سکتا ہے اور مُخففة مِنَ المُثقّلة بھی ہو سکتا ہے، جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَيَقُوْمَ (میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب کھڑا ہوگا۔) اَنْ ناصبہ کی صورت میں نصب آئے گا اور اَنْ مخففہ کی صورت میں رفع ہوگا۔

۲۔ **لَنْ** یہ حرف مُضارع کو نفی تاکید مُستقبل کے معنٰی میں کر دیتا ہے، جیسے لَنْ اَضْرِبَ (میں ہرگز نہ ماروں گا)

۳۔ **کَیْ** یہ عِلّت اور سبب بیان کرنے کے لئے آتا ہے یعنی اس کا ماقبل اس کے مابعد کے لیے سبب ہوتا ہے، جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنّت میں داخل ہوں) اس میں اسلام دخولِ جنت کے لیے سبب ہے۔

۴۔ **اِذَنْ** یہ جواب اور جزا۔ کے لیے ہے اور فعل مُضارع کو اس وقت نصب دیتا ہے، جب دو شرطیں پائی جائیں۔

(۱) اس کا ماقبل مابعد میں عمل نہ کرے۔

(۲) فعل مُضارع میں صرف استقبال کے معنٰی پائے جائیں، حال کے معنٰی نہ ہوں جیسے اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ (تب تو جنّت میں داخل ہوگا) یہ اس وقت کہا جاتے گا۔ جب اس سے پہلے کسی نے اَسْلَمْتُ (میں اسلام لایا) کہا ہو۔

سوالات

۱۔ فعل مضارع کے عامل ناصب کیا کیا ہیں؟

۲۔ اَنْ کن مواقع میں پوشیدہ ہوتا ہے ان سب کی مثالیں بھی بیان کیجیے؟

۳۔ لام جحد کا کیا مطلب ہے؟

۴۔ اِذَنْ فعل مضارع کو کب نصب دیتا ہے؟

۵۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک مثال کا ممثل لہٗ متعین کیجیے۔

(۱) وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

(۲) وَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِلْمُجْرِمِيْنَ

(۳) لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللهُ خَيْرًا (۴) لِكَيْ لَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ

(۵) حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى (۶) لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ

(۷) لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا

(۸) لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ

(۹) مَا كَانَ اللهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ۔

(۱۰) وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

(۱۱) رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ۔

فعل مُضارع کے عوامل جزم

فعل مُضارع کو جزم دینے والے عامل پانچ ہیں :-

(۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لامِ امر (۴) لائے نہی (۵) اِنْ شرطیہ اور دیگر کلماتِ شَرطیہ

(۱) **لَمْ** یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے، جیسے لَمْ یَلِدْ اَیْ مَا وَلَدَ (اُس نے نہیں جنا) اور لَمْ یُوْلَدْ اَیْ مَا وُلِدَ (نہیں جنا گیا)

(۲) **لَمَّا** یہ حرف بھی لَمْ کی طرح مُضارع کو جزم دیتا ہے، جیسے لَمَّا یَضْرِبْ اَیْ مَا ضَرَبَ

لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہے کہ لَمَّا کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو گھیر لیتی ہے اور تکلّم کے زمانے تک اس کی نفی ہوتی ہے، چنانچہ لَمَّا یَفْعَلْ کے معنیٰ ہیں، ابھی تک نہیں کیا اور لَمْ میں یہ بات نہیں۔

۳۔ **لامِ امر** یہ حرف مُضارع پر داخل ہو کر فعل کی طلب پیدا کرتا ہے جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ (چاہیئے کہ زید مارے) لام امر سے پہلے اگر واؤ یا فاء آجائے تو یہ لام ساکن ہو جائیگا جیسے فَلْیَضْحَکُوْا، وَلْیَبْکُوْا،

۴۔ **لائے نہی** یہ لائے نہی مضارع پر داخل ہو کر ترکِ فعل کی طلب پیدا کرتا ہے، جیسے لَا یَضْرِبْ زَیْدًا (نہ مارے وہ زید کو)

۵ **اِنْ شرطیہ** یہ حَرف دو فعلوں پر آتا ہے جن میں پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا

تو میں ماروں گا) پہلے فعل کو شرط اور دوسرے فعل کو جزاء کہتے ہیں۔

اِنْ شرطیہ مستقبل کا معنٰی دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) ماضی چونکہ مبنی ہے اس وجہ سے اس پر جزم تقدیری ہوگا، شرط اور جزاء دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہوگا جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ اور اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ

اگر شرط ماضی ہو اور جزاء مضارع ہو تو جزاء میں جزم اور رفع دونوں جائز ہے، جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمْكَ، جزم کے ساتھ یا اُکْرِمُكَ رفع کے ساتھ۔

فائدہ ۱ اگر جزاء فعل ماضی بغیر قَدْ کے ہو، خواہ ماضی لفظاً ہو یا معنیً ہو تو جزاء پر فاء کا لانا جائز نہیں جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ اَکْرَمْتُكَ، مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا، اِنْ ضَرَبْتَنِیْ لَمْ اَضْرِبْكَ

فائدہ ۲ اگر جزاء فعلِ مضارع مثبت ہو یا منفی بہ لا ہو تو جزاء میں فاء کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہے جیسے اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ (اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے) اس میں جزاء کے اندر فاء نہیں ہے۔ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا (یہاں جزا میں فاء ہے۔

فائدہ ۳ اگر جزاء ان دو صورتوں کے علاوہ ہو، جیسا کہ مندرجہ ذیل صورتیں ہیں تو جزاء میں فاء کا لانا واجب ہے۔

۱۔ جزاء ماضی قَدْ کے ساتھ، خواہ قَدْ لفظوں میں ہو یا پوشیدہ ہو، جیسے اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ اور اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ۔

۲۔ ماضی مَا یا لَا کے ساتھ ہو جیسے اِنْ زُرْتَنِیْ فَمَا ظَلَمْتُكَ یا فَلَا ضَرَبْتُكَ وَلَا شَتَمْتُكَ

۳۔ مضارع منفی بِمَا یا بلَنْ ہو جیسے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ، اِنْ جَآءَ زَیْدٌ فَمَآ اَضْرِبُهٗ

مُضارع کے شروع میں سین یا سَوْفَ ہو جیسے اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰی ، اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ

۴۔ یا جملہ اسمیہ ہو جیسے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

۵۔ یا امر ہو جیسے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ

٦۔ یا نہی ہو جیسے فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ۔

۷۔ یا استفہام ہو، جیسے اِنْ تَرَكْتَنَا فَمَنْ یَّرْحَمُنَا

۸۔ یا دُعا ہو، جیسے اِنْ اَكْرَمْتَنَا فَیَرْحَمُكَ اللّٰهُ

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جزا میں فاء کی جگہ اِذَا جملہ اسمیہ کے ساتھ آجاتا ہے اور یہ اِذَا مُفاجاتیہ ہوتا ہے، جیسے وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ اَیْ فَهُمْ یَقْنَطُوْنَ (اور اگر ان کو کوئی مُصیبت پہنچتی ہے، اس کی وجہ سے جو اُن کے ہاتھوں نے کیا تو اچانک وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

اِنْ شرطیہ کے علاوہ کچھ کلمات شرط اور ہیں جو مُضارع کو جزم دیتے ہیں اور یہ بھی دو جُملوں میں داخل ہوتے ہیں، پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جُملہ کو جزا کہتے ہیں، ان کلمات کی تفصیل یہ ہے

۱۔ مَنْ اس کا استعمال ذوی العُقول کے لیے ہوتا ہے جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ (جو بُرا کام کریگا اس کو اُس کام کی سزا دی جائیگی)

ترکیب | مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ

مَنْ کلمہ شرطیہ مُبتدا۔ یَعْمَلْ فعل ضمیر اس میں فاعل سُوْٓءًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط یُجْزَ فعل مُضارع مجہول، ضمیر ھُوَ اس میں نائب فاعل بِہٖ جار مجرور مل کر متعلق ہوا۔ یُجْزَ فعل کے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر خبر۔

۲۔ مَا اس کا استعمال غیر ذوی العُقول کے لیے ہوتا ہے جیسے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ (جو بھی اچھا کام تم کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے)

ترکیب | وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ

مَا کلمہ شرط مفعول بہٖ مقدم تَفْعَلُوْا فعل با فاعل مِنْ خَیْرٍ جار مجرور مل کر متعلق ہوا۔ تَفْعَلُوْا فعل کے فعل فاعل اپنے متعلق اور مفعول بہ سے مل کر شرط۔ یَعْلَمْ فعل ہٗ ضمیر مفعول بہٖ۔ لفظ اَللّٰہُ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط جزا۔ سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۳۔ اَیُّ اس کا استعمال اضافت کے ساتھ ہوتا ہے اور ذوی العُقول اور غیر ذوی العُقول دونوں میں مستعمل ہوتا ہے، جیسے اَیَّ رَجُلٍ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جس کو تو مارے گا میں ماروں گا)

اور اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (جس نام کے ساتھ چاہو خدا کو پکارو اور اُس کے لیے اچھے اچھے نام ہیں) پہلی مثال ذوی العُقول کی ہے اور دوسری غیر ذوی العقول کی۔

ترکیب | اَیَّ رَجُلٍ تَضْرِبْ اَضْرِبْ

اَیَّ مُضاف رَجُلٍ مضاف الیہ۔ مُضاف مُضاف الیہ سے مِل کر کلمۂ شرط مفعول بہٖ مقدم تَضْرِبْ فعل با فاعل مفعول بہٖ مقدم سے مِل کر شرط اَضْرِبْ فعل با فاعل مل کر جزاء۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۴۔ مَتٰی جیسے مَتٰی تَذْهَبْ اَذْهَبْ (جب تو جائیگا تو میں بھی جاؤنگا) ترکیب خود کر لیجیے۔

۵۔ اَنّٰی ، اَنّٰی تَكُنْ اَكُنْ (جہاں تو رہے گا میں بھی رہوں گا۔) ترکیب آسان ہے

۶۔ اَیْنَ مَا (اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ (موت تم کو پکڑ لے گی جہاں بھی تم رہوگے)

ترکیب | اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ

اَیْنَمَا کلمۂ شرط ظرف مقدم تَكُوْنُوْا فعل با فاعل ظرف مقدم سے مِل کر شرط یُدْرِكْ فعل كُمْ ضمیر مفعول بہٖ اَلْمَوْتُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مِل کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۷۔ مَهْمَا جیسے مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ (جو بھی نشانی تم ہمارے سامنے لاؤ گے تاکہ اس کے ذریعے ہم پر جادو چلاؤ، تب بھی ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے)

۸۔ اِذْمَا جیسے اِذْمَا دَخَلْتَ عَلَى الْحَاكِمِ فَقُلْ لَّهٗ حَقًّا (جب تو حاکم کے پاس جاتے تو اس سے حق بات کہہ دے۔)

ترکیب | اِذْمَا دَخَلْتَ عَلَى الْحَاكِمِ فَقُلْ لَّهٗ حَقًّا.

اِذْمَا کلمۂ شرط ظرف مُقدّم دَخَلْتَ فعل با فاعل عَلَى الْحَاكِمِ جار مجرور مل کر متعلق ہوا، دَخَلْتَ فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق و ظرف مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فاء جزائیہ قُلْ فعل با فاعل لَهٗ جار مجرور مل کر

متعلق ہوا اسُ کے۔ قَوْلاً موصوف محذوف حقًّا اس کی صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول مطلق۔ قُلْ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۹۔ حَيْثُ جیسے حَيْثُ مَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جب تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا) ترکیب آسان ہے۔

فائدہ ان کلمات میں مَنْ، مَا، مَتٰى، اَنّٰى، اَيٌّ کلمات استفہام کے معنٰی میں بھی مستعمل ہوتے ہیں، اس وقت ان کے بعد ایک جملہ آتے گا۔ جیسے (۱) مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا
(۲) مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى (۳) اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ
(۴) مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
(۵) اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا۔

سوالات

۱۔ مضارع کو جزم دینے والے عامل کتنے ہیں، ان میں کتنے عامل ایسے ہیں جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں اور ان دونوں فعلوں کو کیا کہتے ہیں۔

۲۔ جزاء میں کن صورتوں میں فاء کا لانا جائز نہیں ہے اور کن صورتوں میں لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں۔ مع امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔ اِنْ شرطیہ کے علاوہ کتنے کلمات شرط ہیں جو مضارع کو جزم دیتے ہیں، مع امثلہ بیان کیجیے۔

۴۔ کن صورتوں میں جزاء کے اندر فاء لانا واجب ہے، تفصیل کے ساتھ مع امثلہ بیان کیجیے۔

۵۔ امثلۂ ذیل کے ممثل لہٗ بتایئے اور کم ازکم تین مثالوں کی ترکیب کیجیے:۔

(۱) وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ

(۲) لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (۳) لَا تُشْرِكْ بِاللهِ

(۴) إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ

(۵) وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ۔

(۶) وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

(۷) إِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

افعالِ ناقصہ

افعال ناقصہ ایسے افعال ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ اُن کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے، اُن کے فاعل کو اُن کا اِسم اور فاعل کی صفت کو اُن کی خبر کہا جاتا ہے۔

تمام افعالِ ناقصہ اور اُن کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، ان کی تعداد سترہ (۱۷) ہے

(۱) كَانَ (۲) صَارَ (۳) ظَلَّ (۴) بَاتَ (۵) أَصْبَحَ

(۶) اَضْحٰی (۷) اَمْسٰی (۸) عَادَ (۹) اٰضَ
(۱۰) غَدَا (۱۱) رَاحَ (۱۲) مَازَالَ (۱۳) مَاانْفَکَّ
(۱۴) مَابَرِحَ (۱۵) مَافَتِئَ (۱۶) مَادَامَ (۱۷) لَیْسَ

۱۔ کَانَ : استعمال کے اعتبار سے کَانَ کی چار اقسام ہیں۔
(۱) ناقصہ (۲) بمعنے صار (۳) تامّہ (۴) زائدہ

۱۔ کَانَ ناقِصَہ اپنی خبر کو اسم کے لیئے زمانۂ ماضی میں ثابت کرنے کے لیئے آتا ہے خواہ خبر منقطع ہو جاتی ہو یا دائمی ہو، جیسے کَانَ زَیْدٌ قَآئِمًا (زید کھڑا ہے) اس میں زید کے لیئے قیام ہمیشہ ثابت نہیں رہتا۔
کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (اللہ پاک جاننے والا حکمت والا ہے) اس میں اللہ پاک کے لیئے علیم اور حکیم ہونا ہمیشہ کے لیے ثابت ہے۔

۲۔ کَانَ بمعنٰے صَارَ اس صورت میں کبھی کَانَ میں ایک ضمیر شان ہوگی جس کی تفسیر آئندہ جملہ کریگا۔ جیسے شعر ؎

اِذَا مِتُّ کَانَ النَّاسُ صِنْفَانِ شَامِتٌ
وَّاٰخَرُ مُثْنٍ بِالَّذِیْ کُنْتُ اَصْنَعُ

(جب میں مر جاؤں گا تو دو طرح کے لوگ ہوں گے، کچھ لوگ خوش ہوں گے کہ اچھا ہوا ختم ہوا اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے کاموں کی تعریف کرینگے)
اس مثال میں کَانَ ، صَارَ کے معنٰی میں ہے اور اس کے اندر ضمیر شان ہے جو کَانَ کا اسم ہے اور اَلنَّاسُ صِنْفَانِ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر اس ضمیر کی تفسیر ہے اور کبھی ضمیر اس کا اسم اور مابعد خبر ہوتی ہے، جیسے کَانَ زَیْدٌ غَنِیًّا اَیْ صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا

۳۔ کَانَ تَامَّہ : صرف فاعل پر پورا ہو جاتا ہے، خبر کی ضرورت نہیں

رہتی، اُس وقت کَانَ ، ثَبَتَ یا حَصَلَ کے معنٰی میں ہوگا۔
جیسے کَانَ الْقِتَالُ ای حَصَلَ الْقِتَالُ

۴۔ کَانَ زَائِدَہ : کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساقط کر دینے سے جُملہ کے معنٰی میں کوئی اَثر نہ پڑے جیسے کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا (کیسے بات کریں ہم اُس شخص سے جو ابھی گود میں بچّہ ہی ہے۔) اس میں کَانَ زائدہ ہے، اس کے ساقط کر دینے سے کلام پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔

کَانَ تامّہ اور زائدہ، یہ دونوں ناقصہ نہیں ہوتے۔

صَارَ : اس کی وضع منتقل ہونے کے لیے ہے۔ خواہ ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف انتقال ہو، یا ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف ہو۔

اوّل کی مثال جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکری ہوگئی)
ثانی کی مثال جیسے صَارَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم ہوگیا)

یعنی زید سے جہالت کی صفت دُور ہوگئی اور اُس کے اندر علم کی صفت پیدا ہوگئی۔ کبھی صَارَ تامّہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں انتقال ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف یا ایک ذات سے دوسری ذات کی طرف ہوگا، اور اِلٰی کے ساتھ مُستعمل ہوگا۔

۱۔ اوّل کی مثال جیسے صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ (زید ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل ہوگیا۔)

۲۔ ثانی کی مثال جیسے صَارَ زَیْدٌ مِنْ عَمْرٍو اِلٰی بَکْرٍ (زید عمرو کے پاس سے مُنتقل ہوکر بکر کے پاس چلا گیا۔

اَصْبَحَ ، اَمْسٰی ، اَضْحٰی یہ تینوں فعل جُملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات (صبح ، شام ، چاشت) سے ملانے کے لیے آتے ہیں جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید صُبح کے وقت کھڑا ہوا)

اَمْسٰی زَیْدٌ مَسْرُوْرًا (زید شام کے وقت خوش ہوا۔)

اَضْحٰی زَیْدٌ حَزِیْنًا (زید چاشت کے وقت غمگین ہوا)

کبھی یہ تینوں صَارَ کے معنٰی میں آجاتے ہیں جیسے اَصْبَحَ ، اَمْسٰی ، اَضْحٰی زَیْدٌ غَنِیًّا تینوں کے معنٰی ہیں "زید غنی ہوگیا" اس کا یہ مَطلب نہیں ہے، کہ زید صُبح یا شام یا چاشت کے وقت غنی ہوا۔

کبھی یہ تینوں تَامَّہ ہوتے ہیں۔ اس صُورت میں اِن تینوں کے مَعنٰی ان کے اوقات میں داخل ہونے کے ہوں گے مثلاً اَصْبَحَ زَیْدٌ کے معنٰی ہونگے، زید صُبح کے وقت داخل ہوا۔

اسی طرح اَمْسٰی زَیْدٌ اور اَضْحٰی زَیْدٌ کو سمجھیے۔

عَادَ ، اٰضَ ، غَدَا ، رَاحَ

یہ چاروں صَارَ کے معنٰی میں ہیں جو مثال صَارَ کی ہے وہی ان چاروں کی بن جاتے گی جیسے عَادَ ، اٰضَ ، غَدَا ، رَاحَ زَیْدٌ غَنِیًّا

ظَلَّ ، بَاتَ یہ دونوں جُملہ کے مضمون کو اپنے اپنے وقتوں کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں۔ ظَلَّ دِن کے لیے اور بَاتَ رات کے لیے آتا ہے، جیسے ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا (زید تمام دِن روزہ دار رہا) بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سوتا رہا)

کبھی یہ دونوں صَارَ کے معنٰی میں آتے ہیں جیسے ظَلَّ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) یہ مَطلب نہیں کہ دِن میں غنی ہوا۔ بَاتَ عَمْرٌو فَقِیْرًا (عمرو فقیر

ہوگیا) یہ مطلب نہیں کہ عمرو رات میں فقیر ہوا)

مَا زَالَ ، مَا بَرِحَ ، مَا فَتِیَٔ ، مَا انْفَکَّ

یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں یعنی یہ بتانے کے لیے آتے ہیں کہ اُن کی خبر اُن کے اسم کے لیے ہمیشہ سے ثابت ہے۔ کلمہ مَا ان سب میں نافیہ ہے، ان سب کی مثال میں کہیے۔ مَا زَالَ ، مَا بَرِحَ ، مَا فَتِیَٔ مَا انْفَکَّ زَیْدٌ غَنِیًّا سب کے معنی ہیں۔ زید ہمیشہ غنی رہا۔

مَا دَامَ : یہ خبر کے ثابت ہونے کی مُدّت تک کسی کام کا وقت بتانے کے لیے ہے اس میں مَا مصدریہ ہے۔ مَا دَامَ اپنے اسم اور خبر سے مِل کر اپنے سے پہلے عامل کا ظرف ہوتا ہے، جیسے اِجْلِسْ مَا دَامَ زَیْدٌ جَالِسًا (بیٹھ تو جب تک زید بیٹھا ہے)

لَیْسَ : یہ جُملہ کے مضمون کی زمانۂ حال میں نفی کرتا ہے۔ لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (اس وقت زید نہیں کھڑا ہے)

ماضی کے سِوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا، یہ اصل میں لَیِسَ تھا بروزن سَمِعَ تخفیف کی وجہ سے یا کو ساکن کر دیا گیا۔

سوالات

۱۔ افعال ناقصہ کتنے ہیں اور اُن کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۲۔ کَانَ کی کتنی اقسام ہیں ہر ایک کا مطلب مَع مثال لکھیے۔

۳۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور کَانَ کی قسم متعین کیجیے۔

(۱) وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا (۲) وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ

(۳) اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَا (۴) وَاِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ

فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ (۵) وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا

(۴) صَارَ کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں، مع امثلہ بیان کیجیے۔

(۵) اَصْبَحَ، اَمْسٰى، اَضْحٰى ان تینوں کا موضوع لہٗ کیا ہے؟
اور استعمال کی کتنی صورتیں ہیں، ہر ایک کی مثال بیان کیجیے؟

(۶)۔ عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ یہ چاروں کس معنٰی میں مستعمل ہوتے ہیں؟

(۷) ظَلَّ، بَاتَ یہ دونوں کس لیے وضع کیے گئے ہیں؟ ایسی مثال بتایئے
جس میں اُن کا استعمال صَارَ کے معنٰی میں ہو۔

(۸) مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَكَّ ان میں مَا کیسا ہے اور
ان کی وضع کون سے معانی کے لیے ہے۔

(۹) مَادَامَ اور لَيْسَ کا موضوع لہٗ بتایئے۔

۱۰۔ امثلۂ ذیل کا ممثّل لہٗ بتایئے اور اُن کی ترکیب کیجیے؟

(۱) فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا (۲) تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ

(۳) لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا (۴) مَا دُمْتُمْ حُرُمًا

(۵) ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا (۶) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ

(۷) فَنَظَلَّ لَهَا عَاكِفِيْنَ (۸) اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

(۹) اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا (۱۰) فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ

(۱۱) يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا

افعالِ مُقاربہ

افعال مُقاربہ ایسے افعال ہیں جو خبر کے قریب ہونے پر دلالت کرتے ہیں، اور یہ چار ہیں۔ (۱) عَسٰی (۲) کَادَ (۳) کَرُبَ (۴) اَوْشَكَ

یہ سب اس بات میں شریک ہیں کہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اُن کی خبر ہمیشہ فعل مُضارع ہوتی ہے، البتّہ استعمال میں کچھ اِن میں فرق ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ **عَسٰی** : یہ اُمید کے لیے آتا ہے اور اس کی خبر فعل مُضارع ہوتی ہے جس پر اکثر اَنْ آتا ہے۔ جیسے عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ
اور کبھی خبر سے اَنْ حذف کردیا جاتا ہے، جیسے اگر فعل مُضارع اَنْ مصدریہ کے ساتھ عَسٰی کا فاعل واقع ہو تو پھر اُس کے لیے خبر کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے، اس صورت میں عَسٰی تامّہ ہوتا ہے۔ جیسے عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ

ترکیب | عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ

عَسٰی فعلِ مقارِب، لفظ اللّٰهُ اس کا اسم اَنْ ناصبہ یَاْتِیَ فِعل، ضمیر اس میں فاعل بَاء حرفِ جار۔ اَلْفَتْحِ مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا یَاْتِیَ فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی عَسٰی کی۔ عَسٰی فعل مُقارِب اپنے اسم اور خبر سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب | عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ

عَسٰی فعل مقارب اَنْ یَّخْرُجَ فعل۔ زَیْدٌ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مصدر کی تاویل میں ہو کر عَسٰی کا فاعل۔ عَسٰی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ **کَادَ** : یہ حصول خبر کے قرب کو بتانے کے لیئے آتا ہے، اور اس کی خبر اکثر فعلِ مضارع بغیر اَنْ کے ہوتی ہے، جیسے کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ (قریب ہے کہ زید آئے)

کبھی اس کی خبر پر اَنْ آجاتا ہے جیسے کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔ (قریب ہے کہ فقر اور تنگی کفر کا سبب ہو جاتے")

ترکیب کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ

کَادَ فعل مُقارب زَیْدٌ اس کا اِسم یَجِیْئُ فعل، فعل اپنے فاعل سے مِل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہو کر کَادَ کی خبر (ترکیب آسان ہے)

ترکیب کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔

کَادَ فعل مُقارِب زَیْدٌ اس کا اسم اَنْ مصدریہ یَکُوْنُ فعل ناقِص اس میں ضمیر اس کا اسم کُفْرًا خبر۔ فعل ناقِص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر کَادَ کی خبر الخ

۳۔ **کَرُبَ وَ اَوْشَکَ** :

یہ دونوں شروع کر دینے کے لیے آتے ہیں، یعنی یہ بتاتے ہیں کہ اُن کے فاعل نے خبر کو شروع کر دیا ہے۔ کَرُبَ کی خبر بغیر اَنْ کے آتی ہے اور اَوْشَکَ کی خبر اَنْ کے ساتھ آتی ہے، جیسے کَرُبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ (زید نے نکلنا شروع کر دیا) اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّجِیْئَ (زید نے آنا شروع کر دیا)

بعض لوگوں نے طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ کو بھی افعال مقاربہ میں شمار

کیا ہے، یہ بھی مُضارع پر داخل ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کی خبر پر اَنْ نہیں آتا جیسے طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (حضرت آدم اور حضرت حوّاء علیہما السّلام اپنے اُوپر جنّت کے پتّے سینے لگے) جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ (رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کا سَر سہلانے لگے) رَأْسَهٗ میں ضمیر حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف لَوٹتی ہے۔ اَخَذْتُ اَكْتُبُ (میں لکھنے لگا)

سوالات

۱۔ افعالِ مُقاربہ کتنے ہیں اور اُن کا کیا عمل ہے؟

۲۔ اُن میں کس چیز میں اشتراک ہے اور کس چیز میں افتراق ہے۔

۳۔ عَسٰی اور کَادَ کی خبر کیسی ہوتی ہے۔ کَرُبَ اور اَوْشَكَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۴۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا ممثّل لہٗ متعین کیجیے۔

(۱) كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ

(۲) وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ

(۳) هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ

(۴) اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

(۵) كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا

افعالِ قُلُوب

یہ سات افعال ہیں (۱) عَلِمْتُ (۲) رَاَیْتُ (۳) وَجَدْتُ یہ تین یقین کے لیتے ہیں۔

(۴) حَسِبْتُ (۵) ظَنَنْتُ (۶) خِلْتُ یہ تین شک کے لیے ہیں۔

(۷) زَعَمْتُ یہ دونوں کے لیے مشترک ہے، ان کے اندر چونکہ شک اور یقین کے معنیٰ پاتے جاتے ہیں، اس وجہ سے ان کو افعال شک ویقین بھی کہتے ہیں اور چونکہ شک اور یقین کا تعلق قلب سے ہوتا ہے۔ اس وجہ سے افعالِ قُلوب بھی کہتے ہیں۔

یہ افعال مُبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول ہونے کی وجہ سے نَصب دیتے ہیں، جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا / زَیْدٌ فَاضِلٌ پہلے مبتداء اور خبر تھے۔ عَلِمْتُ کے داخل ہونے کے بعد دونوں اس کے مفعول واقع ہوتے، اسی طرح باقی افعال کو سمجھیئے۔

رَاَیْتُ سَعِیْدًا کَاتِبًا (میں نے سعید کو کاتب جانا)

وَجَدْتُ خَالِدًا اَمِیْنًا (میں نے خالد کو امین پایا)

یہ تینوں یقین کے لیے ہیں۔

حَسِبْتُ زَیْدًا صَائِمًا (میں نے زید کو روزہ رکھنے والا گمان کیا)

ظَنَنْتُ عَمْرًوا قَارِیًا (میں نے عمرو کو قاری گمان کیا)

خِلْتُ خَالِدًا نَآئِمًا (میں نے خالد کو سونے والا خیال کیا۔)

یہ تینوں شک کے لئے ہیں۔

زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْرًا (میں نے اللہ کو غفور جانا)

یہ برائے یقین ہے۔

زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ شَکُوْرًا (میں نے شیطان کو شکر کرنے والا گمان کیا)

یہ برائے شک ہے

افعالِ قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہے۔ یہ جائز نہیں کہ ایک کو ذِکر کریں اور دوسرے کو حذف کر دیں یہ ہو سکتا ہے کہ دونوں کو حذف کر دیں۔

افعالِ قلوب اگر مُبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہوں یا دونوں کے بعد ہوں تو پھر اُن کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ اور زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ

اسی طرح ہمزۂ استفہام سے پہلے یا مَا نافیہ سے پہلے یا لامِ ابتداء سے پہلے واقع ہوں تو اس وقت بھی عمل باطل ہو جائیگا، جیسے عَلِمْتُ أَزَیْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو، عَلِمْتُ مَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ، عَلِمْتُ لَزَیْدٌ مُنْطَلِقٌ

فائدہ کبھی ظَنَنْتُ، اِتَّهَمْتُ کے معنٰی میں اور عَلِمْتُ عَرَفْتُ کے معنٰی میں اور رَأَیْتُ أَبْصَرْتُ کے معنٰی میں اور وَجَدْتُ أَصَبْتُ کے معنٰی میں مُستعمل ہوتے ہیں، اس صورت میں اُن کے لیے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس وقت یہ افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتے، اس لئے کہ ان کے معانی کا تعلق قلب سے نہیں ہوتا۔

سوالات

۱۔ افعالِ قلوب کتنے ہیں اور کن معانی کے لیے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے؟

۲۔ افعالِ قلوب کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور اُن کا دوسرا نام افعال شک و یقین کیوں ہے؟

۳۔ افعالِ قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفاء جائز ہے یا نہیں۔ اس کی وجہ اُستاد سے دریافت کر کے یاد کر لیجیے۔

۴۔ افعالِ قلوب کا عمل کتنی صورتوں میں باطل ہو جاتا ہے؟

۵۔ ان میں سے کتنے فعل ایسے ہیں جو شک اور یقین کے دوسرے معانی میں مستعمل ہوتے ہیں اور اس وقت ان کا کیا حکم ہے۔

۶۔ مندرجہ ذیل امثلہ کی ترکیب کیجیے اور ہر ایک کا ممثل لہٗ متعین کیجیے۔

(۱) وَاِنِّیْ لَاَظُنُّکَ یَا فِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝

(۲) فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ (۳) تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا

(۴) لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّکُمْ (۵) زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا

(۶) لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ

(۷) وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی (۸) رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا۔

(۹) بَلْ زَعَمْتُمْ اَنْ لَّنْ نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا ۝

(۱۰) اَیْنَ شُرَکَآؤُکُمُ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ

(۱۱) یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی ۝

افعال مدح وذم

افعال مَدح وذَم چار ہیں :-
نِعْمَ اور حَبَّذَا یہ دونوں مَدح اور تعریف کے لیے آتے ہیں۔
بِئْسَ اور سَاءَ یہ دونوں ذَم اور بُرائی کے لیے آتے ہیں۔
نِعْمَ ، بِئْسَ ، سَاءَ کے فاعل کی تین صُورتیں ہیں۔

(۱) مُعرّف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید کیسا اچھا آدمی ہے)

(۲) مُعرّف باللام کی طرف مُضاف ہو، جیسے نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ (آدمی کا غلام زید کیسا اچھا ہے) یہ دونوں صُورتیں زیادہ واقع ہوتی ہیں۔

(۳) فاعل ضمیر ہو جس کی تمیز نکرہ موصوفہ ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ (کیا ہی اچھا ہے آدمی ہونے کے اعتبار سے) زید اور یہی مثالیں بِئْسَ اور سَاءَ کی ہوسکتی ہے۔

افعال مَدح وذَم کے بعد ایک اِسم مَرفوع آتا ہے جس کی تعریف یا مذمت کی جاتی ہے اس اسم کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں اور یہ اسم ان افعال کے فاعل کے مطابق ہوتا ہے، اس کی ترکیب میں دو احتمال ہیں۔

(۱) یہ اسم مبتدا مؤخر ہو اور اُس کا ماقبل خبر مقدم

(۲) اُس کا ماقبل فعل فاعل مل کر علیحدہ جُملہ ہوا، اور اسم مُبتدا محذوف کی خبر ہو، اس صُورت میں دو جُملے ہوں گے۔

کبھی مخصوص بالمدح والذم کو قرینہ پائے جانے کی وجہ سے حذف کر دیتے ہیں جیسے نِعْمَ الْمُجَاهِدُونَ یہاں نَحْنُ محذوف ہے

کبھی نِعْمَ کا فاعل ضمیر مُبہم ہوتی ہے اور اُس کی تمیز بجائے نکرہ منصوبہ کے کلمہ مَا کے ساتھ لاتے ہیں جیسے فَنِعِمَّا هِیَ اس کی اصل ہے۔ نِعْمَ شَيْئًا هِیَ اس میں نِعْمَ کا فاعل ضمیر ہے جس کی تمیز مَا بمعنٰی شَیْءٌ ہے اور هِیَ ضمیر مخصوص بالمدح ہے۔

ترکیب | نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

نِعْمَ فعل رَجُلُ فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر خبر مقدم زَيْدٌ مبتداءِ مؤخر مُبتداء مؤخر خبر مقدم سے مِل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا نِعْمَ الرَّجُلُ فعل فاعل مل کر علیحدہ جُملہ فعلیہ ہوا۔

زَيْدٌ خبر هُوَ ضمیر مُبتدا محذوف، مُبتدا، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب | نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ

نِعْمَ فعل غُلَامُ الرَّجُلِ مُضاف مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل، باقی ترکیب آسان ہے۔

ترکیب | نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ

نِعْمَ فعل اس میں ضمیر پوشیدہ ممیز۔ رجُلًا تمیز، ممیز تمیز مل کر فاعل۔ باقی ترکیب آسان ہے۔

حَبَّذَا میں حَبَّ فعل مَدح ہے اور ذَا اس کا فاعل ہے اس کے بعد جو اسم آئیگا وہ مخصُوص بالمدح ہوتا ہے۔

سَوَالات

۱۔ افعال مَدح و ذَم کتنے ہیں اور اُن کی وجہ تسمیّہ کیا ہے؟

۲۔ نِعْمَ ، بِئْسَ ، سَاءَ کے فاعل کی کتنی صُورتیں ہیں، مع اَمثلہ بیان کیجیے

۳۔ اِن تینوں میں اور حَبَّذَا میں استعمال کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

۴۔ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کس اسم کو کہتے ہیں اور وہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے؟

۵۔ ایسی مثال بیان کیجیے جس میں مخصوص کو حذف کیا گیا ہو۔

۶۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور مثال کا ممثّل لہٗ بتایئے۔

۱۔ فَنِعْمَ الْمُجَاهِدُوْنَ (۲) نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ

(۳) نِعْمَ الثَّوَابُ (۴) بِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِيْنَ

(۵) بِئْسَ الْمَصِيْرُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا (۶) بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا

(۷) سَآءَ سَبِيْلًا (۸) سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

(۹) فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ

اَفعالِ تعجّب

فعلِ تعجّب ایسے فعل کو کہتے ہیں جس سے تعجّب ظاہر کیا جائے اس کے دو صیغے ہیں۔

۱۔ مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا۔ اس میں لفظ مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ ہے اور ضمیر مفعول کی جگہ زَيْدًا اسم ظاہر واقع ہوا ہے۔

ترکیب | مَا اَحْسَنَ زَيْدًا

مَا مبتدا اَحْسَنَ فعل ضمیر اس میں جو مَا کی طرف راجع ہے، فاعل زَيْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مَا کی

خبر، مبتدا، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

بعض نحویوں کے نزدیک اس کی ترکیب اس طرح ہوگی۔

مَا اسمِ موصول اور اَحْسَنَ زَیْدًا فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مبتدا۔ اور شَیٌٔ عَظِیْمٌ اس کی خبر محذوف، مبتدا، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ دوسرا صیغہ اَفْعِلْ بِہٖ ہے جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ اس میں اَحْسِنْ امر کا صیغہ ہے لیکن معنیٰ میں اَحْسَنَ ماضی کے ہے۔ اور ما زائدہ ہے زَیْدٌ اس کا فاعل ہے۔

جس فعل سے اسم تفضیل آتا ہے، اسی سے فعل تعجب بھی آتا ہے، اسم تفضیل کے بنانے کا قاعدہ تسہیل الصرف میں دیکھیے

جس فعل سے فعل تعجب نہیں آتا، اگر اس سے تعجب کے معنیٰ ادا کرنے ہوں تو جو لفظ شدّت اور قوت پر دلالت کرتا ہو، اس کو ان دونوں میں سے ایک کے وزن پر لا کر اس فعل کے مصدر سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے، جس سے تعجب کے معنیٰ ادا کرنا ہوں جیسے مَا اَشَدَّ اِسْتِخْرَاجُہٗ، اَشْدِدْ بِاِسْتِخْرَاجِہٖ

سوالات

۱۔ فعل تعجب کی تعریف کیجیے۔

۲ اسکے کتنے صیغے ہیں مع مثال بیان کیجیے۔

۳ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے فعل تعجب کس طرح بنایا جائے گا۔

۴۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے

اَسْمِعْ بِھِمْ وَاَبْصِرْ مَا اَصْبَرَھُمْ عَلَی النَّارِ

حرف

اسم اور فعل کی بحث کے بعد حرف کا بیان شروع کیا جاتا ہے۔

حرف ایسے کلمہ کو کہتے ہیں جس کے معنی مستقل نہ ہوں اور بغیر دوسرے کلمہ کے ملاتے اس کے معنی سمجھ میں آئیں۔

حروف کی سترہ اقسام ہیں :-

۱۔ حروفِ جر — ۲۔ حروف مشبہ بہ فعل
۳۔ حروفِ عطف — ۴۔ حروفِ تنبیہ
۵۔ حروف ندا۔ — ۶۔ حروف ایجاب
۷۔ حروفِ زیادت — ۸۔ حروف تفسیر
۹۔ حروفِ مصدر — ۱۰۔ حرف تحضیض
۱۱۔ حروفِ توقع — ۱۲۔ حروفِ استفہام
۱۳۔ حروفِ شرط — ۱۴۔ حروف ردع
۱۵۔ تائے تانیث ساکنہ — ۱۶۔ تنوین
۱۷۔ نونِ تاکید

حروفِ جارہ

حرفِ جر ایسے حرف کو کہتے ہیں جو فعل یا معنیٰ فعل کو اپنے متصل اسم تک پہنچا دے، ایسے حروف کی تعداد سترہ ہے جن کو اس شعر میں جمع کیا گیا ہے۔

باؔ، تاؔؤ، کافؔ، و لامؔ، و واؔؤ، و مُنذؔ، و مُذؔ، خلاؔ
رُبّؔ، حاشاؔ، مِنؔ، عَدَاؔ، فیؔ، عَنؔ، علےؔ، حَتّٰیؔ، اِلٰیؔ

۱۔ الباؔ یہ بہت سے مَعانی کے لیے آتا ہے۔ چند مَعانی جن میں باؔ۔ کا استعمال زیادہ ہے، وہ بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱) الصاق کے لئے: الصاق کے معنیٰ ہیں ایک شئے کا دوسری شئے سے مِلنا۔ خواہ یہ مِلنا حقیقۃً ہو جیسے بِہٖ دَآءٌ اس کو مرض ہے، مرض کا اتصال آدمی کے ساتھ حقیقۃً ہوتا ہے، یا اتصال حُکماً ہو، جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (مَیں زید کے پاس سے گزرا) زید کے پاس سے گزرنے کا مَطلب یہ ہے کہ میں ایسی جگہ سے گزرا کہ اس جگہ سے زید قریب ہے۔

(۲) اِستعانۃ (مَدد چاہنے کے لئے) جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم کی مَدد سے لِکھا)

(۳) تعلیل کے لیئے: (علت بیان کرنے کے لیے) جیسے اللہ جل شانہٗ کا قول اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ اس میں ظلم کی علت بیان کی گئی ہے اور وہ بچھڑے کو معبود بنانا ہے

(۴) مُصاحبت کے لیے، جیسے خَرَجَ زَیْدٌ بِعَشِیْرَتِہٖ (زید اپنے قبیلہ کے ساتھ نکلا)

(۵) مُقابلہ کے لیے: جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ (مَیں نے گھوڑا سو دینار کے مُقابلے میں بیچا) یعنی اس کی قیمت میں مجھے سو دینار ملے۔

(۶) تعدیہ کے لیے: (متعدّی بنانے کے لیے) جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ (مَیں زید کو لے گیا) ذَھَبْتُ لازم ہے باؔ کی وجہ سے متعدّی

ہو گیا۔

۷۔ ظرفیت کے لیئے: یعنی اس کا مابعد ماقبل کے لیئے ظرف ہو، جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (میں مسجد میں بیٹھا)

۸۔ کبھی باء زائد ہوتی ہے، نفی اور ما استفہامیہ کی خبر میں تو قیاساً زائد ہوتی ہے جیسے مَا زَیْدٌ بِقَائِمٍ، ھَلْ زَیْدٌ بِقَائِمٍ اور دیگر مقامات میں سماعاً زائد ہوتی ہے، چنانچہ مُبتدا۔ یا اس کی خبر میں جو باء داخل ہو وہ زائد ہوتی ہے۔ جیسے بِحَسْبِكَ زَیْدٌ یہاں حَسْبُكَ مبتدا۔ ہے اور باء زائد ہے اور حَسْبُكَ بِزَیْدٍ میں زَیْدٌ خبر ہے اس پر باء زائد ہے۔ اسی طرح کَفیٰ کے فاعل میں جو باء ہوتی ہے وہ بھی زائد ہوتی ہے، جیسے کَفیٰ بِاللّٰہِ اس میں لفظ اللّٰہ کَفیٰ کا فاعل ہے اس میں باء زائد ہے۔

اور کبھی کبھی مفعول پر باء زائد آجاتی ہے۔ جیسے اَلْقیٰ بِیَدِہٖ اس میں یَدَہٗ مفعول ہے، اس پر باء زائد ہے۔

باء کے اور بھی معانی ہیں جو بڑی کتابوں میں آپ کو معلوم ہونگے (انشاءاللہ)

۲۔ التّاء قسم کے لیے

اس طرح واؤ اور یاء بھی قسم کے لیے آتے ہیں لیکن ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ تاء اسم ظاہر میں صرف اللہ جل شانہٗ کے نام کے ساتھ خاص ہے، اللہ تعالےٰ کے علاوہ باقی ناموں پر داخل نہیں ہوتی۔ صرف تَاللّٰہِ کہا جائے گا۔ تَالرَّحْمٰنِ وغیرہ نہیں کہہ سکتے، اور واؤ اسم ظاہر کے ساتھ تو خاص ہے لیکن اللہ اور اُس کے دوسرے صفاتی ناموں پر بھی داخل ہوتا ہے، جیسے وَاللّٰہِ، وَالرَّحْمٰنِ اور باء ان دونوں سے عام ہے، نیز اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں میں داخل ہوتی ہے

مثلاً بِاللہِ ، بِالرَّحْمٰنِ ، بِکَ تینوں صورتیں جائز ہیں۔

جاننا چاہیے کہ قسم کے لیے جوابِ قسم کا ہونا ضروری ہے، اگر جوابِ قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اس کے شروع میں اِنَّ یا لامِ ابتداء کا لانا ضروری ہے جیسے وَاللہِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اور وَاللہِ لَزَیْدٌ قَائِمٌ

اگر جوابِ قسم جملہ اسمیہ منفیہ ہو تو اُس کے شروع میں مَا یا لَا یا اِنْ نافیہ لایا جاتے گا۔ جیسے وَاللہِ مَا زَیْدٌ قَائِمًا ، وَاللہِ لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو (قسم اللہ کی نہ زید گھر میں ہے اور نہ عمرو) وَاللہِ اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ قسم خدا کی زید کھڑا نہیں ہے)

اگر جوابِ قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو اس کے شروع میں لام اور قَدْ دونوں یا صرف لَامْ لایا جائیگا، جیسے وَاللہِ لَقَدْ قَامَ زَیْدٌ اور وَاللہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا۔

اگر جوابِ قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہو تو اگر فعل ماضی ہو تو شروع میں مَا لایا جاتے گا جیسے وَاللہِ مَا قَامَ زَیْدٌ اور اگر فعل مضارع ہو تو شروع میں مَا یا لَا یا لَنْ لایا جائیگا، جیسے وَاللہِ مَآ اَفْعَلَنَّ کَذَا ، وَاللہِ لَا اَفْعَلَنَّ کَذَا ، وَاللہِ لَنْ اَفْعَلَ کَذَا۔

ترکیب | وَاللہِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

واؤ، جارہ قسمیہ ، لفظ اللہِ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اُقْسِمُ فعل کے، اُقْسِمُ فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قسم اِنَّ حرف مشبہ بالفعل زَیْدًا اسم قَائِمٌ خبر اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم۔ قسم جوابِ قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

باقی مثالوں کی ترکیب اس ترکیب کی روشنی میں استاذ کی مدد سے کر لی جاتے۔

۳- اَلْکَافُ یہ تشبیہ کے لیئے ہے، جیسے زَیْدٌ کَعَمْرٍو (زید عمرو کے مشابہ ہے) اور زائد بھی ہوتا ہے، جیسے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ اور کبھی بجائے حرف کے اسم ہوجاتا ہے۔ جیسے یَضْحَکْنَ کَالْبَرَدِ الْمُنْهَمِرِ (وہ عورتیں ہنستی ہیں برسنے والے اُولے کے مثل) یہاں کاف مثل کے معنٰی میں ہے۔

۴- اَللَّامُ (۱) اختصاص کے لیئے یعنی ایک شئے کو دوسری شئ کے ساتھ خاص کرنے کے لیئے۔ جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ۔ (جُل گھوڑے کے لیئے خاص ہے) اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (مال زید کے لیئے خاص ہے)

۲- تعلیل کے لیے (علت بیان کرنے کے لیے) جیسے ضَرَبْتُهٗ لِلتَّادِیْبِ (میں نے اس کو ادب سکھانے کے لیے مارا۔)

۳- کبھی زائد ہوتا ہے جیسے رَدِفَ لَکُمْ۔ یہ رَدِفَکُمْ کے معنٰی میں ہے وہ تمہارا ردیف ہوا، یعنی تمہارے پیچھے ایک ہی سواری پر سوار ہوا۔

۴- عَنْ کے معنٰی میں آتا ہے، جب قول اور اُس کے مشتقات کے ساتھ مستعمل ہو جیسے قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (کہا کافروں نے مؤمنوں سے)

۵- مِنْ (۱) ابتداءِ غایت کے لیے: یعنی کسی مُسافت کی ابتداء بتانے کے لیے جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں اِلٰی کا استعمال درست ہو جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ (میں بصرہ سے کوفہ تک چلا)

(۲) تبیین کے لیے: یعنی کسی شئے مبہم کو واضح کرنے کے لیے، اس کی

علامت یہ ہے کہ مِنۡ کی جگہ اسم موصول کا لانا درست ہو جیسے فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ یہاں مِنَ الۡاَوۡثَانِ کی جگہ اَلَّذِیۡ ھُوَ الۡاَوۡثَان کہنا درست ہے۔ (پس بچو گندگی یعنے بتوں سے)

(۳) کبھی زیادہ ہوتا ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اگر اس کو ساقط کر دیا جائے، تو معنٰی میں کوئی خرابی نہ ہو جیسے مَا جَآءَنِیۡ مِنۡ اَحَدٍ اس مثال میں اگر مِنۡ کو حذف کر دیا جائے تو معنٰی میں خرابی نہ ہوگی۔

(۴) کبھی تبعیض کے لیے: یعنی بعض کے معنٰی میں آتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ مِنۡ کے بجائے، لفظ بعض کا استعمال ہو سکتا ہو، جیسے اَخَذۡتُ مِنَ الدَّرَاھِمِ، بمعنٰی اَخَذۡتُ بَعۡضَ الدَّرَاھِمِ۔

۶۔ اِلٰی یہ انتہائے غایت کے لیے ہے یعنی کسی کام کی انتہا کو بتانے کے لیے جیسے سِرۡتُ مِنَ الۡبَصۡرَةِ اِلَی الۡکُوۡفَةِ کبھی مَعَ کے معنٰی میں بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡھَکُمۡ وَاَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ اَیۡ مَعَ الۡمَرَافِقِ (اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں کے ساتھ دھوؤ۔)

۷۔ حَتّٰی انتہائے غایت کے لیے: جیسے نِمۡتُ الۡبَارِحَةَ حَتَّی الصَّبَاحِ (میں گزشتہ رات صبح تک سویا۔)

سِرۡتُ الۡبَلَدَ حَتَّی السُّوۡقِ (میں شہر میں چلا بازار تک)

(۲) مَعَ کے معنٰی میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ جیسے قَدِمَ الۡحَاجُّ حَتَّی الۡمُشَاةِ (حاجی لوگ پیدل چلنے والوں کے ساتھ آ گئے) اور قَرَأۡتُ وِرۡدِیۡ حَتَّی الدُّعَاءِ اَیۡ مَعَ الدُّعَاءِ (میں نے اپنا وظیفہ پڑھا دعاء کے ساتھ۔)

حتّٰی اسمِ ظاہر پر داخل ہوتا ہے، اسمِ ضمیر پر داخل ہونا شاذ ہے، چنانچہ حتّاہُ کہنا جائز نہیں۔

۸۔ فِی (۱) ظرفیت کے لیے، جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ (زید گھر میں ہے۔ اَلْمَآءُ فِی الْکُوْزِ (پانی کوزے میں ہے)

(۲) کبھی کبھی عَلٰی کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ اَیْ عَلٰی جُذُوْعِ النَّخْلِ (میں تم کو ضرور سُولی دوں گا کھجور کے تنوں پر)

۹۔ عَلٰی (۱) یہ استعلاء یعنے بُلندی چاہنے کے لیے ہے خواہ استعلائے حقیقی ہو جیسے زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ (زید چھت پر ہے) یا استعلاء مجازی ہو جیسے عَلَیْہِ دَیْنٌ (اُس پر قرض ہے)

(۲) کبھی باء کے معنیٰ میں آتا ہے، جیسے مَرَرْتُ عَلَیْہِ، مَرَرْتُ بِہٖ کے معنیٰ میں ہے۔

(۳) کبھی فِیْ کے معنیٰ میں آتا ہے، جیسے اِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ اَیْ فِیْ سَفَرٍ (اگر تم سفر میں ہو)

۱۰۔ عَنْ یہ بُعد اور تجاوز کے لیے آتا ہے جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (مَیں نے تیر کمان سے پھینکا) یعنے تیر کمان سے تجاوز کر گیا۔

۱۱۔ مُذْ / مُنْذُ یہ ابتدائے غایت کے لیے آتے ہیں زمانۂ ماضی میں جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ یا مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مَیں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔

کبھی پوری مدت کے معنیٰ میں آتے ہیں مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ یا مُنْذُ

یَوْمَیْنِ (مَیں نے اس کو دو دِن سے نہیں دیکھا) یعنی نہ دیکھنے کی پوری مدت دو دِن ہے۔

۱۲۔ رُبَّ | یہ تقلیل کے لیے ہے یعنی کسی چیز کی قلت بیان کرنے کے لیے آتا ہے، اُس کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوتا ہے اس کا متعلق فعل ماضی ہوتا ہے، جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (سخی آدمی کم ہیں جن سے مَیں نے مُلاقات کی)

ترکیب | رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ

رُبَّ حرفِ جار رَجُلٍ کَرِیْمٍ موصوف صفت سے مِل کر مجرور جار مجرور سے مِل کر متعلق ہوا۔ لقیت فعل کے، لَقِیْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق مقدم سے مِل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رُبَّ کبھی ضمیر مُبہم یعنی ضمیر غائب پر داخل ہوتا ہے اور اُس کی تمیز نکرہ موصوفہ لائی جاتی ہے، جیسے رُبَّہٗ رَجُلًا جَوَادًا (کم ہے وہ سخی ہونے کے اعتبار سے)

ترکیب | رُبَّہٗ رَجُلًا جَوَادًا

رُبَّ حرفِ جار ہَا ضمیر ممیز رَجُلًا موصوف جَوَادًا صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر تمیز، ممیز تمیز سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ لَقِیْتُ فعل کے، باقی ترکیب آسان ہے۔

۱۳۔ حَاشَا / خَلَا / عَدَا | اِن میں سے ہر ایک استثناء کے لیے مُستعمل ہوتا ہے۔

جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ خَلَا زَیْدٍ عَدَا زَیْدٍ سَب کے معنیٰ ہیں (آئی میرے پاس قوم سوا زید کے)

ترکیب | جَآءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ

جَآءَ فعل/ن وقایہ یائے متکلم مفعول بہ اَلْقَوْمُ فاعل حَاشَا حرف جار۔ زَیْدٍ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا جَآءَ فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

باقی ترکیب اسی طرح کیجیے

بعض نحویوں کے نزدیک یہ تینوں فعل ہیں۔ ان کے اندر ضمیر فاعل ہے اور اس کے بعد والا اسم مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا/ خَلَا زَیْدًا/ عَدَا زَیْدًا۔

ترکیب | جَآءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا

جَآءَنِی کی ترکیب حسب سابق اَلْقَوْمِ ذوالحال حَاشَا زَیْدًا فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال/ ذوالحال حال سے مل کر فاعل باقی ترکیب آسان ہے۔

خَلَا اور عَدَا اگر مَا کے بعد واقع ہوں، جیسے مَا خَلَا زَیْدًا و مَا عَدَا زَیْدًا/ یا شروع کلام میں واقع ہوں جیسے خَلَا الْبَیْتُ زَیْدًا وَعَدَا الْقَوْمُ زَیْدًا، ان دونوں صورتوں میں یہ فعل واقع ہوں گے۔

ترکیب | مَا خَلَا زَیْدًا

مَا خَلَا فعل، اس میں ضمیر فاعل۔ زَیْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

۱۔ حروف جارہ کی تعداد مع امثلہ بیان کیجیے۔

۲۔ باء، تاء، واؤ میں قسم کے لیے استعمال کی صورت میں کیا فرق ہے۔

۳۔ مندرجہ ذیل صورت میں جواب قسم کس طرح کا ہوگا۔

(۱) جوابِ قسم جملہ اسمیہ مثبتہ یا منفیہ ہو۔

(۲) فعل ماضی مثبت ہو

(۳) مضارع منفی ہو یا ماضی منفی ہو۔

۴۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور بتائیے کہ ان مثالوں میں حرف جار کا استعمال کن معانی میں ہوا ہے۔

(۱) وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲) كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيلًا

(۳) إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔

(۴) تَاللّٰهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ (۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(۶) مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا۔

(۷) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ۔

(۸) لَا تُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ (۹) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا۔

(۱۰) لَا رَيْبَ فِيهِ (۱۱) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ

(۱۲) اِجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ (۱۳) حَقِيقٌ عَلٰى أَنْ لَا أَقُولَ

(۱۴) فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ (۱۵) تَتْلُوا الشَّيٰطِينُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ

(۱۶) وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِينَ (۱۷) رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا

حروف مُشَبَّہ بالفعل

یعنے ایسے حرُوف جو عمل میں فعل کے مُشابہ ہیں۔

یعنی جس طرح فعل ایک اسم کو رفع دیتا ہے جو اس کا فاعل ہوتا ہے اور ایک اسم کو نصب دیتا ہے جو اس کا مفعُول ہوتا ہے، اسی طرح یہ حرُوف بھی ایک اسم کو رفع اور ایک اسم کو نصب دیتے ہیں اور یہ حرُوف چھ ہیں۔

(۱) اِنَّ (۲) اَنَّ (۳) کَاَنَّ (۴) لٰکِنَّ (۵) لَیْتَ (۶) لَعَلَّ

یہ سب اس بات میں تو شریک ہیں کہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں لیکن ہر ایک کے معنیٰ علیحدہ علیحدہ ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔

اِنَّ وَ اَنَّ یہ دونوں جُملہ اسمیّہ کے مضمُون کو ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ اِنَّ شروع کلام میں آتا ہے اور اَنَّ درمیانِ کلام میں آتا ہے، جیسے اِنَّ زَیْدًا قَآئِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے) یعنی مَیں نے زید کے قیام کو ثابت کیا ہے۔

بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ (مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ زید چلنے والا ہے) یعنے مجھ کو زید کے چلنے کا ثبوت پہنچا۔

ترکیب اِنَّ زَیْدًا قَآئِمٌ

اِنَّ حرفِ مشبّہ بہ فعل زَیْدًا اس کا اسم قَآئِمٌ اس کی خبر۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جُملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ

بَلَغَ فعل نون وقایہ یائے ضمیر متکلم مفعول بہ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ اَنَّ حرفِ مشبّہ بہ فعل، زَیْدًا اس کا اسم مُنْطَلِقٌ اس کی خبر۔ اَنَّ

اپنے اسم اور خبر سے مِل کر جملہ اسمیّہ خبریّہ ہو کر مفرد کی تاویل میں ہو کر بَـلَغَ فعل کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مِل کر جملہ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

كَأَنَّ یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے، جیسے كَأَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (گویا کہ زید شیر ہے۔)

ترکیب اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ کی طرح ترکیب کیجئے۔

لٰكِنَّ یہ استدراک کے لیے ہے یعنی اس وہم کو دُور کرنے کے لیے ہے جو پہلے کلام سے پَیدا ہوتا ہے، اسی لیے یہ ایسے دو کلموں کے درمیان آتا ہے جن کا مفہوم مختلف ہو۔ خواہ دونوں مثبت ہوں، یا ایک مُثبت ہو اور ایک منفی ہو، جیسے غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ (زید غائب ہے لیکن بکر حاضر ہے) مَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرًوا جَاءَنِيْ (میرے پاس زید نہیں آیا لیکن عمرو میرے پاس آیا۔)

ترکیب غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ

غَابَ زَيْدٌ فعل اپنے فَاعل سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریّہ ہو کر مستدرک منہ لٰكِنَّ حرف مشبہ بہ فعل۔ فعل اپنے اسم اور خبر سے مِل کر جملہ اسمیّہ خبریّہ ہو کر مستدرک، مُستدرک منہ اپنے مُستدرک سے مِل کر جملہ استدراکیہ ہوا۔

لَيْتَ یہ تمنّٰی یعنے آرزو کو ظاہر کرنے کے لیے ہے۔ جیسے لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ (کاشکہ زید کھڑا ہوتا۔)

اس کی ترکیب اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ کی ترکیب کی طرح ہے۔

لَعَلَّ یہ اُمید کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِيْ (امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے گا۔)

ترکیب لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ

لَعَلَّ حرف مشبہ بہ فعل۔ اَلسُّلْطَانَ اس کا اسم یُکْرِمُ فعل نُوْن وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر لَعَلَّ کی خبر۔ (باقی ترکیب آسان ہے)

فائدہ تمنیٰ کا استعمال ممکنات اور غیر ممکنات دونوں میں ہوتا ہے اور ترجی کا استعمال صرف ممکن چیزوں میں ہوتا ہے، غیر ممکن میں نہیں ہوتا، چنانچہ لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ نہیں کہہ سکتے۔

سوالات

(۱) حروف مشبہ بہ فعل کی تعداد مع امثلہ بیان کیجیے؟

(۲) اِنَّ، اَنَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے۔

(۳) لٰکِنَّ کے استعمال کی کیا صورت ہے۔

(۴) لَعَلَّ اور لَیْتَ میں کیا فرق ہے؟

(۵) امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۲) یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ

(۳) کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (۴) لٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ

(۵) قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ (۶) لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا

(۷) لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

مَا و لَا مُشابہ بہ لَیْسَ

یہ دونوں لَیْسَ کے ساتھ دو باتوں میں مُشابہ ہیں :۔

(۱) نفی کے معنی میں

(۲) مُبتداء اور خبر پر داخل ہونے میں

ان کا عمل یہ ہے کہ اپنے اسم کو رَفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور لَا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے مَا رَجُلٌ ضَارِبًا، مَا زَیْدٌ قَائِمًا، لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا

ترکیب مَا زَیْدٌ قَائِمًا

مَا مشابہ بہ لیس زَیْدٌ اسم قَائِمًا خبر، مَا مشابہ بہ لَیس اپنے اسم اور خبر سے مِل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

باقی مثالوں کی ترکیب اسی طرح کیجیے۔

اگر اِنْ زیادہ کر دیا جائے، یا اِلَّا کی وجہ سے نفی کے معنٰی ٹوٹ جائیں یا خبر اسم پر متقدم ہو جائے تو عمل باطِل ہو جائے گا، جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ، مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ، مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

ان تینوں مثالوں میں مَا کا عمل باطِل ہو گیا ہے۔

سوالات

۱۔ مَا اور لَا لَیْسَ کے ساتھ کِن باتوں میں مشابہ ہیں۔

۲۔ ان دونوں کا عمل بتائیے اور اگر اُن میں کچھ فرق ہو تو اس کو واضح کیجیے۔

(۳) مَا و لَا کا عمل کن صُورتوں میں باطل ہو جاتا ہے ؟

(۴) اَمثلہ ذیل کی ترکیب کیجیے اور بتایئے کہ مَا وَلَا نے عمل کیا ہے یا نہیں ؟

(۱) وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۲) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

(۳) لَا فِیْهَا غَوْلٌ

لائے نفی جنس

یہ لائے جنس کے صفت کی نفی کے لیے آتا ہے لیکن نام اس کا لاء نفی جنس ہے، اس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے اور اسم کی حالت مختلف ہوتی ہے۔

۱۔ اگر لائے نفی جنس کے بعد نکرہ مفرد بغیر فصل کے واقع ہو تو فتحہ پر مبنی ہو گا جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ

۲۔ اگر لائے نفی کے بعد معرفہ ہو یا نکرہ ہو لیکن لائے نفی کے درمیان اور اس کے اسم نکرہ کے درمیان فصل ہو جائے تو پھر لاء کا اسم مرفوع ہو گا اور لاء نفی کا تکرار مَعَ دوسرے اسم کے واجب ہو گا۔ جیسے لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔

اس مثال میں لائے نفی کے بعد معرفہ ہے، اس لیے اسم پر رفع ہے اور لاء مکرّر ہے۔

لَا فِیْهَا رَجُلٌ وَّلَا اِمْرَاَةٌ اس میں لاء کا اسم نکرہ ہے لیکن اس کے اسم کے درمیان اور لاء کے درمیان، فِیْهَا کا فصل واقع ہے، اس لیے اس لاء کی تکرار واجب ہے۔

۳۔ اگر لاء کا اسم نکرہ ہو اور مُضاف یا مُشابہ مضاف ہو تو اس پر نصب آئیگا جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ۔ اس میں لاء کا اسمِ مُضاف ہے
لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ (نہیں ہیں بیس درہم تھیلی میں) اس میں لائے نفی کا اسم مشابہ مضاف ہے۔

۴۔ اگر قرینہ موجود ہو تو لاء کا اسم حذف کر دیا جاتا ہے جیسے لَا عَلَيْكَ اس میں اسم محذوف ہے، اس کی اصل لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ہے، قرینہ یہ ہے کہ لائے نفی جنس ہمیشہ اسم پر داخل ہوتا ہے اور یہاں عَلٰی پر داخل ہے جو حرف ہے

سوالات

۱۔ لائے نفی جنس کا کیا مطلب ہے اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
۲۔ اس کا عمل کیا ہے، مثال سے اس کی توضیح کیجئے۔
۳۔ لائے نفی جنس کے اسم کی کتنی حالتیں ہیں، ہر حالت کا حکم بیان کیجیے۔
۴۔ اس کے اسم کو کس وقت حذف کرنا جائز ہے، مع مثال بیان کیجیے۔
۵۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور ہر مثال کا ممثل لہٗ متعین کیجیے۔

(۱) لَا خَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ (۲) لَا فِيْهَا غَوْلٌ
(۳) لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ
(۴) لَا شِيَةَ فِيْهَا

حُرُوفِ عَطف

عَطف کے معنیٰ مائل کرنے کے ہیں۔ یہ حُرُوف بھی معطُوف کو حکم اور اعراب میں معطوف علیہ کی طرف مائل کرتے ہیں، اس لیے اس نام سے موسُوم ہوئے اور یہ دس حُرُوف ہیں:-

(۱) واؤ (۲) فاء (۳) ثُمَّ (۴) حَتّٰی (۵) اَوْ
(۶) اِمَّا (۷) اَمْ (۸) لَا (۹) بَلْ (۱۰) لٰکِنْ

ان میں چار شروع والے جمع کرنے کے لیے ہیں مَعطُوف کو معطوف علیہ کے ساتھ حکم میں جمع کر دیتے ہیں۔

واؤ مُطلق جمع کرنے کے لیے ہے، خواہ معطوف علیہ اور مَعطُوف میں ترتیب ہو یا نہ ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو اس کا مطلب یہ ہے کہ زید اور عمرو دونوں آئے، خواہ زید پہلے آیا ہو یا عمرو، یا دونوں ساتھ آتے ہوں یا آگے، پیچھے، اور آگے پیچھے آتے ہیں تو ان دونوں کے آنے میں زیادہ فصل نہ ہو، یا کم از کم اس قسم کی کوئی تفصیل اس میں نہیں ہوتی۔

فاء ترتیب کے لیے ہے بغیر مہلت کے یعنی فاء کے ماقبل کے لیے حکم پہلے سے ثابت ہوتا ہے اور مابعد کے لیے فوراً بعد اس میں تاخیر نہیں ہوتی، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ فَعَمْرٌو اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ زید کے بعد ہی فوراً عمرو آیا ہے۔

ثُمَّ اس میں ترتیب اور تاخیر دونوں ہوتی ہیں۔ یعنی ثُمَّ کے ماقبل کے لیے حکم ثابت ہوتا ہے اور مابعد کے لیے بہت

دیر میں جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو اس کا مطلب یہ ہے کہ عمرو زید کے بہت دیر بعد آیا۔

حَتّٰی اس میں بھی ثُمَّ کی طرح ترتیب اور مُہلت ہوتی ہے لیکن اس میں ثُمَّ کے اعتبار سے مُہلت کم ہوتی ہے اور اس کا معطوف اپنے معطوف علیہ کا جُزو ہوتا ہے اور کبھی معطوف علیہ سے قوی ہوتا ہے اور کبھی ضعیف جیسے مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِیَاءِ اس میں معطوف علیہ سے معطوف قوی ہے۔

قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّی الْمُشَاۃِ (حاجی سب آگئے حتّٰی کہ پیدل چلنے والے بھی آگئے) اس میں معطوف علیہ سے معطوف ضعیف ہے۔

اَوْ، اِمَّا، اَمْ یہ تینوں یہ بتانے کے لیے آتے ہیں کہ معطوف علیہ اور معطوف میں سے غیر متعین طور پر کسی ایک کے لیئے حکم ثابت ہے، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وعَمْرٌو (میرے پاس زید آیا یا عمرو) اس میں یہ تو معلوم ہے کہ زید اور عمرو میں سے کوئی ایک آیا ہے لیکن متعین طور پر نہیں معلوم کہ آنے والا کون ہے۔

اِمَّا عطف کے لیئے اس وقت آتا ہے جب اُس کے بعد ایک اِمَّا یا اَوْ اور آئے، جیسے اَلْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ وَ اِمَّا فَرْدٌ (عدد یا زوج ہوگا یا فرد) زَیْدٌ اِمَّا کَاتِبٌ اَوْ اُمِّیٌّ (زید یا کاتب ہے یا اَن پڑھ ہے)

اَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) مُتّصلہ (۲) منقطعہ

اَمْ متصلہ کے لیئے تین شرطیں ہیں:۔

(۱) اس سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو۔

(۲) جو لفظ ہمزہ استفہام کے بعد ہو اسی طرح کا لفظ اَمْ کے بعد بھی ہو۔
اگر ہمزہ کے بعد اسم ہے تو اَمْ کے بعد بھی اسم ہو اور اگر ہمزہ کے بعد فعل ہے
تو اَمْ کے بعد بھی فعل ہو جیسے أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو (کیا زید
تیرے پاس ہے یا عمرو) اس میں ہمزہ اور اَمْ دونوں کے بعد اسم ہے
أَقَامَ زَيْدٌ أَمْ قَعَدَ (کیا زید کھڑا ہے یا بیٹھا ہے) اس میں دونوں کے
بعد فعل ہے۔

۳۔ متکلم کے نزدیک معطوف علیہ اور معطوف میں سے کوئی یقینی طور پر ثابت
ہو۔ سوال صرف تعیین کے لیے ہو جیسے مثالِ مذکور أَزَيْدٌ عِنْدَكَ
أَمْ عَمْرٌو میں متکلم کو یہ معلوم ہے کہ زید اور عمرو میں سے کوئی ایک مخاطب
کے پاس ہے۔ اب وہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ تم تعیین کرکے بتا دو کہ
وہ کون ہے، اسی لیے اَمْ متصلہ میں ہاں یا نہیں کے ساتھ جواب
دینا صحیح نہیں متعین کرکے جواب دینا چاہیے۔ اَمْ منقطعہ پہلے
کلام سے اعراض اور دوسرے کلام میں شک پیدا کرنے کے لیے آتا
ہے۔

اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں

(۱) بعد خبر کے واقع ہو، جیسے دُور سے ایک جانور دیکھ کر کوئی آدمی کہے
إِنَّهَا لَإِبِلٌ (یہ اُونٹ ہے) بعد میں شک ہو جائے اور اس سے
اعراض کرکے کہے، أَمْ هِيَ شَاةٌ (بلکہ یہ بکری معلوم ہوتی ہے)

ترکیب | إِنَّهَا لَإِبِلٌ أَمْ هِيَ شَاةٌ

إِنَّ حرف مشبہ بہ فعل هَا ضمیر اس کا اسم لَامْ تاکید إِبِلٌ خبر۔ إِنَّ
اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ اَمْ حرفِ عطف

ہی مبتدا عشاءٌ خبر، مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لا، بل، لکن یہ تینوں یہ بتانے کے لئے آتے ہیں کہ معطوف علیہ اور معطوف میں سے ایک متعین کے لیے حکم ثابت ہے لیکن ہر ایک میں تعیین کی صورت مختلف ہے جس کی تفصیل یہ ہے :-

لا معطوف سے اس حکم کی نفی کرتا ہے جو معطوف علیہ کے لئے ثابت کیا گیا ہے، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو (میرے پاس زید آیا عمرو نہیں آیا)

ترکیب جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو

جَاءَ فعل نون وقایہ یا ضمیر متکلم مفعول بہ زَیْدٌ معطوف علیہ لا حرف عطف عَمْرٌو معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بَل یہ معطوف علیہ سے اعراض کر کے معطوف کے لئے حکم ثابت کرتا ہے، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو (زید کے لئے آنا ثابت کیا گیا تھا) بَلْ نے آکر اس سے اعراض کر کے عمرو کے لئے آنا ثابت کیا

اگر بَلْ سے پہلے معطوف علیہ منفی ہو تو اس میں دو قول ہیں :-

بعض نحوی کہتے ہیں کہ معطوف علیہ سے حکم کی نفی نہ ہوگی بلکہ معطوف سے ہوگی، مثلاً مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ زید سے آنے کی جو نفی کی گئی ہے وہ غلط ہے عمرو نہیں آیا۔

اور بعض کا مذہب یہ ہے کہ معطوف علیہ سے جس حکم کی نفی کی گئی ہے، اس کی نفی معطوف سے نہ ہوگی بلکہ معطوف کے لیے حکم ثابت ہوگا اور معطوف

عَلیہ سے یا تو حکم کی نفی بدستور باقی رہے گی یا اُس کو ایسا سمجھا جائے گا کہ گویا اس کا ذکر ہی نہیں ہوا۔ یعنے اس کے لیے نہ تو کسی حکم کو ثابت کیا گیا ہے اور نہ نفی کی گئی ہے، اِن کے نزدیک مثال مذکور کے معنٰی یہ ہوں گے کہ عَمرو آیا ہے اور زید یا تو نہیں آیا۔ یا وہ مسکوت عنہ کے حکم میں ہے یعنی ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتے، آیا ہو نہ آیا ہو۔

لٰکِنْ

یہ استدراک کے لیے ہے یعنی پہلے کلام سے جو وہم پیدا ہوا تھا، اس کو دُور کرنے کے لیے آتا ہے جس جملے میں یہ آتا ہے اس سے پہلے یا اس کے بعد نفی کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو جَاءَ پہلے جملہ سے زید کے آنے کی نفی کی گئی ہے۔ اس میں شبہ پیدا ہو گیا کہ جس طرح زید نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے کہ عَمرو بھی نہ آیا ہو۔ لٰکِنْ نے آ کر اس وہم کو دُور کر دیا کہ ایسی بات نہیں، جیسا تم وہم کر رہے ہو عَمرو آیا ہے۔

اور جیسے قَامَ بَکْرٌ لٰکِنْ خَالِدٌ لَمْ یَقُمْ اس میں پہلے جُملہ سے بکر کا کھڑا ہونا معلوم ہوا، اس سے وَہم پیدا ہوا کہ بکر میں اور خالد میں دوستی ہے، بکر کھڑا ہے تو خالد بھی کھڑا ہو گا۔ لٰکِنْ نے یہ وہم دُور کر دیا، کہ تمھارا خیال صحیح نہیں ہے خالد نہیں کھڑا ہوا۔

سَوالات

۱۔ حرُوفِ عطف کتنے ہیں اور اُن کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۲۔ واؤ / فاء / ثُمَّ / حتّٰی میں کیا فرق ہے، معہ مثال بیان کیجیے؟

۳۔ اَوْ / اِمّا / اَمْ یہ تینوں کس اَمر کے بتانے کے لیے ہیں۔ اِمّا کے لیے کیا شرط ہے؟

۴۔ اَمْ کی کتنی قسمیں ہیں۔ اَمْ متصلہ کے لیے کیا شرائط ہیں، اس کی مثال دے کر اس کی وضاحت کیجیے
۵۔ اَمْ منقطعہ کا کیا مطلب ہے اور اس کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں؟
۶۔ لَا، بَل، لٰکن، یہ تینوں کس بات میں شریک ہیں اور کس میں مختلف ہیں۔ بَل کا استعمال حسبِ بیانِ مصنف بیان کیجیے اور مثال سے وضاحت کیجیے۔
۷۔ استدراک کا کیا مطلب ہے؟
۸۔ امثلہ ذیل کا ترجمہ کر کے ترکیب کیجیے، ہر ایک مثال کو ممثّل لہٗ سے منطبق کیجیے

(۱) وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔
(۲) وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ
(۳) كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ
(۴) اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ۔
(۵) ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔
(۶) اِفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ
(۷) اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا۔

حُرُوفِ تنبیہ

یہ تین حُرُوف ہیں۔ اَلَا ، اَمَا ، هَا یہ مخاطب کو آگاہ کرنے کے لیے آتے ہیں تاکہ کلام اچھی طرح سُنے۔

اَلَا ، اَمَا یہ جملہ اسمیہ اور جُملہ فعلیہ دونوں پر آتے ہیں، جیسے اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ، اَلَا لَا تَنْصُرْ ، اَمَا لَا تَفْعَلْ

هَا جُملہ اسمیہ اور مُفرد پر آتا ہے، جیسے هَا زَیْدٌ قَائِمٌ (آگاہ ہو جاؤ کہ زید کھڑا ہے)

هٰذَا ، هٰٓؤُلَآءِ ان دونوں میں هَا مُفرد پر داخل ہے۔

سوالات

۱۔ حُرُوفِ تنبیہ کتنے ہیں اور اُن کو حُرُوفِ تنبیہ کیوں کہتے ہیں؟

۲۔ حُرُوفِ تنبیہ میں آپس میں استعمال کے اعتبار سے کیا فرق ہے اُس کو مَعَ التمثیل واضح کیجیے۔

۳۔ اَمثلۂ ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے۔

(۱) هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ

حُرُوفِ نِدا

یہ پانچ حُروف ہیں یا، اَیا، ھَیا، اَیْ، ہمزہ مفتوحہ
اَیْ اور ہمزۂ مفتُوحہ نِدائے قریب کے لیے ہے۔
اَیا، ھَیا ندائے بعید کے لیے ہے اور
یاء ندائے قریب اور بعید و متوسط تینوں کے لیے ہے۔
اُن کا تفصیلی بیان مُنادیٰ کی بحث میں آچکا ہے۔

سوالات

۱۔ حُروفِ نِدا کا کیا مقصد ہے اور وہ کتنے ہیں
۲۔ ان پانچوں حرُوف میں کیا فرق ہیں مَعہ امثلہ بَیان کیجیے۔
۳۔ مُنادیٰ کی پوری بحث پھر سے دیکھ کر زبانی یاد کریجیے۔
۴۔ امثلۂ ذَیل کی ترکیب کیجیے:۔

(۱) یَا اٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ
(۲) یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا
(۳) یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ
(۴) یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ
(۵) یَآ اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ
(۶) یَا حَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ

حُروفِ ایجاب

یہ چھ حرُوف ہیں :-

(۱) نَعَمْ (۲) بَلٰی (۳) اَجَلْ (۴) جَیْرِ (۵) اِنَّ (۶) اِیْ

۱۔ نَعَمْ | یہ اپنے سے پہلے والے کلام کی تقریر کرتا ہے یعنی اس کو اچھی طرح ثابت کرتا ہے خواہ مُثبت ہو یا منفی ۔

اگر کلام مثبت ہے تو اثبات کو اچھی طرح ثابت کریگا اور اگر کلام منفی ہے تو نفی کو اچھی طرح ثابت کرے گا۔

أَجَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں 'نَعَمْ' کہا جاتے تو مطلب یہ ہوگا کہ بے شک زید آیا ہے اور " اَمَا جَاءَ زَیْدٌ " کے جواب میں اگر "نَعَمْ" کہا جاتے تو یہ مطلب ہوگا، ہاں بیشک زید نہیں آیا ۔

۲۔ بَلٰی | یہ کلام منفی کے جواب میں آتا ہے اور اس کو مثبت کر دیتا ہے، خواہ نفی استفہام کے ساتھ ہو یا خبر کے ساتھ جیسے اللہ تعالےٰ کا قول اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) اس کے جواب میں کہا گیا۔ بَلٰی (کیوں نہیں ، بے شک آپ ہمارے رب ہیں، اسی طرح اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ وغیرہ کو سمجھئے ۔

ان مثالوں میں نفی استفہام کے ساتھ ہے لَمْ یَرْکَبْ زَیْدٌ (زید سوار نہیں ہوا) اس کے جواب میں بَلٰی کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ کیوں نہیں ، بے شک زید سوار ہے ، اس میں نفی خبر کے ساتھ ہے ۔

۳۔ اِیْ | یہ استفہام کے بعد اثبات کے لیے آتا ہے اور ہمیشہ

قسم کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے لیکن فعل قسم کبھی بھی اس کے ساتھ مذکور نہیں ہوتا، جیسے کوئی آدمی کسی کام کے بارے میں دریافت کرے اور کہے هَلْ كَانَ كَذَا کیا ایسا ہوا ہے، اس کے جواب میں اِيْ وَاللهِ کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہاں خدا کی قسم ہوا ہے۔

أَجَلْ ، جَيْرِ ، إِنَّ یہ تینوں خبر دینے والے کی تصدیق کے لئے آتے ہیں۔ خواہ خبر مثبت ہو یا منفی، جیسے کوئی شخص کہے۔ جَاءَكَ زَيْدٌ زید تیرے پاس آیا، اور اس کے جواب میں أَجَلْ یا جَيْرِ یا إِنَّ کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ ٹھیک کہتے ہیں، میرے پاس زید آیا ہے، یہ کلام مثبت کے جواب میں ہے اور اگر کہا جائے لَمْ يَأْتِكَ زَيْدٌ زید تیرے پاس نہیں آیا۔ اور اس کے جواب میں ان تینوں کلموں میں سے کوئی کلمہ کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ کا کہنا بالکل درست ہے واقعی میرے پاس زید نہیں آیا۔

سوالات

۱۔ حروف ایجاب کتنے ہیں اور اُن کا کیا مقصد ہے؟

۲۔ نَعَمْ اور بَلٰی میں استعمال کے اعتبار سے کیا فرق ہے، مثال سے سمجھائیے؟

۳۔ اِيْ کا استعمال کس وقت ہو گا اور اس کی کیا صورت ہو گی؟

۴۔ أَجَلْ ، جَيْرِ ، إِنَّ یہ تینوں کلام میں کس مقصد کے لیے آتے ہیں؟

۵۔ امثلۂ ذیل کا ممثل لہٗ بتائیے اور ترکیب کیجیے۔

(۱) أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (۲) هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ؟

حُروف زیادہ

یہ آٹھ حــُروف ہیں :-

(۱) اِنْ (۲) اَنْ (۳) مَا (۴) لَا

(۵) مِنْ (۶) کاف (۷) با (۸) لام

یہ حُروف فعل اور اسم دونوں کے شُروع میں بغیر کسی معنیٰ کے مستعمل ہوتے ہیں۔ ان سے مقصود کلام کی زینت ہوتی ہے، اسی وجہ سے قرآن پاک میں بھی ان کا استعمال آیا ہے۔

۱۔ اِنْ | اس کے زیادہ ہونے کے تین مواقع ہیں :-

(۱) مَا نافیہ کے ساتھ جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا نہیں ہے)

(۲) مَا مَصدریّہ کے ساتھ جیسے اِنْتَظِرْ مَا اِنْ یَّجْلِسُ الْاَمِیْرُ (امیر کے بیٹھنے تک تو انتظار کر)

(۳) لَمَّا کے ساتھ جیسے لَمَّا اِنْ جَلَسْتَ جَلَسْتُ (جب تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔)

۲۔ اَنْ | اس کے زیادہ ہونے کی دو صُورتیں ہیں :-

(۱) لَمَّا کے ساتھ جیسے فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ (جب خوشخبری دینے والا آیا)

(۲) لَوْ اور اس سے پہلے آنے والی قسم کے درمیان واقع ہو جیسے وَاللّٰہِ اَنْ لَوْ قُمْتَ قُمْتُ (اللہ کی قسم! اگر تو کھڑا ہوا تو میں بھی کھڑا ہوں گا) اس میں وَاللّٰہِ قسم ہے، اس کے اور لَوْ کے درمیان اَنْ زائد ہے۔

۳۔ مَا | یہ اِن حُروف پر زائد ہوتا ہے۔ اِذَا ۔ مَتٰی ۔ اَیٌّ ۔ اَنْ

اَیْنَ ۔ اِنْ بشرطیکہ یہ کلمات شرط کے معنٰی میں ہوں جیسے اِذَا مَا صُمْتَ صُمْتُ (جب تو روزہ رکھے گا مَیں بھی روزہ رکھوں گا) مَتٰی مَا تَخْرُجْ اَخْرُجْ (جب تو نکلے گا میں بھی نکلوں گا۔)

اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (جس نام کے ساتھ بھی تم اللہ کو پکارو، اس کے لیے اچھے اچھے نام ہیں)

اَنّٰی مَا تَذْھَبْ اَذْھَبْ (جہاں تو جائیگا مَیں بھی جاؤں گا)

اَیْنَ مَا تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا مَیں بھی بیٹھوں گا۔)

اِمَّا تَقُمْ اَقُمْ (اگر تو کھڑا ہوگا مَیں بھی کھڑا ہوں گا۔)

ان کلمات شرط کے علاوہ اِن حُروف کے بعد بھی مَا زائد ہوتا ہے۔

(ب ۔ عَن ۔ مِنْ ۔ کَاَنَّ)

جیسے فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ ، عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ مِمَّا خَطِیْئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا ، زَیْدٌ صَدِیْقِیْ کَمَا اَنَّ عَمْرٌو اَخِیْ)

۴۔ **لَا** اس کے زائد ہونے کی تین صورتیں ہیں :۔

(۱) واؤ کے بعد جب کہ نفی کے بعد آئے، جیسے مَا جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّلَا عَمْرٌو (میرے پاس نہ زید آیا اور نہ عمرو)

(۲) اَنْ مصدریہ کے بعد، جیسے مَا مَنَعَکَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ (تجھ کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جب کہ مَیں نے تجھ کو حکم دیا تھا۔)

(۳) قسم سے پہلے جیسے لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ (مَیں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی)

مِنْ۔ کَاف ۔ بَا ۔ لَام ان چاروں کا ذکر حُروفِ جر میں گزر چکا ہے صفحہ ۱۸۸ پر اس کو ملاحظہ فرمالیجیے۔

سوالات

۱۔ حروفِ زیادت کتنے ہیں اور یہ کس مقصد کے لیے کلام میں لاتے جاتے ہیں؟

۲۔ إِنْ کب زائد ہوتا ہے، مع مثال بتایئے؟

۳۔ أَنْ کب زائد ہوتا ہے اس کی صورتیں اور مثال بیان کیجیے؟

۴۔ مَا کن حروف کے بعد زائد ہوتا ہے مع امثلہ بیان کیجیے؟

۵۔ لَا کے زائد ہونے کی تین صورتیں کیا ہیں، مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

۶۔ امثلۂ ذیل کا ممثَّل لہٗ بتایئے:۔

(۱) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (۲) قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

(۳) فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ

(۴) وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

(۵) مَا مَنَعَكَ أَنْ لَّا تَسْجُدَ (۶) رَدِفَ لَكُمْ

حُروفِ تفسیر

یہ دو حُروف ہیں:۔

(۱) أَيْ اور (۲) أَنْ

جو امرِ مبہم کی تفسیر کرتے ہیں۔

۱۔ أَيْ | یہ مفرد کی بھی تفسیر کرتا ہے اور جملہ کی بھی، جیسے نَصَرَكَ

جَارِیْ اَیْ عَمْرٌو (تیری مَدد کی میرے پڑوسی یعنی عمرو نے) یہاں جَارِیْ یعنے پڑوسی مُفرد ہے، اس کی تفسیر اَیْ عَمْرٌو ہے۔

قَتَلَ زَیْدٌ بَکْرًا اَیْ ضَرَبَہٗ ضَرْبًا شَدِیْدًا۔ اس مثال میں اَیْ سے جُملہ کی تفسیر ہے۔

۲۔ اَنْ | یہ ایسے فعل کی تفسیر کرتا ہے جو قول کے مَعنٰی میں ہو، جیسے نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّآاِبْرَاھِیْمُ اس مثال میں نَادَیْنَا قُلْنَا کے معنٰی میں ہے، اس کی تفسیر اَنْ یَّآاِبْرَاھِیْمَ ہے (ہم نے پکارا یعنی کہا کہ اے ابراہیم)

سَوالات

۱۔ حُروفِ تفسیر کتنے ہیں؛

۲۔ اَیْ سے کس کی تفسیر ہوتی ہے مَعَ امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔ اَنْ کس فعل کی تفسیر کرتا ہے۔

۴۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیئے اور ممثّل لہٗ متعین کیجیے۔

(۱) مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِہٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللہَ

(۲) اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّکَ مَا یُوْحٰٓی اَنِ اقْذِفِیْہِ

حُرُوفِ مَصدر

یہ حرُوف جُملہ کو مَصدر کے معنٰی میں کر دیتے ہیں، اس لیے ان کو حروف مصدریّہ کہتے ہیں۔ اور یہ تین حرُوف ہیں:۔

(۱) مَا (۲) اَنْ (۳) اَنَّ

مَا اور اَنْ | یہ دونوں جُملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مصدر کے معنٰی میں کر دیتے ہیں ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اَیْ بِرُحْبِهَا (ان پر زمین تنگ ہوگئی باوجود اپنی وُسعت کے) مَا کی وجہ سے رَحُبَتْ فعل مَصدر کے معنٰی میں ہوگیا، اور جیسے اللہ جلّ شانُہٗ کا قول فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا اَیْ قَوْلُهُمْ

اس مثال میں اَنْ جُملہ فعلیہ قَالُوْا پر داخل ہے اور اس کو مَصدر کے معنٰی میں کر دیا ہے۔

اَنَّ | یہ جُملہ اسمیّہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو مَصدر کے معنٰی میں کر دیتا ہے، جیسے عَلِمْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ اَیْ قِيَامَكَ (میں نے تیرے کھڑے ہونے کو جانا)

سَوالات

۱۔ حرُوفِ مَصدر کتنے ہیں اور وہ کیا عمل کرتے ہیں؟

۲۔ مَا اور اَنْ کا عمل مَعہ مثال بیان کیجیے؟

۳۔ اَنَّ کا کیا عمل ہے اس میں اور مَا اور اَنْ میں کیا فرق ہے۔

۴۔ اَمثلۂ ذیل کی ترکیب کیجئے اور ہر ایک کے مُمثّل لہٗ کی تعیین کیجیے؟

(۱) أَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ
(۲) وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
(۳) وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ
(۴) يُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔

حُرُوْفُ التَّحْضِيْض

تحضیض کے معنی اُبھارنا اور آمادہ کرنا ہے۔ یہ حُروف فعل کے کرنے پر آمادہ کرتے ہیں، اس لیے ان کو حرُوف تحضیض کہتے ہیں اور ایسے حروف چار ہیں۔

(۱) هَلَّا (۲) اَلَّا (۳) لَوْلَا (۴) لَوْمَا

یہ چاروں ہمیشہ فعل پر داخل ہوتے ہیں خواہ فعل مُضارع ہو یا ماضی۔ جب فعل مُضارع پر داخل ہوں گے تو حقیقۃً تحضیض کے لئے ہوں گے جیسے هَلَّا تَضْرِبُ زَيْدًا (تو زید کو کیوں نہیں مارتا)

اور جب ماضی پر داخل ہوں گے تو ملامت اور شرمندہ کرنے کے معنی میں ہوں گے، اس وقت اُن کو حُروفِ تحضیض کہنا مجازاً ہو گا، جیسے هَلَّا اَكْرَمْتَ زَيْدًا (تو نے زید کا اکرام کیوں نہیں کیا)

اسی طرح باقی حروف کو سمجھیے۔

اگر ان حُروف کے بعد بجائے فعل کے اسم آئے تو اس وقت فعل پوشیدہ ہو گا۔ جیسے هَلَّا زَيْدًا ضَرَبْتَهٗ اور هَلَّا زَيْدًا تَضْرِبُهٗ یہ اصل میں هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا اور هَلَّا تَضْرِبُ زَيْدًا تھے۔

سوالات

۱۔ حروف تخضیض کیا ہیں اور وہ کس مقصد کے لیے آتے ہیں؟

۲۔ فعل مضارع پر داخل ہونے کی حالت میں کیا معنٰی ہوتے ہیں اور ماضی پر داخل ہونے میں کیا معنٰی ہونگے؟ اگر فرق ہو تو مثال دے کر اس کی توضیح کیجیے۔

۳۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور بتایئے کہ یہ کس کی مثالیں ہیں؟

(۱) لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(۲) لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔

(۳) لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

حرفِ توقّع

توقع کے معنٰی اُمید کے ہیں۔

حَرف توقع صرف ایک لفظ قَدْ ہے، حرفِ توقع سے ایسی خبروں کو بیان کیا جاتا ہے جن کی امید ہوتی ہے، اسی لیے اس حرف کو اس نام سے موسوم کیا گیا۔

یہ کبھی مُضارع پر داخل ہوتا ہے اور کبھی ماضی پر۔

اگر مُضارع پر داخل ہوگا تو تقلیل کے معنٰی ہوں گے جیسے اِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ (جھوٹا کبھی کبھی سچ بولتا ہے)

وَ اِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَبْخَلُ (سخی کبھی بخل بھی کرتا ہے)

اور اگر ماضی پر داخل ہو تو تقریب کے معنٰی ہوں گے یعنی زمانۂ ماضی کو حال کے زمانے سے قریب کر دے گا، جیسے قَدْ رَکِبَ (یہ ابھی سوار ہوا ہے)

قَدْ کبھی تحقیق کے لیے آتا ہے جیسے قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الْمُعَوِّقِیْنَ۔ اللہ پاک خوب جانتا ہے روکنے والوں کو)

کبھی قَدْ اور اس کے فعل کے درمیان قسم کے ذریعے فصل واقع ہو جاتا ہے جیسے قَدْ وَاللّٰہِ اَحْسَنْتَ (خدا کی قسم! تو نے اچھا کام کیا۔)

سَوالات

۱۔ حرفِ توقّع کیا ہے اور اس کی وجہ تسمیہ بھی بیان کیجیے۔

۲۔ مضارع اور ماضی پر داخل ہونے کی صورت میں اس کے کیا معنٰی ہونگے، مع مثال بیان کیجیے

۳ ایسی مثال بیان کیجیے جس میں قَدْ تحقیق کے لیے ہو۔

۴۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور بتائیے کہ قَدْ کس معنٰی کے لیے ہے۔

(۱) قَدْ یَعْلَمُ اِنَّہٗ لَیَحْزُنُكَ

(۲) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ

حُروفِ استفہام

حُروف استفہام دو ہیں :-

(۱) ہمزہ (۲) ھَلْ

یہ دونوں حرُوف جملے کے شروع میں آتے ہیں خواہ جُملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ جیسے أَزَیْدٌ قَائِمٌ ، ھَلْ زَیْدٌ قَائِمٌ ، أَقَامَ زَیْدٌ ، ھَلْ قَامَ زَیْدٌ (کیا زید کھڑا ہے)

ہمزہ کا استعمال بہ نسبت ھَلْ کے زیادہ ہوتا ہے، نیز ہمزہ ایسے مواقع پر بھی آتا ہے جہاں ھَلْ نہیں آسکتا، چنانچہ

استفہام انکاری کے موقع پر ہمزہ لانا درست ہے۔ ھَلْ کا لانا جائز نہیں ہے جیسے أَتَضْرِبُ زَیْدًا وَھُوَ أَخُوْكَ (کیا تو زید کو مارتا ہے حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے۔

اسی طرح اَمْ متصلہ کے ساتھ ہمزہ آتا ہے۔ ھَلْ نہیں آسکتا۔ أَزَیْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو (کیا زید تیرے پاس ہے یا عمرو)

حُروفِ عاطفہ پر ہمزہ داخل ہوسکتا ہے ھَلْ نہیں جیسے أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ، أَفَمَنْ کَانَ ، أَوَمَنْ کَانَ ۔

سوالات

۱۔ حروفِ استفہام کیا ہیں اور وہ کس جملے پر داخل ہوتے ہیں، مع امثال بیان کیجیے۔

۲۔ ہمزہ اور ھَلْ کا فرق مَعَ امثلہ بیان کیجیے۔

۲۔ اَمثلۂ ذیل کا مِمثل لہٗ بیان کیجیے :۔

(۱) هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ (۲) هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ

(۳) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔

(۴) أَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ

حُرُوفِ شرط

حُرُوف شرط تین ہیں :۔

(۱) اِنْ (۲) لَوْ (۳) اَمَّا

یہ سب شروع کلام میں آتے ہیں تاکہ مُخاطب کو پہلے ہی سے کلام کی نوعیت معلوم ہو جاتے۔

(۱) **اِنْ** یہ استقبال کے لیے ہے اور فعل مُضارع اور ماضی دونوں پر آتا ہے اگر ماضی پر داخل ہوگا تو اس کو مُستقبل کے معنیٰ میں کر دے گا، جیسے اِنْ اَكْرَمْتَنِيْ اُكْرِمْكَ اس میں اِنْ ماضی پر داخل ہے۔ اور اِنْ تُكْرِمْنِيْ اُكْرِمْكَ اس مثال میں اِنْ مضارع پر داخل ہے۔

دونوں مثالوں کے ایک ہی معنٰی ہیں کہ اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔

(۲) **لَوْ** یہ ماضی کے لیے ہے خواہ مُضارع پر داخل ہو، چنانچہ لَوْضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور لَوْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ دونوں کے ایک ہی معنٰی ہیں یعنی اگر تو زمانۂ ماضی میں مجھے مارتا تو مَیں بھی تجھے مارتا۔

(۲) **اَمَّا** یہ تفصیل کے لئے ہے یعنی متکلم نے جس بات کو اجمالاً بیان کیا ہے۔ اَمَّا اس کی تفصیل کے لیے آتا ہے، جیسے اَلنَّاسُ سَعِیْدٌ وَّشَقِیٌّ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ ۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ (کچھ لوگ نیک بخت ہوتے ہیں اور کچھ بدنصیب ہوتے ہیں اور) جو لوگ نیک بخت ہوتے ہیں وہ جنت میں ہوں گے) اور جو لوگ بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے)

اَمَّا کے بعد ہمیشہ فعل محذوف ہوتا ہے اور اسکے جواب میں فاء آتی ہے جیسے اَمَّا زَیْدٌ فَمُنْطَلِقٌ (بہرحال زید پس وہ چلنے والا ہے)

سَوالات

۱۔ حروفِ شرط کتنے ہیں اور یہ کس مقصد کے لیے کلام میں آتے ہیں؟

۲۔ اَنْ اور لَوْ کے استعمال میں کیا فرق ہے، ہر ایک کی مثال بیان کیجیے، اور فرق واضح کیجیے

۳۔ اَمَّا کس مقصد کے لیے آتا ہے اسکے بعد فعل لفظوں میں آتا ہے یا نہیں؟

۴۔ امثلۂ ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے

(۱) اَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَھُوَفِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ۔

(۲) اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ

(۳) لَوْکَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔

حرفِ رَدَع

یہ صرف ایک حرف کَلَّا ہے

رَدَعْ کے معنٰی جھڑکنے اور روکنے کے ہیں۔ یہ حرف متکلم کو اس کے کلام سے روکتا ہے، اس لیے اس کو حرف رَدَع کہتے ہیں۔

یہ کبھی خبر کے بعد آتا ہے اور کبھی اَمر کے بعد، جیسے کسی نے کہا فُلَانٌ یُبْغِضُكَ (فلاں شخص تجھ سے بُغض رکھتا ہے) اور جیسے کوئی شخص کہے، اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مارو) اور تم اس کے جواب میں کہو۔ کَلَّا (ہرگز نہیں) یعنی میں اس کو ہرگز نہ مارونگا۔)

کَلَّا کبھی حَقًّا کے معنٰی میں آتا ہے یعنی جُملہ کی تحقیق کے لیے آتا ہے جیسے کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (یہ بات یقینی ہے کہ آدمی سرکشی کرتا ہے)

سوالات

۱۔ حرف ردع کیا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے؟

۲۔ حرف رِدَع کے استعمال کی کتنی صُورتیں ہیں؟

۳۔ امثلۂ ذیل کی ترکیب کیجیے اور بتائیے کہ ان مثالوں میں کس معنٰی میں مستعمل ہوا ہے۔

(۱) کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۲) کَلَّا اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ

۴۔ ایسی پانچ مثالیں قرآن پاک سے بتائیے جن میں کَلَّا، حَقًّا کے معنے میں ہو۔

تائے تانیث ساکنہ

تائے تانیث ساکنہ فعل ماضی کے صیغۂ واحد مؤنث غائب میں آتی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مُسندالیہ یعنی فاعل یا نائب فاعل مؤنث ہے جیسے ضَرَبَتْ هِنْدٌ ، ضُرِبَتْ هِنْدٌ
اگر مُسندالیہ اسم ظاہر ہو اور مؤنث حقیقی نہ ہو تو پھر تانیث کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہے جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ
اس کی پوری تفصیل فاعل کے بیان میں گزر چکی ہے

سوالات

۱۔ تائے تانیث کا محل اور اس کا فائدہ بیان کیجیے

۲۔ امثلۂ ذیل میں غور کر کے ہر ایک کا ممثل لہٗ بتائیے۔

(۱) قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ

(۲) قَالَتْ نَمْلَةٌ يَّا اَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا (۳) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ

(۴) كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا

تنوین

تنوین ایسے نونِ ساکن کو کہتے ہیں کہ جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہو۔ اور فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں :-

(۱) تمکن (۲) تنکیر (۳) عوض (۴) مقابلہ (۵) ترنم

(۱) **تمکّن** یہ ایسی تنوین ہے جو اسم کے متمکن یعنی منصرف ہونے پر دلالت کرے جیسے زَیدٌ، رَجُلٌ

۲- **تنکیر** یہ ایسی تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے جیسے صَہٍ اس کے معنی ہیں کسی وقت خاموش ہو جا۔ اگر بغیر تنوین کے اس کو پڑھیں تو یہ معرفہ ہوگا جس کے معنی ہوں گے کہ ابھی خاموش ہو جا۔

۳- **عوض** یہ ایسی تنوین ہے جو مضاف پر مُضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے جیسے حِینَئِذٍ ، یَومَئِذٍ ان کا مُضاف الیہ کَانَ کَذَا محذوف ہے، اس کے عوض میں ذ پر تنوین لاتے ہیں۔

۴- **مقابلہ** یہ ایسی تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتی ہے جیسے مُسلِمَاتٍ یہ تنوین جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں ہے اس لیے اس کو تنوین مقابلہ کہتے ہیں۔

۵- **ترنم** یہ ایسی تنوین ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں آتی ہے تاکہ آواز میں درازگی اور خوبصورتی پیدا ہو جاتے۔ یہ تنوین اسم، فعل، حرف تینوں پر داخل ہوتی ہے۔ جیسے

اَقِلِّی اللَّومَ عَاذِلَ وَالعِتَابَنْ

وَقُولِی اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

(اے ملامت کرنے والی ملامت اور عتاب کو کم کر۔ اگر میں اچھا کام کروں تب تو کہہ دے کہ اچھا کام کیا")

اس میں عِتَاب اسم ہے اور اَصاب فعل ہے اور ان دونوں کے آخر میں تنوین ترنم لاحق ہوئی ہے۔

سوالات

۱۔ تنوین کی تعریف کیجیے اور اس کے اقسام بتائیے؟

۲۔ تنوین کے اقسامِ خمسہ کی تعریف اور وجہِ تسمیہ مع امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔ امثلۂ ذیل میں تنوین کی قسم متعین کیجیے؟

(۱) مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ (۲) النُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهٖ

(۳) مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ (۴) قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

(۵) لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۶) عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

(۷) فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (۸) وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

نونِ تاکید

نونِ تاکید ایسے نون کو کہتے ہیں جو امر اور مضارع میں تاکید کے معنی پیدا کرے۔ اور اس کی دو اقسام ہیں:۔ (۱) نونِ ثقیلہ (۲) نونِ خفیفہ

اس کا تفصیلی بیان تسہیل الصرف میں دیکھیے

سوالات

(۱) نونِ تاکید کا فائدہ بیان کیجیے۔

۲۔ اس کی کتنی قسمیں ہیں اور اُن میں استعمال کا کیا فرق ہے، سمجھ کر جواب دیجیے۔

۳۔ امثلۂ ذیل میں نونِ تاکید کی قسم متعین کیجیے

(۱) وَلَاُضِلَّنَّهُمْ (۲) فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ

(۳) لَنَسْفَعًا (۴) وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ۔

تَمَّتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ وَتَوْفِيْقِهٖ

۵ صفر ۱۴۰۱ھ

کتبہٗ: حافظ گلزار احمد (رحیم یار خان)

۲۰۰۱ء